

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً یہ سچے ان زلزلہ ربائی بہ نہ دان حضرت محبوب رحمانی اویسیانی
 خواجہ شاہ غلام فخر الدین ضربی سچے پوش چشتی نظامی فخری شیرستانی آثار اللہ ہو جان
 خلف الصدق ولایت خلیفہ برحق مخلص حضرت مجتہد فخر مذہب بریضای سید عیسیٰ مجدد فخر
 مشرب جمرای باغیب خواجہ سید برہان الدین حیدر دیکہ شاہ چشتی کبیری نور اللہ تبارک
 اخی کونین دہی دارین حضرت سید الفاشقین سندا العشوقین خواجہ محبت البتی مولانا فخر الدین
 چشتی دہلوی سید الطائفہ جامع فخریہ قدس اللہ سرہ العزیز - شعر کہنے تھے الفخر فخری
 جس نقیری کو نبی + فخر دین فخر جہان پر وہ فقیری ختم ہے - یعنی عابد اللہ شاہ
 چشتی عفی عنہ بخدمت ناظرین اولی الابصار مدعا طرز ہے ناقم نے قریب بیس رسالوں دریا
 سیر خواجہ بزرگ دیکھے معلوم ہوا کہ جو ایک رسالہ میں ذکر ہے وہ ہی سب میں ہے مگر کوئی
 تحریر مبالغہ سے خالی نہیں پس ذکر خواجہ بزرگ میں جو کچھ زاید ہے وہ زاید ہے اور جو باتیں
 زائد ہیں منجملہ ان کے اکثر باتیں ایسی ہیں جو ان کی تردید نہیں کیا و سے تو بزرگ باطلہ مبالغہ
 تسلیم پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہیں گے جو ہماری تصدیق دلا جواب نہوتی ضرور کوئی نہ کوئی راہ

تذکرہ
 خواجہ شاہ
 چشتی
 دہلوی
 سید الطائفہ

تذکرہ

اس صورت میں درجی زیادہ مغرور اور عوام گمراہ ہونگے علاوہ ازین حال یہ ہے کہ ذکر خواجہ
 بزرگ کا خاص سیدہ خانہ فون میں ہے عام نہیں جو سفینہ غافلون میں ہو مزید بیان وہ لوگ
 کیا جانیں گے کہ جبکہ اصولی فقر سے آگاہی نہ فرج سے اطلاع مثلاً از خلف حضرت آدم تا ولادت
 آنحضرتؐ دور خلافت تھا اور سین انبیاء ہونے کے بعد عروج فی الصفات تھا خرق عادت تصانیف
 ہوتی تھیں کمال انبیاء کا معجزات ہوا اور بعد وفات آنحضرتؐ کے تا قیامت سیرا امت ہوا سین اولیا
 ہونے میں یہ عصر مرقول فی الذات ہوا وفات میں خرق عادت نہیں۔ زوال اولیا کا بکرات
 ہے اللہ اللہ کثرت کرامات پر فخر کرتے ہیں خلفای راشدین اور سید الطائفہ جمیع سلاسل عام و
 خاص خواجہ حسن بھٹی و حضرت مسعود کرمی ہیں اور ائمہ معصومین سے کوئی ثابت کرے کہ ان سے
 کیا کیا کرامتیں ہوئیں اور کیسی کیسی اور کسوجہ سے کیونکہ کرامت حیض الرجال ہے اخفا
 کے فقیر پر فرض ہے بجز ملحقان مدعیان کما تباری دیدہ ہے فی زمانہ جبکہ مرنے کی فرصت نہ ہو
 اور نزدیک لکھنا مرئیے زیادہ دشوار ہو کیونکہ تحریر کرے حق یہ ہے مشکل متوجہ نواسان
 آسان بہ تلافی تو مشکل ہے۔ سمجھا کر کو تو اس قدر بس ہے کہ نسبت چشتیوں کی علویہ ہے اور ولایت
 خواجہ بزرگ کی بقدم آنحضرتؐ ہے جو عارفین و عارفان بزرگ کے معترف ظاہر نظر آتا ہے کہ
 کلمات صوری آپ کے معبودین اور معنوی محمد و نبین جو اولیوں سے حیات میں کرامات
 ہوئی ہیں آپ سے بعد مات ہوتی ہیں۔ اسلئے اہل حق بحق آنحضرتؐ و خواجہ بزرگ بہ کہتے ہیں
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ بعد از نبی بزرگ توئی قضیہ بر طرف۔ اس کتاب کا نام
 سیرہ شہادت فی سیرہ شہادت المومنین بہ عطایا خواجہ ہے۔ اسکی دو جلد ہیں۔ جلد اولیہ
 بشیر الباقین برای ذکر مومنان۔ جلد دوم نذیر الباقین تباہر فکرمنا فکان۔ ہر جلد کے دو حصے ہیں
 سرحد و نیان سے کسیک چارہ نہیں اور نہ کسیک تقیہ و مخفیہ ہیں اجارہ ہے۔

ذکر خواجہ عادات

تہذیب و ادب

سائل نے حضرت جنید بغدادی سے سوال کیا کہ طالب حق کو کیا شے مفید تر ہے فرمایا ذکر الہیہ
 سائل نے کہا یہ قرآن سے ثابت ہے فرمایا قولہ تعالیٰ - وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِيَاءِ
 مَا نُنَبِّئُ بِهٖ فَوَآدِكُمْ وَجَعَلَكُمْ فِي هَٰذِهِ الْأَحْزَانِ وَوَعْدَكُمْ بِمَا وَعَدْتُمْ لِمَنْ تَقِي
 انبیاء کے قصے اس واسطے فرمائے ہیں تا دل مضبوط ہو اور حق مربوط ہو یہ ذکر ہدایت اور نصیحت ہے
 واسطے متقیوں کے شب فرمایا آنحضرتؐ نے پہلی استون پر قحط اور طاعون اس واسطے نازل
 ہوا کہ انہوں نے نبیوں کے ساتھ مبالغہ کیا تم ایسا نہ کرنا بھی تعریفوں کو تو جھپٹا دیتے ہیں کیونکہ
 وہ کھٹکتے ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سناتے ہیں ع با خدا دیوانہ باش دیا محیر ہوشیار

جلد اول شیعہ الیہ العین

جو بزرگ رسالے خواجہ بزرگ کے ذکر میں شائع ہیں باعتبار ذکر خاص خواجہ بزرگ نہ تو دیا جائے نہ
 نہ تصنیف سے اور اطلاق نقل کا بھی اوپر عارض نہیں کیونکہ نقس کا مطابق اصل کے ہونا چاہیے تحریر
 مورخین میں ان کے مبالغوں کا نام و نشان نہیں ہے یہ تحریر عطائی خواجہ متضمن ہے روایات
 مستقرہ مورخین پر مشتمل بہ روایات معقولہ عارفین بالغ نظر ان علوم سے حسن تالیف و حقائق
 تصنیف رسالہ ہذا کا پوشیدہ نہیں ہے اور نظام عطائی خواجہ کا اسماء میں ہے کہ بعض الواصل کا
 ذکر پہلے ہوا اور بعض کا بعد کو اور جن مبالغوں کا ذکر سہ بعض وجوہات کے ذکر خواجہ بزرگ میں تحریر
 ہونا اہم ضروریات سے ہے اور کوفتہ لکھنا حسن ہے کیونکہ ذاکرین کو زائد باتوں سے غرض
 نہیں بلکہ ظہر دلایل سے روشن دلوان کو کہ درت خاطر ہوتی ہے اور ان کے نزدیک الیہ العین
 اقرار قبول الاحمول ہے اور مبالغہ مسلسل میں فاد ملہ واقع ہوتا ہے۔ مانکہ مطلب نوریت
 نہیں ہوتا مگر نوریت مطلب سے بھی بدتر ہے جاتا ہے اور ان کے لئے تصدیقہ باحق ہے اور جو روایات

وہ کھٹکتے ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سناتے ہیں

نظر الیہ العین

نہ کرو تو ذکر میں یہ وقت لازم آتی ہے کہ مخالفین ہر بات میں وہ حجت لادیں گے کہ جس سے
غرضہ ذکر ذکر کرنا پر ایسا تنگ ہو کہ وہ چل نہ سکیں گے۔ گویم مشکل و اگر گویم مشکل۔ لابد
بیشتر تر و بدشکریں و نامید مستقرین کے ذکر و ترویج کو بطور مرقومہ بالانکے لکھا۔ تا تو دیدہ و اعلیٰ
ذکر وہ ہم خارج ذکر ہو اور سبائین کے حوصلے پست اور بالغین کی ہمت بلند ہو اور کوئی یہ نہ جانے
کہ اس بقدر سبائے اور دیوات میں یہ رقم تو بیکس قول حق ہے اور ہر ایک سبائے کا منظر
بدل ہو دیوات موجودہ و مباحثہ مستدل ہو جیات وجہ قول فیصل چند آخر میں ہے۔ لطیفہ
فرمایا حضرت معروف کرخ نے بدترین موت غفلت بہ خدا ہے اور سخت ترین عذاب دوری حقیقت
نور پس ایسی موت اور عذاب سے ترسان و لرزان ہو کر منتویہ بوجہت ہو اور یقیناً جانے
کہ سب ایک ہے اور غیر ایک کا موجود نہیں جس قدر یہ اندیشہ زیادہ ہوگا اس قدر سعادت
زیادہ ہوگی جو وہم سے گذر گیا اس سے قیامت گذر گئی۔ اور یہ سب لوئی شہود ابد الابد اس دور

حصہ اولیٰ ذکر

پہلے برائی تعارف جماعتوں فقر اسکے ہفت کردہ مقرر ہوئے۔ پہر لوجہ قلت و کثرت بعض
سبب کے چورہ کردہ مقرر ہوئے بعد ازاں سبب اسکے کہ بعض کردہ جدید بہت معروف ہوئے
اور بعض کردہ قدیم زیادہ متروک ہوئے پس قلت و کثرت جماعتوں کی مقتضی نظام جدید
ہوئی چنانچہ بارہ طائفہ مقرر ہوئے۔ میں بعد ہر وہی امر میں آیا مثلاً جماعت سابقہ مقرر ہوئی
اور بعد از جماعت معروف ہوئی اس ترمیم میں چارہ خانوادہ مقرر ہوئے۔ غور فرمائیے وقتی ترمیم
چارہ خانوادہ کے جماعت کر خیر و سقطیہ و بنیدید و قاریہ سبب موجود تھیں اور اب مدت سے
صرف ایک جماعت قاریہ ہے اور سواری جماعت پیشیہ کے نزدیک نہ سمیر یہ ہے۔ اب چارہ
خانوادہ کے کسان میں جن کی تو گرم بازاری قدیمی بات ہے بقول فسطی الامام کہ عامی نہ قادر کے

نقصت بجا

نقصت بجا

اور پانچ حشیت کے گھنٹے میں یہ حضرات کہ آپ کو خواص تصور کرتے ہیں وہ بھی تقلید جہل کی
 کہ شیخ بن اسفندیجی غم و غم نہیں، اول تو ذرا دیر خود جنید یہ ہیں اور گازیہ وغیرہ کا سلسلہ
 چند ایسے پیر مرزا قادیان کے کیسے ہو سکیں اور حشیت سے پہلے زید یہ ہیں پس حشیت کا زید یہ میں ہونا
 محال ہے اور زید یہ وغیرہ کا حشیت میں ہونا محال ہے بوقت لفظ چار دہ خالوادہ حاجت
 زید یہ و عیاضہ وغیرہ سب وجود تھیں اسلئے وہ خالوادہ میں شمار ہوئے چونکہ اب اور عین
 میں انکا کیا ذکر ہے۔ اب یہ چار پیر مانند چار مجتہد کے قائم و دائم ہیں پیر اسوت حضرت شیخ الکلام
 شیخ شہاب الدین سہروردی ولایت انکی بقدم حضرت موسیٰ اسکندریہ اور نسبت عثمانیہ مذہب
 مالکیہ و مشرب سہروردی میں ہے اہل الدین موطا و عوارث بروی جبر و اثر صحیح ہیں پیر ملکوت خواجہ
 بہاؤ الدین نقشبند ولایت انکی بقدم حضرت ابراہیم خلیف الدین ہے نسبت حدیقہ مذہب
 حنفیہ و مشرب نقشبندیہ میں ہے اور سند ابو حنیفہ و اشغال سند صحیح میں پیر حقیقت حضرت
 محی الدین شیخ عبد القادر گیلانی ولایت انکی بقدم حضرت عیسیٰ ہے نسبت فاروقیہ مذہب
 نشافی و مشرب قادیانی میں ہے اور سند شافعی و سنن الجاس سفید میں منہج و دی جس
 بنی کے قدم پر ہوتا ہے اس ولی دینی کے واقعات و حالات واحد ہوتے ہیں عجائب راہ بیان
 معجزات عیسوی و کرامات قادیانی منطبق ہیں مقام عبرت ہے نصاریٰ اور فاضل کے سراپے
 پر پیر چاہئے عاقل کو اشارہ بس اس اوج عیسیٰ عروج مصطفیٰ ہے پیر عزت خواہ معین الدین
 سید حسن بگڑی ولایت انکی بقدم آنحضرت ص کو ہے اولیٰ پیر طلب بہشت بلا عمل کے گناہ
 کبیرہ ہے منہ و لہجہ یا حرام۔ اور یہ حفظ سنت کے امید شفاعت کی رکنا غور ہے منہ
 اور بہشت کو سنت جانتا پندار ہے اور بحالت ناخرمانی امید رحمت کی کرنا جس و حقاقت ہے منہ
 رحمت ضد لعنت ہے اور زبان کو مدح سے ایسا گناہ کہے جیسا کہ ذم سے ناجی اور زانی کی

تذکرہ

بہشت

سنہ اول بنیامین سنبہ اور مداح اور غنیمت لگو کی سنہ اول بنیامین

مقدمہ اول

معلوم بغیر علم محال اور علم بغیر معلوم وبال۔ شرف علم حسب شرف معلوم کے ہوتا ہے علم معرفت زیادہ کوئی علم اشرف و محتاج البیت نہیں یہ وہ علم ہے کہ جس سے امر تنزیلی قرآن مجید و تاویل فرقان حمید کا علم ہوتا ہے۔ یہ وہ فہم ہے کہ جس سے نفع و نقصان خدائی و خودی کا مفہوم تسلیم ظاہر ہے کہ جو جس امت کا ہو گا وہ اپنے ہی امت کے علما و فقرا سے طلب کرے گی اسے از ہر ارشاد بانی جو ہم میں معنی آدم تیسرے ہے جس کو نیک و بد کا تمیز نہ ہو وہ ہر اور سے بدتر ہے اور تیسرے معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔ سرائی زانی اور پور و کیفیت دوزخ و بہشت کے علم سارے نبیوں اور امتوں کو تھا کیونکہ آیات و اخبار سے معلوم تھا۔ وجہ مدح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ جب بالائی افلاک ہوا دیکھا جو پانی سورخ پتھر سے اوپر گرتا ہے اور ہر نہیں جاتا۔ تعبیر یہ ہے پتھر آدمی ہے اور سورخ دھن پانی سخن نالہ سے اسرار نہ کہے جب قریب ہوا سنا ٹہر رہا ہے صلوات میں ہے ہمارے کان کھولے خدا کی کھاڑک پر ہوتا ہے اور ہوا صلوات کے منہ سے نکلتی ہے ہمیں یاد رکھو ہر قرن میں اسی فن کے منہ قبول ہیں نہ دیگر رحم کے منہ اصلاح شے کہ ہمیں واسطے اہل کے نہ طرفداری و حمایت کے جب قریب ہوا میری امت کی شکایتیں کیں اور فرمایا کہ میں کل کی عبادت نہیں چاہتا اور وہ پشیمان کا رزق مانگتے ہیں فت عبادت رزق روح ہے اور عبادت امت میں تو مشرک و کافر ہی ہیں جسکی شکایت ہو وہ منافق امت میں یعنی ملعون و مروجہ اور گمان باطل نہ منافق مومن ہوں اور نہ مومن منافق۔ پھر سوال کیا مجھے جسکا ہوا ہے پھر دونوں شانوں میں دست قدرت کو رکھا کچھ سردی محسوس ہوئی پھر اس کے چیدہ علم کے علم کے واسطے فرمایا کہ یہ عام ہے۔ اس میں بیگانہ و بیگانہ دونوں برابر ہیں۔ دوسرے علم کو

تعلیم

دور

غنیہ یقین کو بتانا تیسرے علم کا مین ہی متھی ہون چاہا اور اولیا اسپر مشفق ہیں کہ پہلا علم
فن ظاہری ہے دیکھو مفسر کسان مختارہ علم مفسر مبیضادی مومن پر راجح ہے۔ عالم ہے عمل
ساحر ہے دوسرا علم سیر فی الصفات ہے چونکہ یہ سیر مستطیل ہے اس میں بھی کامیابی نہیں
نجد پانی پر فراز اور ہوا پر پرواز کرتا ہے انکے لغزات کو مکاری کہتے ہیں یہ وہ ہے کہ عطا
اور فقر کی ہجو اللہ و رسول فرماتے ہیں بیشکی تحقیر خدا و مصطفیٰ اگرین انکی تعظیم خلاف امر و مخالفت
نہی ہے۔ تیسرا علم سیر فی الذات ہے۔ چونکہ یہ سیر مستدیر ہے معرفت اس میں ہے بغیر سیر
مستدیر کے کہ جو امر مخفی ہے کسی عالم و فقیر کا اعتبار نہیں اور جسکو معرفت ہے اسکی کوئی
مشکایت نہیں مدرسوں سے بہت ناقص التحصیل مکمل جلتے ہیں اور غور فرماتے ہیں کہ
کوئی تارک لہ نہیامرت ہے خالقہ ہے ہی اکثر تے تکمیل ہاگتے ہیں اور جو کمال ہوا کم و بیدار
ہو تے جبکہ یہ باتیں نصوص سے ثابت ہیں کیونکہ تعلیم و تلقین سیر مستطیل و سیر
مستدیر کا نہیں ہوتی۔ یہ دونوں زوری ہے کہ اچھیال مکار کو ساحر بتا دیا۔ ساحر مستدیر
کہتے ہیں۔ آسیب کے معنی صدمہ کے ہیں اور عرفا سایہ کو کہتے ہیں۔ عوام عرفی معنی سمجھتے ہیں
لطیفہ پہلے خلیفہ مدعیان رسالت سے لڑے اور آخری خلیفہ داعیان امامت سے

باب اول جغرافیہ و تواریخ مین

ہر شے کی ایک حقیقت ہے اور وہ ظاہری صورت و جو معنوی ہے عالم جسم و پوست ہے
اور آدم جان و دوست جو انسان مین ہے اویسا نمونہ جہان مین ہے حکمت الہی و
مصلحت خدائی کی باریکیوں مین عقل کی رسائی نہیں الحاصل تحقیق راجح یہ ہے آب
زمین اور زمین سے آگ اور آگ سے ہوا ہے ظاہرہ کرہ آب و خاک و آتش و ہوا و اہل مین

نورانیہ کہ اگر آب و ہوا و خاک و آگ ایک جسم ہیں و یکو جسم و جان و روح ہیں آتش و خاک
 اور خاک و آگ و ہوا و خاک استخوان ہے بیہ ظاہری کرد و فرہر اور اثر باطنی ہے ظاہر دنیا باطن دین
 و بیابان سنستہ اور بلادین بدعت ملالہ زار باطن کو جست و یکرنا ظاہر کو خار زار پایا بیہ علم خدا
 و فرہم سلفہ است و بیہ میں ہے مطلب سفیدہ کا ثابت نہیں ہوتا ہے جو یہ بات نہونی تو عادت اور
 جہان برابر ہو جانتے سے نہ کہ استخوان آرزوی حقیقہ دار نہین۔ آشنا و آگس نگردم معنی
 بیگانہ ام۔ کتابیکہ سہا سہا اور سیاق کلام کے سباق سے وقوف نہیں ہوتا ہے سیر و دل
 سے کہ نہ تحقیق گئی تھی۔ باہر نہیں کتاب کا مطلب کتاب ہے۔ زمین کے تین حصے عرق آب
 جو تنہا کھلے تھے۔ تابانے کہ زمین دین کے تین حصے مخفی ہیں ایک ظاہر ہے۔ بشر کا جسم
 ظاہر ہے اور قلب و روح و مخفی ہے۔ انسانیت بشری و غیر انسان پیرا ہریدہ اور
 سنسہ زمین یون۔ زمین دنیا کا جسم بیجان مردہ ہے۔ جس کے ساتھ سودا ہے (عہ) بخت
 و لایقہ ربع مسکون کے تین حصے ہیں براہ ظلم حجم عین جسم ہے یہ نمونہ جسم سفلی ہے۔ اور
 بحر غلیبہ عرب عین رتبہ ظاہر ہی جسم و جان ہے یہ نمونہ بدن علوی ہے۔ اب برزخ کا ہونا
 ضرور ہے وہ باطنی و کلدانین و عراق از سر تا کمر در میان ہے خواہ یوں سچر چسپ و راست شمالی
 جنوبی خواہ فوق و تحت سید و سک۔ گمران بہتر ہے کہ دلان دو گمران بال میں سر تا سر و دلان
 سران کو عراق حجم و عراق کشتہ ہیں اور یونان کو عراق عرب و کلدانین۔ بال نمونہ قلب کجانی اور
 امریکہ شمالی و جنوبی نمونہ قلب حقیقی ہے۔ علی ہذا القیاس یہ بدن سفلی و برزخ و علوی ایک شلہ
 ہے و دیگر تری اور دین و قلب اور دین و روح ایک شلہ ہے۔ کل پیرا شلہ میں یہ باریکیاں
 و پیچیدگیان سلام میں ہیں بعد طوفان نوح جو کہ نمونہ طوفان ہے تیسری ہے حضرت نوح سے
 یافتہ کو شمال و با۔ جس کی اخیرہ حجم و اول بہ سفلی ہے اور در بیان سلام مجاہدہ کو دیا یہ نمونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برنج و بال و مشرق و مغرب ہیں۔ اور ہم کو جو یہ دیا جو نمونہ عرب و علوی ہے، بیت المقدس
 مشرق کی سوچ اور بیت المقدس مغرب میں اس کے قید و صفی و طیل و صیب و ولی سے قولہ تعالیٰ
 سَبِّحْ لِلَّهِ الْمَغْرِبِ نَازِحَ حَقِيقَتِهَا کیا یکے میں۔ شمال و افعال میں اور برنج احوال و ہونا
 مستحباب تجلیات افعالی و صفاتی و ذاتی کو کوئی ہوتا ہے باقی مشرک و کافر و منافق ہیں جو خط قطب
 سے گزر رہے ہیں راستہ راستہ صفت استواء سے ڈال دیا ہے جو بیضیہ قولہ و مقالی ہونا قابل ہے
 صفت و افعال کی عطا ہے چہرہ نظر آگیا استواء ہو گا تو عطا ہو گی دیگر خطوط افراط و تفریط خط استواء
 میں ہیں ان دو مرتبہ میں مستقیم مرکز زمین الیضا بدین صفت اندام میں ہم ظاہر و ہم
 باطن منظر افعال بدن سے تو جہ فرما ہے۔ وجود واحد و صفت اندام ایکہ زمین سے ہے اور صفت پردہ
 سائنات آسمان یہہ چودہ طبق ناموت کے سبب روشن ہیں فلاہر سے اندہہ کم ہیں اور باطن
 اندہ سے بہت اور نور نظر آگیا کر زمین سے جس کے ساتھ پردہ سے نہ کو رہے۔ ہفتہ نور و طبق
 ہفت آسمان یہہ چودہ طبق لاہوت کے میں یہی نظر عین بصیر خداوند آئینہ میں منظر
 نادان جو ہم تہر ہے و ہر مہر و ہر مہر جو شہادہ و انہر بابر ہری۔ ایستہ زمین سے
 قطع لباس ناموت کی پارچہ منتر کے۔ مومن و مشرک میں مگر قطع جامہ دونوں کی جدا جدا ہے
 اختیار دونوں طرف سے ہے پوشاک فعل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جو دوسرے کو فتح
 آپ کے ہمیشہ عامہ کرتے تہمت رکھا حضرت صدیقہ نے سب کو کہہ کر فرمایا تمہارے پیغمبر نے آئین
 وفات کی تہمت میں چودہ پوند تہہ چنانچہ فقرای چہار دہ خانوادہ کا شعار تہمت ہے۔ مانا ایکہ
 پاجامہ کو پہلے پہنا ہو یا فرمایا پہنوں گا پاجامہ صفت ہو گیا۔ اور وضع اناس کا کرت و مشک
 ریش و برت و دخت و غیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوای حج کے بدن کو استرہ اور شیخی
 نہیں لگایا۔ مدارج النبوت میں یہ تحقیق تحریر فرمایا۔ دلیل سات علم کے ہونی نہ تہمت کے

مذہب سنی

مذہب سنی

اور سند سنت کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ امت سے علما اور فقہاء کا اعتبار
 ہوا نہ وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے نہ بعد ازاں امت اور حیات حلق و قصر کچ ہے۔
 قولہ تعالیٰ **رَأَيْتُمُ الْمُتَشَابِهِينَ فِي شَيْءٍ وَكَانُوا فِي شَيْءٍ مُّخْتَلِفِينَ**۔ دلیل خاص بدعوی عام قبول نہیں۔ متناظر
 بہ سنت فعلی ہے جس میں اسرار ہے نہ قولی و تقریری میں اور آنحضرت ص کے جملہ امور متوسطہ اختلاف
 تھے اور بال نہ سید ہے تھے جو سید پر آتے نہ گھونگروا لے جو مانند شیدایوں کے ہے جو سر سے پیچیدہ
 رشتہ بین اس واسطے تا بنا گوش و دو شش تھے۔ اصل اور معتبر حد طبعی ہے جو ہر نہ سنت
 ثابت ہے نہ فرمایا بال کمال کرنا نہ پڑ ہو ہر حال سے نہ وقت و آداب ہو گا منہ و زبان اور کثیر و ناسنت
 رواج ہے اور احمال جبروت ہے ہر ملت میں عبادت ہے مگر صورت بعد اجداد ہے نہ تخرید
 منہ و ش ہے قولہ تعالیٰ **فَمِ الْمَلِیْلِ**۔ اس نماز کو براہ اخلاص فرمایا ہے دیگر نماز دن کو باحکام اور
 آنحضرت نے خود ہمیشہ پڑھی اور اکثر سے پڑھوائی اور خیر پڑھتے دیکھا اور نہ خوش ہو سکتا۔ اور
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کو بقضای تہجد کے ہر گاہ ایک دو مرتبہ بلا عمد کے قضا ہونی توام پر گران ہے
 فرض کیا سنت مگر کہ یہی نہوئی لیلۃ التقریس کو صبح ہو گئی فرمایا بیان نہ ادا ہے نہ قضا اجلہ کی
 بکرا اور جنگ خندق میں فرمایا جنہوں نے دست کی کو قضا کرایا خدا اذ کو منہ کے بل دوزخ میں ڈالے
 علی ہذا ظہر وغیرہ خدا نے قضا کر امین اور قول لاہوت ہے۔ فرمایا مصدق کلمہ بلا حساب و کتاب
 جنتی ہے گوزانی اور چور ہو جو اسکو نہ مانے اسکی ناک کو خدا خاک میں ملاوے ف ناک غیرت و
 رواج دنیا ہے شہادت کلمہ کی کسی سے کہی ترک نہوئی قطع بر مجاہدہ وضع پر مکارہ افعال پر
 متفاد ہے۔ یہم چاروں درجے پہلے حصہ بلع مسکون میں ہیں حدیث قدسی میں ہے جو
 احمقوں کو پیدا نہ کرنا و دنیا آباد نہوئی فرمایا آنحضرت نے اہل قلم سے نصف دنیا آباد ہے۔
 شرع کے معنی حقیقت تو نہیں + پر کرمان یہ نہم ہر ایک کے تین + دنیا دار ہر زمین

(عشام) بقسمت صفی جسکو صفی نے بنانا منظر تجلیات افعال جسم سے جو پوریت سے سیارہ
 یہ ہفت اقلیم ہیں (۱) ہندو عربی تجارت و امارت (۲) چین مشتری قضاہ و فاع (۳)
 ترکیب نجد و جہد (۴) خراسان آسمان ستقامت و کرامت (۵) اور انہر زہر و خلیات و
 سمیت (۶) روم عطار و سیاق و سباق (۷) بخارا قمر رحمت و نعمت صف ہمدی ہنر و جہد
 صافق اعمال است ابلیس یعنی غیبت گو کہ پہلے ہی آسمان سے رہ جوتے ہیں اور قبولیت کو
 او سوقت ہوتی ہے جبکہ ساتون آسمان سے گزر جاوین اور عذر بدتر از گناہ کیا مقول ہے
 غیبت سے تو کوئی بچ ہی نہیں سکتا ہے گویا یہ حضرت موسیٰ جو از غیبت ہو۔ صاحب خدمت
 اقلیم کو غوث کہتے ہیں اور غوث صدر کو غوث الاعظم یہ نسبت منفصلہ ہے یعنی پاک قسمت
 کے متفرق ہیں چنانچہ اجمیر شریف و حرمین شریفین اقلیم چین میں ہیں تو جہد فرا کے کہ ہوگا اس
 بحث سے کیا غرض اگر کوئی غوث ہوگا تودہ ہوگا اور ایک ہوگا نہ کل اور یہہ متعصب ہی ہو نہ کسی
 اور ہم امور ساتھ لون کاموں کہ میں جو کہ متعلق بہ سعی ہمارے میں یس اولاً بطاہر و مطلب
 اس ذکر سے یہ ہے کہ اس کتاب میں بحث غوث و طبیب کی ضروری ہے اور اس معنی پر اوردہ
 خبر ہے فرمایا آنحضرتؐ نے طلب علم کی مرد و عورت پر فرض ہے یعنی معرفت کی اور فرمایا طلب کردہ
 علم کو اگر چہ پادچین میں و علم تو معرفت دین ہے ہفت اندام ہفت اقلیم میں جو معرفت
 اندام بندگی میں ہے غوث اعظم و جو توحش و اہل سلسلہ غوث اعظم درویش ہے یہ آخری
 مدعا ہے ایضا قیام بدن کا یہ سستہ ضروری ہے مگر عام فہم خاص پسند عننا صروح سبیلانی
 و مقامی بنانو (مجموعہ) بقسمت خالص جسکو ذیل سے بنانا منظر تجلیات صفائی قلبیہ و بہرہ
 ثوابت ششگانہ تحت الارض یہ چہرہ ولایت ہیں (۱) ہند (۲) چین (۳) خیر و ولایت
 (۴) ایران (۵) توران (۶) نیمشب حبش و ثوابت خانہ سیارہ میں اور

غیر از ششگانہ

مرد و عورت

نیمشب حبش

ہر گز بارہ بین بارہ چنگ بہتر صاحب خدمت ولایت کو قلعہ کتبہ میں اور صدر ولایت کو
 قلعہ کتبہ کاتب - یہ تشریف ولایت قلعہ کتبہ میں قلعہ کتبہ آخری بہشت اولی استقامت
 رہا واحد ہے صاحب حضور قلعہ داخل خانہ بان قلعہ کتبہ ہے۔ من چہ تینے آباد -
 ہزار ہا عالم و بارہ چنگ بہتر فافہم - قولہ تعالیٰ ستر حصہ ایا تینانی الافاق ہونی انفس
 الخ افان وانفس میں بد نشانیاں دکھائی گئی ہیں وہ اسلئے تاخم مہانتک سعی کرو کہ انفس
 تطبیق ہو کہ براہ تصدیق حق کو پہنچو - ہر گاہ کہ ہم نے حق بات کو حجاب جانا - خود کردہ را علا جہ
 نیست آپ ہی جال باطن میں پھنسے خود غور کرو کہ میں صنمی و ہندی ہوں یا دشمنی و فاسی
 یا بیہودی افحالی یا نصاریٰ اقوالی یا خارجی تو رہید یا انضی تقیہ سے بہرہ ور ہو کر کوشش ی باصفا
 لیکن سیفرا تو بر مصطفیٰ + ایضاً انسان کے تین وجود ہیں - شمالی کا اور اک بحواس خمسہ
 ظاہری ہے اور شمالی مد رکب بحواس خمسہ معنوی اور خیالی سطر العنفس خمسہ عالم امر (اللعہ) بہشت

جسب جسکو حیث نے بخانا منظر تحلیات ذاتی روح ہے بروی خمسہ متجربہ یہ پانچ ملک ہیں۔
(۱) ہند (۲) چین (۳) یوم یعنی شمالی ولایت و جنوبی جیش ف گویا ہند برزخ سجدہ۔ دو دہائی
پانچ (۴) شام (۵) روم ف یہ بحث طویل ہے جو سمجھ تو فہم ہے طاؤس کو جنت سے کابل
میں لپٹا رہا جیش میں خط استوا پر قطب شمالی و جنوبی میں صا صاحب خدمت ملک کر غوث و قطب
سکستین۔ زبان کی کیفیت دیکھ لو مخدوم ہفت اندام و خادوم دل ہے ہم متحرک ہم مسکن
یہ تقسیم مشرک دل سے کیونکہ مشرک متجربہ کہو رحمت ہی اس واسطے بروی حکومت حد و ولایت
میں ترقی و تشرل ہوتا ہے۔ خلق اسکا بعلداری سپہ نہ بنفس حد و ولایت یہ تقسیم ملکی
آخر بقسمت فلکی لعل واحد ہے۔ اور دو سیاروں سے متعلق ہیں اب یہ امور سمجھو کہ
ازل ہفت سیارہ ہفت فلک ہیں ف تران مجید کے تمامہ سات لفظ ہیں۔ اور

و احقیقی کے ساتھ درجے سے پای کج را منورہ می بالیست کج۔ ظاہر ہے کہ سبک گزندانہ
ہوئے ہیں۔ آتش باستانہ برای ہر وہ ایک ایک برج ہے اور رحبت نہیں مگر چاند گزشتہ
گہن لگا ہوا ہے باقی شمسہ شیر کے در و گہر میں۔ آدم بر سر طلب عقل و عشق عالم انسانی کے
چاند برج ہیں اور شمسہ شیر نقد و فقر (۱) ناز و ذکر (۲) زکوٰۃ و فضل (۳) علوم و فکر۔
(۴) حج و مراقبہ (۵) جہاد و باہم مومنوں میں باہم کلمہ شریف اتحاد ہونا چاہیے۔ کوئی مصیبت
نہ کوئی مذکر۔ کیا بات ہے پوچھی جاتے ہیں درہ حقیقت معلوم ہے بلکہ ایک کی تین قسم ہیں۔
نوری و مکیان بنائی انکی تقدیس ہے۔ برزخی مسیحیان بنائی انکی تیس ہے۔ ناری مکیان
عبودیت انکی تحمید ہے۔ یہی مامور سجد و آدم ہیں۔ آدمی کے رد و ذکر و یون کی تو کچھ ہستی نہیں
یہ بیچارے ذلیل و خوار چوکیدار اپنے منہ بیان سمجھو کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ دربار کا ہر دربار
جسکو سرکار طلب کیا ہے کہیں روک سکتا ہے انکی یہ کائنات ہے۔ چورون کے چوکیدار اور شاہوکار
خدا شگاہ ہیں جسکو ذرا ہی عقل ہوگی وہ انکے کام سے انکو جان لیگا شرافت نام سے نہیں ہوتی
ذات کام سے دیگی جاتی ہے۔ یہ ہیں برکات خدا نہیں تو پیغمبر علی مانتے ہیں اور انکو اولاد و برکات
کہتے ہیں اگر انکو نام کی ہی غیرت ہوتی تو ہیگ مانگ کھاتے خدا شگاری بندوں کی کرتے۔
علوم و ابد ذات ہیں۔ شریف ایسا کام نہیں کرتے شرفاں پر مرتے ہیں اور کہیں نان پر
ذکر حضرت احمد جام۔ دس ہلائی خشری حضرت احمد جام امی تھے اور نہ آپ کو کسی سے
بیعت شہاد شہتی۔ بوجہ اویسیت آنحضرت حضرت سہلائی خشری مجذوب ابوالوقت
رفاقت تھی بیس برس برفاقت انکے مصروف ریاضت ہے تین سو کتا بین آپ نے
انصوح نقلی و فصوص عقلی توحید و معرفت و حکمت و فقہانیت و غیرہ کیسی لکھیں کہ جسکو
علما و حکمای حاکما و استقبال نے تسلیم کیا یہ امر دلیل علم لدنی کا ل کی ہے اور آپ

فرمانے ہیں کہ میرے کتاب میری سراج الہا برین عطیہ خدا تعالیٰ ہے ہزاروں سے آپ سے بیت
کی اور خدا ناولیا کا بلین سے ہوئے۔ حضرت ابوسعید الخدری نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا
کہ علم شیخی کا بچنا بخرابی نصیب ہوا اور ولایت میری دوسرے کے سپرد ہوئی جو خرفہ
حضرت صدیق دست بردست بطور میراث نقرہ جو کوہ پونچا وہ بامیں شیخ الشیوخ کی
کرامت ہے سپرد و احقر جام کے کر دینا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ شب کو خواب میں دیکھا
کہ شیخ ابوالخیر زید دیکر شایخان روضہ سے سرعت تمام استقبال قطب الاولیا کو جاتے
ہیں فجر کو حضرت احمد جام تشریف لائے مجھ کو تفویض خرفہ میں کچھ تال ہوا آپ نے فرمایا امانت میں
ودایت چاہئے میں نے سپرد کر دیا بعد کہ جب حضرت احمد جام ہرات میں تشریف لائے اور بیت
ہراتی اولیائے بیت ہوئے۔ یہ امر حشیشیوں پر سخت گران گذرا اور سب نے اتفاق اس پر کیا
کہ ہرات بجا کہ حضرت کو شہید کریں اور بجا کہتے بالئے الہی و صلاحت کا لہ خدا کی حضرت مود و حشیشی
حشیشیوں سے بظاہر اتفاق اور حضرت احمد جام سے نفاق ضرور ہوا اس ہمید سے یہ ہی دونوں
شیخ یا خبر تھے اور دونوں طرف کے بالکل بے خبر حد البینہ اسرار میں برج میں ایک ادنیٰ بات
پر ہے کہ جب حضرت علی نے قاضی شیخ کو فہ کو حکم موقوفی دیا کو فیوں نے اس پر اتفاق کیا کہ یہ
موقوف نہ ہوگا اور قاضی مذکور نے یہی امر تالیف کی تیس کی حضرت علی نے یہ حال فرمایا علی انہا
جنگل و غیرہ اور ہر حشیشی اچھے اور ہر احمد جام آئے راہ میں دونوں کو وہ پیر سے
سخت جماعت حشیشیان جو بطور سفارت گئے حضرت احمد جام نے ان سے فرمایا سوال تمہارا یہ ہے
کہ تم ہماری ولایت سے کجا جواب یہاں ہے کہ اگر ولایت سے مراد یہ دیہات ہیں تو یہ
اون کے ہیں نہ میرے ہیں اور جو مراد حشیشی یعنی سلسلہ ہے تو شیخ الشیوخ ہونا چاہئے
اور جو ولایت سے مراد وہ ولایت ہے جو بحر خدا باہل الہ ولایت ہے اس کا حال خبر کو

معلوم ہوا کہ انجیل جیسا کہ حضرت فریقین داخل چشت میں ہو گیا۔ چشتیوں نے اسے بڑی عزت سے رکھا۔
 کہ محفل سماع میں کارہر سماع کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ جامعہ چشتیان سے حضرت داؤد چشتی و
 توالان کے بھائی حضرت احمد جام داخل ہوئے اور محفل سماع کی شروع کی اور دفعہ انجیل
 کی ہریت چشتیوں نے پڑھ کر دیا۔ گوکہ یہ عربیہ آئے تھے تا حضرت احمد جام کو شہید کر دینا چاہتے تھے۔
 نے یہ حال دیکھ کر فرمایا خبردار ہوشیار رہو! حضرت سہیل احمد جام سے کہے اور حضرت فریق کی
 کہ سہیل بنی محفل کے پادشاہ سربرمہ فرار ہو گئے اور دونوں شیخ ہی رہ گئے۔ ہر فریق اس
 روایت کو اپنے طور پر تحریر کرتا ہے اور سیر واسطہ مضطربین اصحاب فرستادہ شدہ
 نہیں ہے کہ حضرت احمد جام کا یہ وقت آخر اٹھماپہ اور ادریسیت آنحضرت ۳۰۰ اور فاقہ حضرت
 سہیل کی ہے اور حال کرامات بائیں شیخ الشیخ کے ہیں کس مرتبہ پر انکی تنظیم و تحریر ہونا چاہیے
 اور قراۃ احسان ہوتے ہیں مگر نہایت شہادت سنت نبوی سے محراب اور حضرت مودود
 چشتی کا زمانہ ابتدائی اور بحر بیت خاندانی کے بعد سیر سیر حاجت سے کہہ کر ادریسیت
 بسیار سفر با پانچ شہر و خامے۔ اور بجای بدلوں کے سجادہ ہوا باکر الشرجو لایق دین سے عرفان
 سنت الہیہ کے ہے اور حوائج بدعت امر کے۔ اور امر استنفا بغیر و جہ وہ قبول نہیں ہوتا
 سجادگی حضرت مودود چشتی کی محتاج سند ہے کیونکہ آپ سے سلسلہ عام علی التہوم متعلق ہے
 بغیر امتیر کے چیر بوعزت متصور ہوتا اس واسطے حضرت احمد جام سے آپ کی چشت میں تشریف
 لائے اور جمع مجاہدہ دلیل استقبال و اعلام وغیرہ ہے نہ فقائے عیسایا طور میں آیا حاجت
 دیگر خیالات نہیں ہو۔ حضرت مودود چشتی حضرت احمد جام کی ساتھ چشتی نیاز سے پیش آئیں
 کم ہے۔ اور حضرت احمد جام حضرت مودود چشتی پر سبقت نہ کرنا کچھ بھی نہیں اس بھید کو
 عارف کامل ہی جانتا ہے جسکو علم نہیں رہ حیرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نئی روشنی دے

تذکرہ

ہمیشہ اندر سے بہترین اور نون نے قضایای بیعت خلفای راشدین تک نہیں دیکھے۔
 کیا واقعات فقرا بھلا یہ انکو سمجھ کر ان نصیب سے کہ حضرت علی سے جو کچھ گزرا وہ سب نابھ
 حکومتان حضرت علی سے گزرا اور نہ جملہ امور مخفی رہ جاتے ان واقعات سے جو خواجہ مودود چشتی
 سے گزرے وقت و تزکیا کی ثابت ہوئی اور بدعت معاویہ کہ نیرید پلید کو بجای خود سجادہ کیا
 رفع ہو گئی۔ اول تو یہ واقعات کہ بات ہی نہیں درج بغرض مخالفین منطوق پر نظر کیا و تو
 متقابلہ دیگر حالات مندرجہ سیر یہ جو کچھ گزرا بہت کم گزرا اور باعتبار مفہوم جو کچھ بات ہو وہ
 اوپر مذکور ہے الغرض اول و دون سب خونین ترین روز غلوت رہی اور حضرت احمد شام بعد
 تقویٰ بقیض حضرت اقبیض بیعت حضرت مودود چشتی سے رخصت ہو کر اہل خرابانی خستیان میں
 کیونکہ خادمہ خاندان چشت کا عشق خدا ہے اور خادمہ خاندان نقشبندیہ عقل عقبتی اور یہ
 دون خاندان عالیشان جو کہ صدیقون سے منسوب ہیں امیر و وزیر میں سے اول مسا
 آخر ہر نشی + آخر با حیب تنہائی + اور امور استقبال و اشکالی کل مشیر بمانت خرقہ و ہون
 خواجہ مودود چشتی پر مین بفضل تعالیٰ خاندان چشت بدعت معاویہ وغیرہ سے پاک ہے۔ مگر یہ
 داناوی و بینائی فقرای صاحبہ طریقہ چشتیہ کو ہے امیر معاویہ سے صحابہ نامی سے ایسی غلطی
 ہوئی اول آپ کو خلیفہ حضرت عثمان غنی خلیفہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم یہ خلافت عالی تھی نہ غلوت
 کافی۔ مطلب میں خطا کی اور آخر نیرید سے پلید کو سجادہ کیا اگر کسی شیخ سے یہ خطا ہو تو کیا
 بڑی بات ہے مگر وہ مردان کو پیروی نہیں کرنا چاہئے۔ ایضاً۔ انصار و کاملہ دم و دل لاکر
 خواجہ ابی احمد ابدال چشتی و خواجہ ابو محمد ابدال چشتی دونوں خلیفہ خواجہ اسماعیل چشتی کے ہیں
 جیسے خدمت علی احمد صابر و حضرت شمس الدین شجرہ چشتیہ صابریہ میں دونوں خلیفہ
 بابا صاحب کمال جمع ہیں۔ اور حضرت خواجہ محمد الملت والدین اول اوس میں چنانچہ سید الطی

اور ملقب بالقباب النبی بن دریم آپ نے سیر و سیاحت ہر مرہ سپاہ کی ہے بیہوشم آپ کی بجائی پر
بہر از تقریب اور نگاہ پرین سجادہ نبیین ہر کے بلکہ دہلی میں کہ جہان سجادہ حضرت شاہ قلیہ العسکری
موجود تھے تمام فرمایا چارم آخر میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بیعت فرماتے ہیں چنانچہ مناقب شریف سے
ثابت ہوا کہ آپ کے صاحب آپ کی بیعت سے واقف نہ تھے اور دوبارہ ہذا لائق غری بات ہے ہر مزار پر
عرفان ہر قسم ہی میں جیسے آنحضرت کے افعال خاص شہا پودہ از دلج مظهرات و خیرہ کا ہونا و ہر
کیونکہ منع ہے سجادگی پسیر بجائی پر مخصوص بامہ متصوین ہے چنانچہ شجرہ خاص حضرت
سروں کرمی سے ہے اور عام خواجہ حسن بصری سے نہ خواجہ بزرگ کی جگہ فرزندین نہ بجائی
حضرت مخدوم و حضرت مجبور الہی اور حضرت کا لے صاحب نے حضرت شاہ سیلوان صاحب سے
بیعت خلافت حاصل کی۔ عاقل کو تا اشارہ بسج سے بر سیلان بلذع باشند و بس
سیر حضرت امیر اہم قندری مجذوب۔ کوئی ان روایات معتبرہ سے انکار نہیں کر سکتا
اور جو کہ منکر ہے۔ حضرت نجیب الدین برکش نے فرامین دیکھا کہ وہ دفعہ شیخ کبیر سے ایک
بزرگ تھے اور ان کے قدم بقدم چلے درویش ہیں ان کے درویش نے میرا ناتہ پچھلے درویش کے
دانتہ میں رہا یہ خواجہ حضرت موصوف نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا انہوں نے فرمایا کہ اسکی تعمیر
حضرت ابوالوقت ابراہیم قندری سے ہو پر ایک شخص کو بہر تعمیر آگئی خدمت میں بھیجا آپ نے فرمایا
کہ یہ خواجہ نجیب الدین کا ہے اور جسکے ناتہ میں ناتہ دیا ہے وہ شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی
نے فرمایا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے جبکہ میرا قدم میری قدم گاہ پر ہو کوئی انکار کرے شیخ الاسلام سند
میں ہے کہ میرے ہوتے سے خلافت میرے گھر کے رہ گزیرا کہ ہرگز بتزلزل خواجہ رسیدہ سلطان عزت
گزیلوان سے نہ منازل شمسالہم کردہ ہے + محال ست سجدگی کہ راہ صفا نہ توان رفت
ہرگز چپے صلی علیہ وسلم شعر در میان باب عشق کا ہے۔ گمراہ کی راہ پر جانتے ہیں۔ اور خیر نظام

یاد رفتی حضرت میران میر ہزار نے جن کو تھکوا دلاؤن پیر ہزار ہی ایک شب صحبت حضرت میران
 نقدی کو کھلیا سب ہوا اور چند مرتبہ طلب ہی کی مگر قبول نہ ہوئی بحسن اتفاق ایک روز خود ہی
 حضرت موقوفہ نے فرمایا کہ جو تم آج کی رات اوس مسجد میں رہو تو صحبت ممکن ہے میں نے کہا
 کہ بہت بہتر ہے کہ میں چانتا تھا کہ آپ اولیٰ تو کہاتے نہیں اور جو کہاتے ہیں تو بہت کہاتے ہیں
 میں مع نقدی واجب کے اوس مسجد میں رہا اور کچھ رات گئے حضرت سے کہا کھانا لاؤن
 آنا کہ کیا بعد کھانا بارش کی ٹھنڈی ہوئی اور بازار بند ہو گیا۔ فرمایا کھانا لاؤ میں نے کہا یہ نقدی
 قبول فرماتے۔ اسوقت بازار بند ہے۔ نقدی کو لیکر فرمایا کھانا لاؤ جو کہ بارش کہیں گئی تھی اور
 امیر کا مکان قریب تھا تو میں سامان لیکر آیا پانچت کر اؤن مگر حضرت سب سامان کچا ہی
 کھا گئے۔ اور فرمایا کہ اور لاؤ میر میں فقرا سے دس من نان لایا وہ بھی فروش فرمائیں۔ اور مجھ
 کہنا کہ بیا اور اسطرح آرا تم کو جو لاؤ گا تو نام ہی ڈالوں گا میں دم بخود ایسا لٹکا کہ سانس کو بھی پی گیا
 کروٹ لینا کجا جو کچل اسی نہ کچا یا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بہت بڑا پتھر لیکر آئے اور میر کو سر پر
 اور سکو تو لا تا میر پر مار کر مار ڈالیں میں اوس عالم حیرت میں دم بخود منتظر حیران دیکھتا تھا پھر یہ
 کہہ کر جی تو یہ چاہتا ہے کہ ہر توڑ دوں پر یہ خیال آتا ہے کہ تیرا باب ضعیف بہت روئے گا اس
 پتھر کو جس مسجد میں پہنچا کہ پھر تھوڑی دیر کے بعد پتھر کو لیکر چلے گیا اور پھر پہنچا کہ یاد دیر تک مثل
 طور اولیٰ کے چلے گئے کہ نہ رستہ بعد چھوٹے کہا کہ میں کتب خانہ زیر مسجد جاتا ہوں بے غم سو رہو
 وہ اندر گئے اور میں نے باہر کی کھڑکی پر ٹپائی اب جان میں جان آئی اور آرام سے لیٹا مگر
 کتب خانہ میں سے برابر آواز جاننے کی آتی تھی۔ کیا سنا سوچ میں گر گیا جو کہ کیا تو حضرت
 غائب غلبہ اور کتب خانہ سب کہا گئے وہ جو معاملہ بواسطہ حضرت احمد بنام فی باہر حضرت
 سہیلی شہر سی دن خواجہ مودود چشتی گذر ا وہ اس معاملہ سے واقف ہوئے۔ میں نے ان کو اپنے وقت

حضرت سودر چشتی کا خوب ہو گا علاوہ ازیں دو قرن برفاقت خواجہ بزرگ منجی نیاں لہر بل طلب
خواجہ بزرگ حضرت فندری رہے میزان عدالت میں منزلت خواجہ بزرگ کو تو لانا چاہئے۔
مزید بران واقف اصول فقر ہاں میں کہ حضرت ابراہیم فندری کی تفسیر حضرت جبریل ہے
اور خواجہ بزرگ تادل میں بمنزلہ آنحضرت ۴ تھے۔ بجز پیران پیر کون مرتبہ دان خواجہ بزرگ ہے

باب دوم کرامات خواجہ بزرگ میں

معجزات آنحضرت ۴ سے جس معجزے کا تعلق جس عالم سے ہے اس معجزے کو اسی عالم
میں لکھا ہے۔ ایسے کون ذکر ہیں کہ جو نقل مورخین کو نقل مصنفین کریں ان کو انشا ہی
اور منشاء اولیا سے کیا علاقہ عالم کی دو قسم میں عالم معانی جو لو غرض میں عالم احیائی
جو جوہر میں اس میں ذوالعقول کی تین قسم میں عالم مایک عالم نباتات عالم حیوانات عالم انسان اور غیر
ذوالعقول میں جو علویات میں ان میں عالم آسمان و نجوم وغیرہ اور سفلیات میں بساط
عالم عنصریات اربع اور مرکبات میں عالم حیوانات عالم نباتات عالم جمادات عالم انسان
عالم عوام و عالم خواص ہو۔ اول تو ذکر خواجہ بزرگ کا تمام و کمال کرامات پر کوئی بات اچھا
سے خالی نہیں ہے دہم خود خود مند ہرگز بہ بخیر زمین کر سکتی کہ تمام عمر خواجہ بزرگ
کہ جو عمر طبعی سے زیادہ ہے اسقدر ذکر ہو یہ بات خود داخل اعجاز ہے اور یہ اعجاز خود
اعجاز تر ہے جو صاحب آپ کو ذکرین باور کرانے میں انکی نااہلی اور انکی تحریر سے ظاہر ہے۔
اور چند کرامات میں تردید موجود ہے انکی شاعری سے نقل میں اصل ہی فوت نہیں ہے
مستخرجین کو نسخہ لایا ہے وقت تاریخی اور عزت سیر کی دہول اڑائی ہے اور تصنیف
نایف کی مٹی ملی کی ہے اس پر یہ طرہ ہے کہ آپ کو مولوی اور صوفی جاتے ہیں شاعران
قت سے ہی نہیں۔ اور نہ یہ ذکر علوم معقولی سے فاسفہ وغیرہ اور منقولی سے عقاید

اقسام عالم

خواجہ بزرگ

منجی نیاں

وقفہ کا حاشیہ ہے نہ کسی کتاب تصوف کی شرح یعنی نہ احکام ہیں نہ اسرار یہ نقل ان کے
 حسب حال ہے حشاکا پست اکبر شاہ و شاہ صاحب باہم گفت و شنید میں تھے یہ پہلی
 تاریخ شاہ صاحب نے فرمایا کہ سکندر اور امیر تیمور نہیں لڑے بلکہ ان میں دوستی تھی پادشاہ
 بھجوب ہو سکتا فیضی رافضی دشمن اولیاء اللہ کو خوب موقع ملتا تھا پادشاہ سے عرض کی کہ
 حضرت کو باوصف کشف کرامات علم تاریخ خوب ہوا ان بزرگوں کی بزرگی اور ان کی کتاب کی
 معتبری میں کیا کلام ہے کوئی جو بڑے کچھ بنا تا ہے ان کی شاعری اُلٹی ہے یہ سچہ کو جو یہ
 بناتا ہے کرامات شمسہ وغیرہ کو دیکھو الیٰ وصل راقم نے ہر کرامت کو بروی تنسیب بذیل عوام
 لکھا ہے اور جبکہ اندر رسول کا کلام شاعریت سے پاک ہے اور ہر شعر کی قرآن مجید اور
 بخاری سے ثابت ہے پس ذکر اولیاء اللہ کا شاعر بننا پہلی خطا ہے اور نا اہلون کا
 کلام سننا ناجائز ہے حضرت عمر اور حضرت علی نے ڈاکرین اور واعظین کو ننگوادیاموٹی
 بات ہے کہ عوام بلفظی شاعری اور جمع لائق ہیں اور امر ذکر فوت ہو جاتا ہے اس جگہ
 راقم نے ادب میں کرامات مرقومہ مورخین کو لکھا ہے کرامت خواجہ بزرگ مانند شاخون مترکم کے
 ہے اگر فردا فردا اسے استنباط ہو تو دفتر چاہئے۔ مجموعاً ایک دو۔ دو ایک اقباس کیا گیا
 ہے۔ اور یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ جیسے ادیبوں کی نبوت عارضی تھی ویسے ہی
 ان کے معجزات تھے۔ ناقص صلیح و مدعیان فرخ میس اب گمان اس وقت میں اس سب کے
 اکثر آدمیوں نے نہیں دیکھا۔ اور نبوت آنحضرت کی مستقل دسترونا ہے ایسے ہی
 آپ کے معجزے ہیں۔ ویسے ہی کرامات خواجہ بزرگ معجزہ آنحضرت مگر میں پیدا ہوئے
 اور اسی دیشم مسکین تھے۔ نہ زرنہ لشکر۔ نہ ہا بمقابلہ ہزار باہمت رسالت و جمیت
 خدا وادیت احرام کو جو کہ بیت الصنم تھا بیت اللہ فرمایا اور عرب سے کفر کو برباد کر کے

کرامات

کرامات

کرامات

کرامات

اسلام سے آباد کیا۔ مورخان کفار تک لکھ رہے ہیں اور چودہ سو برس سے سارے جہان کے
 آدمی کہلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں یہ بات فرضی مصنوعات و فرضی موقوفات سے نہیں ہے
 اور نہ یہ سچہ چرایا ہوا ہے یہ بھی یاد رہے کہ کتب اہل اسلام و کفار سے بالاتفاق مستحب
 اور بلا خلاف احد سے ثابت ہے کہ جو کس لشکر اسلام نے فتح کیا اور کس نے روٹی دی اور
 مشایخون نے ترٹی ڈالی اور بالغ نظران علوم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جیسے کہ مشریت
 بنا اول و مسجد جموں ہے ویسے ہی اجمیر شریف پہلی بنیاد جہان و جہاں عبادت جہانیاں
 ہے وہ منیب و محل غیر آباد ہے آب و دانہ یہ نہ نایب مقام آبادی عبادت گاہ اہل ہندوین
 ہے یہ وہ جگہ ہے کہ دراجمیر ایک بین تقدیر و تالی کیا مقدر ابدی ہے اور ہندی اور عربی
 جمیع حضرات و عبادین میں اور قالیسا در ایک جان میں چنانچہ بعد کر شش جیب تر نزل
 واقع ہوا سردار عرب آئے اور کرشن در اور کا گئے (۱) کہ اس وقت حضرت خواجہ بزرگ
 ہمیشہ مجروح و بیمار تھے کیا ہوا جو چند سے باہم چہرہ درید حضرت خواجہ عثمان و حضرت خواجہ
 قطب صاحب رہے اور آخر کو اسل ہوا کہ عثمان زیادہ قیام ہوا وقت اجلاس جلسہ اور وقت
 اخلاص تخیال تمیز میر کیا اور عالم تفرید میں جب عہد امیر جلالت فقیر خلوت میں جب آپ
 ہند میں آئے تھامتے اور غریب لوطین میں جبکہ اجمیر صدر دین عجیب کہ جہان مجروح و زوی انکس
 گذر سنوئی خواجہ بزرگ بذات وادب و دل وافر ہوئے اور دعوت اسلام کی کی اور اس شہر دہ سے
 کہ بوجہ دست تھری چوکیدار دن کو خدمتی ہے قبا کو کہے کہ گنا اور اونٹوں کو باندھا شہر کو کر لیا گیا
 راجہ نے سرفردمون پر کہما اچھیال مرید ہوا راجہ متھرا نے سیر کس راجہ کو سول کو قتل کیا اجمیر کو
 فتح کر کے تسلط کیا خواجہ بزرگ تنہا سے کچھ نہ بولا لاکھ دار و مدار آپ کے ساتھ تھے اس
 مدت دراز کا لحاظ خط شاہد ناطق کرامات خواجہ بزرگ ہے اس کے منظر شاہد عثمان کرنا ہوا

کرشن در اور کا گئے

گرامت خواجہ بزرگ کو متعدد دیکھتے ہیں اور بسین اہل عرفان متحد و منین ہیں ہر گرامت آپ کی
 ہجرت و اعجاز سے وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت پیدا اور پیدا ہے سید الطائیف عالم
 خاص بنجرت عادات خواجہ بزرگ جہاں و جہاں میں تو جہاں ہے اجیر شریف سے بیت العزم صمد
 معلیٰ جہاں سائی اہل العزم یا اور عجم سے کفر کو کافر کیا تمام جہاں کے اولیا کی ساری گرامتیں
 اس اعجاز کے پاس گنہگار ہیں یہ بزرگ پیغمبر ان مابول العزم کے کیسے یہ قدرت عطا نہیں ہوئی مثل
 خواجہ بزرگ کے کوئی اولی الامر اولیا چارہ و خالودہ دین نہیں اللہ اللہ اس اعیان میں کیا کائنات
 ہے سے گرامت و شہادت سے فائدہ انھیں حال ہے خوش ہوں کہ بات میری سمجھنا محال ہے
 نیمہ شرف اور بزرگی نصیب ولی ہر قدم آنحضرتؐ ہے پھر کسی کا حصہ ہو سوائے آنحضرتؐ
 خواجہ بزرگ کے کوئی مالک و حاکم دنیا و دین نہیں ہے۔ فافہم

فصل اول
 بچہ گرامت

فصل اول عالم حارات (۲) گرامت علویہ مزار خواجہ بزرگ پر عمل نصیب ہے
 یہ بات کسی مزار امیر و فقیر عالم کو از زبان آدم تا ایندم نصیب نہیں ہے ہر شاعران لغوی
 مشاہیر معانی نہیں ہو سکتے یا قوت زمین سے اور عمل پہاڑ سے نکلتا ہے یا قوت احرار
 کیا اب و شہر لوگ یہ ہے شاہوں کا متمتع بوقت دربار یا قوت ہے اور شہنشاہ کا بوقت
 صدر شہر لعل بصیر یہ کیا ہے صبح۔ کہ خواجہ بزرگ شہنشاہ عالم و آدم ہیں اور لعل
 یا قوت سے صاف و شفاف و رنگین و سنگین ہوتا ہے اور لعل بے لال ہے آپ چشتی لعل
 شب چراغ ہشتی ہیں یہ رنگ جیتہ آل عبا ہے اور صاف و شفاف ہونا تعبیر بصفت ہذات
 ہے اور سنگینی دلیل حکومت دینی اور لعل ہو جسے سزاواری سلطنت ظاہری و باطنی
 حضرت خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ یا قوت بوقت ہے دیکھا حضرت علی سے
 زمین باتیں کرتی ہے آئندہ بوقت ہے سجدہ شکر کیا اور فرمایا بشارت ہے چھوٹا آل قیری پاک

گرامت علویہ
 (۲) گرامت علویہ

اور خاوند تیرا سب سے بہتر ہے نوید ابدی ہو چشموں کو کہ یہ امت آنحضرتؐ و جماعت خواجہ
 بزرگ، مین مین جو نبی الثقیلین و قطب کونین خاتم سیدی و سرداری مین جیسے امت
 منجھڑی کو سب امتوں پر شرف ہے ویسے ہی جماعت چشتیہ کو گراما زاد مین جیسا کہ
 کا حق ثابت کیا جاوے گا۔ (۳) کہ امت جو اہر یہ کسی شیخ نے اصحاب جلسہ سے فرمایا کہ
 رد آستانہ خواجہ بزرگ نسبت جو اہر ہے خادم شیخ کو طمع دانہ لکھ رہی اور وہ حاضر آستانہ
 خواجہ بزرگ ہوا اور زیر آستانہ بنو نہ ہے اس مین بحر کنکر کے چھ ندیاں بہا لیکن پچھلے اُس نے
 ایک مٹھی کنکر لیکر حاضر خدمت شیخ ہوا اور عرض کی کہ رد آستانہ خواجہ بزرگ مین ایک
 جو ہر نامی نہیں یہ کنکر نشانی مین دیکھا تو سب کو ہر جو ہر بے بہا تھے یہ کہ امت شیخ
 موصوف اعجاز خواجہ بزرگ ہے سہ فکر مین بقدر ہمت دوست۔ فرمایا آنحضرتؐ
 دامن کی اشیاء کو ساتھ یہاں کی چیزوں کے قیاس نہ کرو اور فرمایا جنت و جہنم میدان ہے
 تمہارے ہی ریاض سے ریاض ہے اولوع بندگی انہار و اشجار و مکان و سامان و حور و ملک
 مین عیاں ہا ظاہر ہے دوزخ مین بد و کفر و مہمپ لہو آگ تیز پانی گرم صورتہ افعال مین۔
 اور فرمایا زاید باتوں سے دل تہرہ ہوتے مین اور بات پتھر سے ہی بدتر ہے ظاہر ہے کلام اللہ
 و اہل اللہ سے دل نرم ہوتا ہے اور حکم قول مردان جان دار و بلکہ جہان دار و ہر سخن در پرستیم
 قولہ قل لای تمنا قلیل کم قیمت نہ خرید و اور منزل معالی اصولاً و عقلاً و نقلاً منع ہے مخور فرام
 وہ جلسہ خرید و فروخت جو اہرات نہ تھا پھر ذکر جو اہرات سے کیا تعلق قرینہ پر ہی نظر نہیں ہے
 مہ نظر تو مطلب ہے مین چہ میگوریم طبعی را چہ می سراید۔ بی کہ جواب مین چہ طرح سے ہی نظر
 آتے مین علامہ ازین یہ بھی نہ سوچا کہ اہل اللہ جو ہر نہ نہیں اہل رد آستانہ خواجہ بزرگ
 حقیقی کا ذکر نہ مجازی کا جیسے وہ جو اہرات حقیقی کے نظر نہیں آتے ویسے ہی ان کو

نکات اخلاقیہ

از باب اول

ایک چار پر نظر نہیں ہے جیسا کہ ظاہر نظر آ گیا ہے نگر خواہر ہو گئے تھے باوجودی کہ خود راہی خیال
 نہ رہا ہے اور خیال خدا خودی خدا میں ہے اور خودی خدا خدا ہر شے لاشے کا و خود خیالی ہے اور
 کائنات ہے کائنات کی خام خیالی ہے و خیال خستہ مخدوم کا بہتر تھا اور خیال خام مخدوم کا بہتر تھا
 حق و باطل چنگ و خامی میں ہے نتیجہ خامی کا ناز ہے اور چنگی کا نیاز ہر ایک بہ ناز خود شمع
 ہے کوئی دل میں ہے کوئی ذیل میں منافق کی یہی نشانی ہے کہ اور کوئی ناز کی تیر نہیں ایک نشہ
 در بندہ پر ہے ساہو تیرہ اور جاسے خاشو نیہ مجسم شیطان ہے جو لوگوں کو تیرہ عسکر اور
 کرے۔ ناز سلطان نہیں ہے مقید و عدا و وعید ہے۔ کوئی ناز پر ہمارے حق ہے اور کوئی ناز
 ہے پر ہمارے حق ہے بانی بحث طول و طویل ہے بسم اللہ ہی غلط ہے۔ حلوہ خورد و زار و دی ہا
 یہ بات ہی جدا ہے۔ برعکس ننند نام زنگی کا نور فرید۔ یران خادم کی عقل پر کیے پتھر ہو گئے
 تھے وہ یہ نہ سوچا کہ رود و نوی میں پتھر کا ہونا چاہیے نہ خواہر کا منسلک منسلک ہے گا کیا منعم
 ہے ساعت اطمین سے آنکھیں پتھر گئیں ہے طبع بُری بلا ہے بفرض طبع خام خواہر ہو گئے
 پر یہ تو سوچنا ضرور تھا کہ موکل و چوک پر مقرر ہو گئے کہ جہاں زرد خواہر ہوتے ہیں بند و بست
 ہوتا ہے نہ امید کا پروانہ نہ تفریق کی پروانگی مجھ کو کون لینے دیکھا ایسے آنکھوں کے اند ہے ہر شے
 پھر کے کون ہیں۔ ہمیں تم میں جہالت و حماقت و سفاقت و ظلمت و ظلال اللہ عناصر اور مجسم شیطان
 کے ہیں اور جہاں اسکی سمجھ میں دیگر نیست ان شیاطین گندہ ماتر اسٹ کا ٹکے اور کون کو
 یہ سمجھو کہ بفرض حرص خادم جو دمان بند و بست نہیں ہے تو کسے چوڑے ہو گئے
 اور نصیحت پر وجہ قلت کے ہے نہ کثرت کے میرا کہ طبع بہر و تقدیر جو اہرات سے خالی اور ہر
 پر ہو گا اگر وہ جس بندہ حرص و طمع اور واد سے امت کذب و گمان بغیبت و شتم جو ہر شے دہی
 بخند و شتم خواہر میں۔ اہل دغا کے و حیا میں ماتر کا لے اور دین میں۔ سیاہ ہوتا ہے

کون شخص ایک خاص خدمت پر کیا ہوتے ہو تو خدا و مہربان پروردگار کوئی چور سے نہ کرے جو اس کے
 غیر غرض نہ کرے نہ صورتوں گناہ سے کیسے نکالے نہ روزہ توڑا کسی نہ شکر نہ بایستہ
 شکر کہ یا خود سے بخت تو شکستہ روزہ میں سے نہ انشائی حرام و حلال ہیں اس جو عتہ ہوتا ہے
 امام سفیانہ عتہ لایقین کہ خادم نے قول شیخ کو کہ وہ کتب ہما سچا بجا واجب تصدیقہ کل ان جسمانی
 و تکلیف لال مالی کو اٹھایا یا مانداری اور یقین خادم کا علم اسکے عمل سے بایستہ و غور فرما جس کہ
 شیخ کو جو چاہے اور جو چاہے کو چہ چاہا سر اس پر ایمانی ہے اور سچا ایمانی بین یقین کا کیا کام ہے
 وہ تمام علم اور عقل سے بے نصیب ہیں مگر یہ سفیانہ لاکہ ہو گوگون کو فریب دیتے ہیں اور غرض
 ایمان و یقین بتا رہے ہیں ایمان کا تعلق حقیقت سے ہے اور یقین کا علقہ نقصان سے ہے
 قائم رہا ایمان و یقین سب کا حاصل ہے علم یقین یہ ہے کہ کچھ علم سے کہ وہ جہل سے گزر چکا ہو
 جبہ نقصان سے قائم رہیں ہو تا زراعت تجارت لازم سے کچھ جان کر انجان بچا رہیں
 یہی امر سب مشکل ہے اللہ تعالیٰ تکلیف بدنی و مالی فرض فرماتا ہے ف ناظرین متفقہ انشاء فرما
 کہ جو فرائین کہ عقل و علم و عمل سے بے یار و مددگار ہو سکتا ہے اور ذکر الہی کا رحمت ساتھ ایسے اقسام سے
 نہ ساتھ نہ شاعر کے نسبت تران کے جو کوئی بات سوچتی رہے ہی انوت ہو جائے جسے ظاہر
 ہے کہ انہیں ہی معرفت ہو اور ہم من رسا مشروف پس میں ساتھ نہ شاعر کے اور راگون کے
 متوجہ ہو جائے اور اعتقاد کرانہ کا نہیں رہتا بزرگی ذکر کی اور بزرگی بزرگان کی دونوں بالائی
 طائرانہ و لایقین ہوئی ہے کیا اچھا شعر خواہ اور اس قول کی راہ ہست خدا ہے اللہ تعالیٰ انشاء
 کہ سب شک ادب فرماتا ہے کہ آپ سے یوں فرمائی یا ایہا الدین یا قن یا ایہا الرسول یا طے و لایقین
 کہ بزرگ محمد احمد فرمایا ہے ہر شے میں محمد احمد سے ہزار بار بیشویم زبان نہ شک و گواہ
 ہر زادم کو یقین کمال ہے اور ہست ہر ایسے ہے اور ان سے لایقین ہے اور لایقین ہے

سنواری و نبویہ - درود - نیاز - شہید سی عاشق رسول بعد سب کے دیوان
تھے ادب انھوں نے نگاہ رکھائیہ نازل نہ شاعر نے ولی لغت گو ہوئے۔
رحم ناسور ہو کر بہا ہے قحط سالی و طاعون عام ہو اسچہ یہ اسی شہادت اعمال کا
سند اس رواج ناچیز کا فرض منصبی و امر تدروی ہر مسلمان کا ہے جیسے کج
بیوہ کا مسلح ہے جو کرے تو ثواب نہیں چونکہ کرے عذاب نہیں چونکہ ہند و دلی کے اتحاد سے
سنت کج کو نئی تیرہ عیوب ایجاد کیا نقل ہی کے خلاف نہیں عقل کے ہی مخالف ہے بارہ
کس شہرت سے عقیدہ کرتے ہیں یہ مقام غیرت و نبوی تہامیہ کے عقیدین پر غیرت کہا لے آگے
سازگی معیوب ستاد مرغو کیا کہ نہ بغیر لی کا طول ہو گیا شاعرہ نہ موم محفل مدح محمود -
کہ شریعت کچھ روہ ہو گیا بمقابلہ علماء و فقہاء و سفہاء اپنا جلتے قایم کیا جو اسکے اسناد میں
سعی کرے گا وہ نئی سنت ہے اور جو اسکے رواج میں کوشش کرے گا وہ شیطان ہے اور جو
سنت کا ثواب جملہ عبادات سنت زوائد مستحبات وغیرہ سے زاید ہے - ظاہر ہے کہ جملہ عبادات
و ثواب بڑے کم درجہ ہدایت تبلیغ رسالت ہو جو کوئی کوشش اسناد میں کرے گا بقدم انبیا مستحق
ثواب انبیا ہوگا اور مرتبہ اسکا صدیق و شہداء میں ہوگا اور جو اسکے اجراء میں سعی کرے گا وہ بہر
شیطان مستوجب عذاب شیطان ہوگا ہدایت کرنا رحمانوں کا کام ہے اور گمراہ کرنا شیطانوں کا
کام ہے - ہر بد و نیک کوشش اسکے باصفا - ولیکن میسر الذمیر مصطفیٰ قیام ہو لو و شہر
میں آنا فنا کا قیام ضرور ہے - کیون عقل و دین کے ماتم ہو کر پیچھے پڑے ہو تو کہ آنحضرت
کا زمانہ اندک ہے اور ایک آن کا حضور ہی ممکن ہے - آپ کو تو غزوات و فتوحات مطلوب ہیں
فصل دوم عالم نباتات (۴) کرامت رمانیہ و حیدہ کلی جب سفر سے بخدا منت
آنحضرت ص حاضر ہوتے برای نذر شاہراہ گان میوہ لائے اور حضرت جبریل جب حاضر ہوتے

تو بہر زلف و چہ کلبی نظر آتے۔ ایک روز آنحضرت کی گود میں حضرت امام حسینؑ تھے حضرت بصریؒ
 آئے اور کچھ مہرہ نذر کیا حضرت امام حسینؑ وحیہ کلبی کی حبیب و ہمدرد ہونے کے حضرت بصریؒ
 نے بعد معلوم کرنے کے مانتہ طرف آسمان کے کیا اور انار بہشتی نذر کیا خواجہ بزرگ کو وقت حضرت
 بسند و دل بہت آنحضرت نے بھی المیہ بیداری انار بہشت عطا فرمایا یہ انار لوح طلسم
 تھا برای نام سن لیا کہ خطاب خواجہ بزرگ کا عطای رسول ہے اس سے کچھ عرض نہیں کر
 کیا کام عطا ہو گیا اب بے تک سمجھے میں اور اب کیا سمجھے انار یا قطبیت یا صوت مطہر
 یا نصب صفت یا علیت کہ وہ وصف عطا ہے فرمایا آنحضرت نے جو شہرہ وادے کو استفاد کیا
 کہ سنتے اور کہتے اور وعید کذب کی لعنت ہو جو ضد رحمت ہے اور ذکر برای رحمت کے ہے جو
 ذکر بطریق ذکر نہ ہو گا رحمت ہو گا طریقہ ذکر کا یہ ہے کہ اوس سے اقتباس کیا جاوے نہ یہ کہ
 غریبیاں و نعمات کیا جاوے یہ انار دو زمین جہان سیر میں عالم خور و دین آدم ہے بالغ نظر
 علوم انار کے گوشوں اور پہلو اور دالوں سے دانائی اقبالیت و ولایت و ملک اصیابی و معالی حال
 کرتے ہیں ہر ایکہ کرامات میں ہزار ہزار اعجاز میں ہر قطرہ باران کرامت خواجہ بزرگ کا سند
 خرق عادت ہے۔ سمندر بہت سمندر ہے۔ گلستان کند آتشے بر خلیل ہا اگر وہ ہے بانٹش جو
 زاب نیل پہ پختہ مغزان عشق و روشند باخون عقل سے اعجاز خواجہ بزرگ کا تعلق ہے۔
 نہ اہل مبالغہ و سبقتی سے اولایت افضل من النبوت خواجہ بزرگ ولی ولایت آنحضرتؐ
 کے ہیں ولی مشفق ولایت سے ہے ولایت محمدی ایک درخت ہے جسکے ثمر نورس خواجہ بزرگ ہیں
 (۵) کرامت شجرہ۔ جملہ امور ضروریہ زمانہ مستقبلا باخبار و آثارناضیہ لعل العلی و فہم ملک العالی
 ثابت ہیں آنحضرتؐ نے برای آزادی صحابی جو باغ لگایا تھا اس میں ایک نخل کی داب حضرت عمرؓ
 کی تھی وہ بار آوروا آنحضرتؐ نے فرمایا اس درخت کو دے دیا تھا حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ میں

تو بہر زلف و چہ کلبی نظر آتے

اگرچہ بھینسین کے لئے منہم بھود خاص کے اور فقہین کے لئے ابھر چکے ہو خشاک و سخت گرمی کے سبب
 دیکھئے۔ اور کسیرین کے لئے بھی شتر نہ ملو کہ اور معلوم میں میرزا علی قلی خان کو کبھی راجہ
 اوٹون کی شہرک متی اب خواجہ کے فقیران کی خانقاہ سے اس مجاز کی سید حقیقت پر اس حقیقت
 کیا حقیقت ہے کہ اور پہاڑ سے سخن شناس نئی ای پس خطا انجامست (۷) کرامت
 اسدیہ۔ پہلے عہد علاؤ الدین خلجی سے جہان اب درگاہ شریف ہر بن شیرون کا مسکن تھا۔
 مزار پر انوار خام تھا۔ اہل سنت جہ پڑی چلے آتے تھے مرغ چار مزار شریف پر چڑھتے اور جہان
 درخت برنا سے قربانی کرتے اور میٹائی بوقت رخصت منت داؤن کو برائے جو تر کا دیتا تھا یہ
 قدیمی بات ہے۔ لات جو کہ سنتو کہتے ہیں جو لنگہ کہ شریف کا ہے۔ اچھا جانور قربانی اور جو ہے
 سہ سالہ کہ کھتہ میں اور میرزا حررہ اور پہاڑ نذر کو کھتہ میں وجہ تسمیہ اجیر کی یہ ہے
 فصل چھ مزار عالم عنقریات میں۔ چونکہ عنقریات میں مزار دار تو برین عنقریات کا اس عنقریات
 نشوونما ہے۔ اور زمین تحت لطیفہ اخفی ہے۔ پس تحت لطیفہ قلب و نفس ہی ہے کیونکہ اخفا قلب
 جلا لطیف ہے اور یہ ہی لطیفہ نفس ہے۔ (۸) کرامت تیسری۔ مزار پر اولاد خواجہ بزرگ اجیر
 شریفین ہے اور رودہ منورہ آنحضرت مدینہ مقدسہ میں۔ سو فوٹان مزار شریف اقلیم صین میں
 سو ای مان دولون مزار متبرکہ کے چین میں کسی نبی و ولی کا مزار نامی اگر اسی نہیں جہاں مساجد ناب
 بیت اللہ میں۔ مگر مسجد نبوی ناب خاص بمنہ لمہ منہ ہے جیسے اسم ذات اللہ و صفات حق جل جہان
 دیکھو مساجد مثل رحیم عام میں مزارات اولیا ناب عام مزار شریف آنحضرت کے ہیں اور ناب ناب
 خاص مزار خواجہ بزرگ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص میرے ہر مرد و عورت پر میرے علم سفینہ میں
 نہیں دیکھتا تو میری معرفت ہے جو سینہ بہ سینہ لب لباب اور فرمایا لب لباب کہ جو علم کو اگر شخص میں
 دم نہ تھا وہ دلی نقیض آئی ہواری ظاہرہ و باطنی باہرہ و باطنی باطنی جہاں مرکز کیا باطنی و باطنی

کرامت چہارم

کرامت چہارم عالم عنقریات (۹) کرامت چہارم

(۵) کرامت اخیر احمدیہ کو بی سپارہ بکالت نمودید بخشنور خواجہ بزرگ حاضر ہو کر لین فرمادی
 ہو اگر انداختہ اسے عظیم الغیب ہے اور حضور پر دشمن ہے میں نہیں عرض کر سکتا کہ کیا گناہ درمختہ
 مجھے اسیا نرزد ہو اسے کہ جسکے مقابلہ میں نظام حکم میری جلا وطنی کا ہو اسے۔ بندہ ہر دم عطاوار ہے
 یہ کہ کیونکر عرض کروں کہ وہ امر معنوی باطل اور یہ حکم ظاہری حق ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ
 میر خلیفہ و متوال سفر سے قاصر ہے اور بے سپارہ و پناہ حضر میں عاجز۔ نہ پای رفتن نہ جای ماندن۔ از کد
 خود پست جان بادل نالان میدا ملک مجازی سے بدر بار مالک حقیقی داد خواہ ہوں سب آپ میں خواجہ
 حسین الدین حسن مدد خاص اولاد نبی و آل پاکہ بخشید۔ آپ فقور جہان ہوا در خاقان زمانہ عظم
 گزرا ہے حاکم ہے سب دنیا کی بختیں۔ خواجہ عثمان کی خاطر خواجہ نطیل الدین کے۔ کون ہے فراموش
 میری کا جز نشا و زمیں۔ چاہہ کنہہ را چاہہ در پیش۔ اور تیر دعا علی مضطر لیکن ذی شان خواجہ بزرگ
 ہر وقت اجابت پر پہنچا اور حکم گوئی سے گریز کے نشانہ سم تھا ہوا۔۔۔ ناظرین غور فرمادیں کہ یہ تیر
 کسی تقریر نہیں ہے۔ غایت عرض نہایت عرض یہ ہوگی کہ مجھ کو حاکم ناحق شہر بدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ
 سے بر اسد آجیکہ صفائی چاہتا ہوں یہ مسکین اس سزا کی سنگین کا تحمل نہیں آگئی توجہ سے بجات
 پاسکتا ہوں ہر سہ عبادت کے مستعمل واد ہے مگر تقریر تیرا تحریر تحریر میں نہیں ہے وہ مطلب موجود ہے
 آخر وقت بوقت میں سے مطلب نہیں بدلتا اور جو اختلاف سے خلافت ہو وہ کسی ہی عبارت ہو سراسر لغو ہے
 نظم و نثر کا ادب معانی اور وحدت معنی سے خارج ہونا نہیں چاہئے۔ عام ہے اس سے کہ کسیدہ سے
 مسئلہ اصلی امتدادی ہو یعنی اصل مطلب سے جو ذکر کرامات سے مقصود ہے طبیعت سامعین کی مبرقع
 ہو اور لفظی اور شاعری میں ترشح ہو اور موقع اقتباس کا ہر جاد سے۔ ذکر کرامات گل بجادی نہیں ہے
 خوش شاعری اور طوالت پسند یہ ہوا یہ ذکر دن میں مدعا فکر ہے غور فرما ہے کہ ایک با شہر خط سبقت
 ضمیمہ نہایت نجیف جسکی صورت کو دیکھ کر دل سنگین ہوتا ہوں کہ نثر ہو اب ایک نثر کی گئی کہ مستحق

(۵) کرامت اخیر احمدیہ

کا نور جوئی بہر کمال ازاد کیفیت بیقرار و اضطرار جسکے دیکھتے سے خراج شکر و تحسین ہو۔ و نور جوئی
 غزل لکھی بہر خواجہ بزرگ کے قدموں میں سونگون ہو کہ مثل ایڑا ہوا سبک و چاروں پر ہفتہ ہفتہ
 خواجہ شمس رحمان صیبت تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ ایک فقرہ فقرا و فقرا ایک غزل میں یہ ہیں کہ میں نے اس شعر کو
 بجائی رحمت رحمت کیوں نہ ہو یہ تو ایک ادبی گمراہی ہے اس پر تھیں پکارت ہو اور بزرگ نے فرمایا تو
 تو نے۔ فل جہا الخی نور الحق الباطنی۔ ایسی نقاشی ہے معنی و شاعری کی لیتنی سے فریب عذاب
 سبالتحریری نہیں ہوتا ہے بلکہ مستوجب عقاب لغت بھی ہے اس لیے۔ فتوح باطنی و معنی کا حکم لا الہ الا
 مقدر و ما لا الہ الا شرطا ذکر ہے یہ امر ہے کہ چوتھے اور شاعری اور مفاہیر بات اور زاید کہ ہے
 پر ہرگز کیا جادو سے بے غسل کی غار حرام ہے۔ یہ دو صفیہ صرف بہ نظر خیال ہی سیاہ کسمین اور جھٹکا
 بہ خیال ہے کہ خواجہ بزرگ کو مشغور و بجای وطن میں لوگ متفقہ غمناک حال و وجہ غمناک کہ کیا ہے
 ایسے جہاں کے لئے ویسے ہی سفہا ندرہ میں سے گر آپ چاہے نصرتی نہ پاک ست + جو دہرہ ہوتی
 چہ پاک ست + اللہ تعالیٰ ذکر اہل سفہا سے محفوظ رکھتا ہے۔ ذکر ستاد کو نصیب نہیں ہے اور
 جو کہ دعویٰ قیام وطن ہے اس واسطے بہ عنقریب خاک و خور ہے ستاد میں گم شدہ ملک خدا جو گرفت
 جیسے مقدمی دیسے نام (نہ) کرامت ارضیہ۔ زمانہ قیام و جمیع خواجہ بزرگ کو حرمین شریفین
 میں و بکاف عن تحریر و کرامت متاخر جو کہ ایک وقت میں دونوں جگہ ہونکی شہادت متفقہ نہیں ہے
 اسلئے یہ کہ امت قطع الارض ہے نہ نجد و امثالی وغیرہ محض کرامت تحت لطیفہ سر ہے اور جہا
 جہا شے کی بانی سے ہے (ان) کرامت کافوریہ۔ حضرت علی معہ لشکر دشت بنے آبین گندہ
 اور اہل لشکر تشنگی سے جان بلبہ ہوئے وہاں دیرین جو راہب تھا اس سے دریافت کیا معلوم ہوا
 کہ بجز تین فرسخ پانی نیگا یہ سنکر سب بیتا رہے۔ حضرت امام علی نے فرمایا کہ فلاں جگہ کھودو
 جب کھودا اسلئے پتھر کی نظر آئی۔ حضرت سنانیہ سکرا + و شیرین نوشہ دار و خوشگوار

مختصر اول تذکرہ

مختصر اول

آند درخت جو ممکن نہیں کہ کٹکٹش ہو بلکہ ہشت و مہشت ضروری ہے خدا عسکر الہی دیگر فرزند شعیب
 باوقات گرمی و سردی جبکہ بگڑے تنگ ہو اور مرد و عورت بچے لڑکے جو ان ہندو سالیان اور
 و فیض و شریف سب کا ہنگامہ ہو مگر کیا مجال ہے جو ذرا ہی شور و شہر ہو ایک درخت کے پتے بات بگڑنے
 کر آٹھانہ باہم درمیش نہ ہمدگر گوش حس خرق عادت میں عقل کا کیا کام ہے دخل و مقولات سپہ
 مقولات میں قدرت خدا نظر آتی تھی برای العین کچھ ایسا نظر آتا تھا کہ یہ سیریاں بالکل خالی پڑی ہیں
 نردبان آمد درخت ادھر ہی ہے جسکے ذکر کے لئے نہ حرف میں نہ صورت (۲) بہ نسبت سیریاں کے جو
 چارہ کی وسیع ہے جو نہ محض اجتماع سپکا ہے بلکہ اعتقاد بہت ہی ترنگہ تو سب علیحدہ علیحدہ ایسے
 کٹرے ہوتے تھے کہ سب آدمی لائین باخراخت پھرتے پھرتے کہیں نہ چند آدمی سے زیادہ کیونکر
 نہیں چوتے تھے (۳) درمانہ چاہے بہ نسبت اس گڑھ کے ہزار حصہ فراخ ہے چسپ چاروں طرف سے پانی
 بھرا جاتا ہے اور طرف آپ کش بہ نسبت آبخورہ کے نہایت بڑا ہوتا ہے جو کیوت چاہے پر معمول سے زائد
 لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہم تکرار ہوتی ہے کہ ہم پہلے آئے ہیں بہت دیر سے کٹرے میں اب ہمارا پیر
 اس گڑھ پر کہ ہو بقدر کٹورہ کے ہے آبخورہ سے پانی بہرتے ہیں اور سبوتہ کے بہرنے کو دیر ضرور ہے اور
 آبخورہ بہر اور سوچہ بلبل ہوا آریا بہر گیا تو باخراخت بہرتے تھے جو یہ بات نہرلی تو جوارہ نکسا آنا
 شکر بہر ہزار دن آدمی کا جمع رہتا (۴) وہ حفر جیسا لبریز تھا دیسا ای لبریز لگا کی دریا کی رہتا
 خواہ بہر و خواہ نہ بہر و عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ جیسا آبخورہ اس سے بہر جوارہ سے یا کٹورہ خالی نہو
 لبریز ہی رہے مگر وہ بلبل ہی رہتا تھا (۵) نہ میان لگاؤ سے اور نہ پانی کی سوت کا شکر
 فیض چشمہ رستہ تمام سطح جوارہ خشک ہے اور اس کے برابر جو دوسرا جوارہ آدھ بڑا اور گہرا ہے بہرنے سے
 نہ کمی نہ اور نہ بہرنے سے زیادتی ہو بارہ ماہ جوارہ جاری ہو اور یہ سال رواں ہو اس صورت میں
 اور اس چشمہ کا جاری ہونا چاہئے کوئی نہر ہی جاری نہیں نہ نقصان ہے نہ طغیان خطا چشمہ کا

حاجت ہو جب تو جیب سے جو ضرورت ہو گا فوراً ہر آستانہ خواجہ چشتیہ اپنے ہیشہ سے (۶)
 چار ایک چودہ دوسرے حصہ میں پانی جمع ہوتا تھا اس سے سقے مشکین بہرتے تھے (۷) ایک سال
 انگریزوں نے انجن لگا کر اس جہانہ کا جو گرمیوں میں خود ٹوٹ جاتا ہے صاف کرنا چاہا پانی نہ ٹوٹا
 لاچار ہو کر چوڑو دیا اور محترف ہو گئے کہ خواجہ بابا کی کرامات ہے ف اس کرامات کو کیسے نہیں
 کہا کیا کہ یہ مذکور طول و طویں ہے اور اسمین چونکہ وہ مشہور بزرگی خواجہ بزرگ ہے انکی بزرگی کی
 اسمین گنجائش نہیں یہ تو وہ ذکر لکھیں گے کہ جبین برائی نام دو ایک سطر ذکر کی کہ اسکی اپنی تفسیر کی ہے
 اور غزل کہنا ضرور ہے اور مشہور تر کرامت خواجہ بزرگ و بزرگ تر خرق عادت یہ ہی کرامت ہے یہ ہی
 نذر اسمین نہ تو حجت کی گنجائش ہے نہ انکار کی سچا عت (۱۳) کرامت بجز یہ - جیب خواجہ بزرگ
 دریای اکت سے گزرے اور سکی روح سے سوال کیا کہ کیا تجھے کوئی مرد خدا گذرا دے گا کہ کما کما
 دو پہلے پور سے گزرے جسے ایک عبداللہ بسطامی میں اور آدھ آپ ہو - نزدیکان را بیشتر چرا
 خواجہ بزرگ کو اس امر کا خیال رہا جبکہ عبداللہ بسطامی بخد مت خواجہ بزرگ برای غلامی حاضر ہو گئے
 آپ نے بعد لاحظہ فرمایا کہ جھکو استقدرد و سوری کی جو تمہاری تلقین کو چاہئے فرمت نہیں ہے - اگر
 قطب صاحب گوارا کریں تو ادنسے طلب کرو چنانچہ خواجہ قطب صاحب نے غلامی میں قبول فرمایا اور
 یوقت وصال یہ نصیحت کی کہ الین قبر میری یا میں قبر شریف خواجہ قطب صاحب کے ہو چنانچہ یہ ہی
 صورت موجود ہے سر آپ کا نہ پای قبلہ حقیقی ہے عالمگیر نے قطب سے بدلاتھا مزار و سامی رہا
 ارادت و کرامت وہ ہے کہ عالم بیات و محات برابر ہوں ف اس کرامات میں نہ تو تفسیر ہے
 ز غزل - سخت قافیہ تنگ ہے - یہ کرامت ہی قلم انداز ہے مبائین کی تو ہستی ہی کیا ہے جو دم مارین
 با نفین کا انکشاف نیست و بالود ہے جو کمالی را جہر ہے وہ جانے (۱۴) کرامت سچا یہ - باتنا
 خواجہ بزرگ ایک جگہ ہے اس جگہ جو اہل دل دعا کرے بارش ہوتی ہے ف قریب درخت کمری ایک

(۱۱) کرامت

(۱۲) کرامت

خواب پر اظہارِ جمع ہو کر دعا بارش کی کیا کرتے ہیں شاید یہی جگہ ہو اور بالیوں میں ایسی دل کے
مقرر ہوں نہ جلا اقسام کی حاجت ردائی کے واسطے جدا جدا مقام مقرر ہیں جنکو ابن العربی
جانشین میں دیگر ذات شریف عنہما ہر جوا تحت طبیعت نختی ہے (۱۴) اگر امت سراجیہ -
مردم سید الطالیف خاندانِ چشتیہ کے خواجہ ابوالحاکم چشتی شامی میں آپ کا حرارہ رازا شام
سرمیدان ہو وضع حکم میں زیر آسمان ہے سر شام بر سر البین تربت بابرکت ہو این مانند گیند رو
کے خداداد خود جو جزا رخ روشن ہوتا ہے صبح صادق کو زیادہ ہوتا ہے اگر گیتی سر
باد گیر و چرخ مقبلان ہرگز نہیں دلت بدر بارعام بالائی مقام بادشاہ دن کو علم اور شب کو
روشنی نشان دولت و حشمت کی جو کرتی ہے یہ تو گہرا رات کو چراغ جلتے ہیں - گہرا شامی
ساحب تخت و تاج ہے چرخ مغلسر محتجج کو کیا نسبت اور جیب دنیا کی روشنی کے محتاج ہیں
نتیجہ کی روشنی کی کیوں استیلاچ نہیں - روشنی انورہ اسی سلسلہ سے ہے جس کا شاہی چراغ
روشن ہے - (۱۵) اگر امت خیسویہ حضرت علیؑ کے زکوان سے ظہور فرماتے ہیں کہ
آپ خود شریف لے گئے کچھ اپنے عمل نہیں پڑھائی فرات اگر گیت مبالغہ کی قدر مانی ہے
یہ انجاسوا سوا سچ گیا کہ ان انجہ خوانوں کی بڑی کتابان مکہ میر نہیں ہے درندہ شہزادہ
ہست مددہ موقع تھا حضرت موسیٰؑ اور حضرت نوحؑ کا قصہ قرآن مجید میں موجود ہے حضرت علیؑ
عمر اپنے اشارہ کیا تا اور حضرت موسیٰؑ کے کام بہا تھا قصین ہی اول اُمتی جو سید انجہ
بیان ہوا ہے چاہے ہے شاعر نہ جائے راقم نے انطباق باعجاز حضرت علیؑ کیا ہے اس میں جو
اُمتی راہ میں بخدا کے حیات باب و ہوا و اخذ ہے ایک شخص نے خواجہ بزرگ سے التجا کی کہ
میر نے پسر کہ حاکم نے ناحی قتل کیا ہے اس صدمہ سے میں بیتاب ہوں خواجہ بزرگ کاشتہ ہو
پر تشاہد ہے سید زلفہ ہر نیات شمر اے اب براہِ خطاب کی کہ ہے کہ آپ قلم برون بند

بابت اول نمبر

بابت اول نمبر

سے تا مرد سخن گفتہ بابت از عیب و ہنر متشخص ہوا۔ کیرن اپنی ناقابلیت پر قابل و گو
 گو کہ کیا۔ انگار کمال برای داد کا ملین کے ہوتا ہے نہ بہر تعریف جہلا کے نادانوں کی تعریف پر خوش
 ہے۔ اور دانوں کی جو شمع احمق تعریف سے کہ وہ جو ہے خوش ہو رہے ہیں۔ اسے نادانوں کو کیا
 آیت نفخت فیہم من نہ فرات قم باؤنی کرامت و عمل کی تیز بین کیا یہ مطالب ہے جہاں اپنی اور
 گنڈا گوید عملیات کرامات ہو جو جن اور عامل ولی بخاویں یہ تکرار و تاکید اس واسطے ہے کہ شہر کی
 شہر کرامت سے برہنہ کر دیا انجام اسکا بڑا ہے کس نیاید زیر سایہ پوم + وہ ہمارے جوانی و شو مند
 و ہا ہا کہ کرامت سے کیا ہے۔ کسی زار کے بچے نے درگاہ شریفین پیش کیا وہ حرکت کیا۔ اور کسے حاضر
 حردہ کو یابین خواجہ بزرگ رکھا زندہ ہو گیا۔ پھر اپنے بشارت دی میرے ہاں وہ رہ گیا جو مسرور
 ہوئی و مراد لیا کہ سلطان فہرے لاشہ نکال کر تار آکر پر پر پر دو چھوٹے ایسا ہی ہوا ات بار کسے
 بھی کرامت سے کرامت ہوئی ہے خواجہ بزرگ سے اور کرامت حیات الہی ابد کرامت اکثر کرامات
 ہوئی ہیں کیونکہ زندگی کے ساتھ مشہور ہیں خواجہ بزرگ کی ہزار کرامات معروفت ہیں ہزار ہا کرامات
 کو بھی دیکھا اور متذکرست ہوتے۔ کون ولایت احمدی ہے جو آپ کی ہنر کی کرامت خوشی و شادی
 و سادہ لوحی کی بات جدا ہے نبوت کیا ہے۔ کیا دیگر اقوام الہی بارات کی باریک و ہزار کرامات
 کے متعلق نہیں ہیں۔ شہر آتش تحت لطیفہ روح ہے جو درایت حضرت زکریا علیہ السلام سے
 ابراہیم اس سے مراد ہے روح آتش عشق ہے (۱۱) کرامت شہید شام کو ہزار متبرک
 خواجہ بزرگ جو روشنی ہوتی ہے ہر لفظ اشعار و شعی کا قابل لحاظ ہے۔ آخر کہ شہر یہ ہے
 الہی ہمارے نور شہید دہائی + چرخ پشیمان راز شہائی + اور شمع کو معلوق ہوتی ہے خواجہ
 بزرگ میر الطایفہ مخرمین۔ کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہے کہ حسین دو سید الطایفہ ایک سلسلہ
 واحد ہیں ہونے کوئی ملت مطلق نہیں اور مقید بدو طایفہ ہے ایک کردہ انوایہ یہ لوگ

کرامات

کرامات

مخوام ہیں۔ اعمال انکا ایمان ہے دوسرے احوالی یہ جماعت خاص ہے دین انکا جان نثاری ہے
 سے چراغ اہل دل را روشن از روی تو می بینیم + ہم صاحب دلان را روی دل سوی تو می بینیم
 (۱۸) کرامت سبعیہ - بغداد میں سات فقیر ملت پوس کے نہایت درجہ کے قرائن و غایت درجہ
 کے صاحب ریاض تھے۔ ہر ایک اونے بعد چھ ماہ کے ایک جو کھاتا تھا۔ عیادہ انکے کہاں کے
 قایل تھے۔ خواجہ بزرگ جب رونق افروز بغداد ہوئے بمصرف خواجہ بزرگ وہ ہی حاضر حضور ہوئے
 خواجہ بزرگ نے کفش خود کو آگ میں ڈالادہ سلامت رہی وہ ساتوں ایمان لائے ت بغداد میں
 اس وقت تک یہ کیفیت موجود تھی۔ تو غلیوں نے یہاں آیت قلنا کو نہیں لکھا اور بعض نے ضمن اس
 کرامات میں بھی تقریر جاہلانہ لکھی ہے (۱۹) کرامت لائف - خواجہ بزرگ بامراہی عراق کے لشکر
 نامی میں بہرہ رشتائی روسیہ ان جلوہ فرما ہوئے مجوسان بقبیلہ شعلہ آتش شعلہ سلاہ میں تھے
 خواجہ بزرگ پہلے لآتش فرزوان میں داخل ہوئے اور باین اعجاز گیر حق دق رہ گئے اور یہ توحید
 خواجہ بزرگ جو کب مشغول بقبول مجاز نماز تھے متوجہ یہ کہ یہ حقیقی نیاز ہوئے یہ نماز ہے مسلایہ کہیں
 ہمیشہ کی طرحی نظر ہو گئی + خدا کی ادھر کی ادھر ہو گئی + سارے مجوس مسلمان ہوئے لاف کا نام
 اویس کا کیا نام ابراہیم کہادت اول مبتدع مجوسوں کو بقلب نہ بھی موبدہ کہتے ہیں اور بوجہ رزق ہار کا
 کہتے تھے یہ دستور ہے اور بڑا پانی گرائی ہے وہ بقلب نہ بھی انداز و بسبب زبان گرائی کے کہتے ہیں
 تختہ لائے عربی ہے نہ پارسی گرائی ان الفاظ سے اور نام و لقب پارسیوں سے کیا علاوہ اور
 از روی لاف لاری مختار کہتے ہیں۔ دوم ظہای دین جس وجہ سے مجوس کو آتش پرست کہتے ہیں عوام
 کو اس وجہ سے ظالم نہیں بروی الفاظ ظاہری سمجھ لیا کہ گبر آتش کو سیدو جانتے ہیں اسی کو گبر باین کہتے
 ہیں جو عبادت بلا تحقیق بروی عادت ہو شرک ہے اور عین بت ہے۔ برای بت عورت اور یہ بت
 بت عین بت ہے۔ فرمایا حضرت نے میری امت میں مجوس ہو گئے یعنی عادت پرست مجاز شرک

(۱۸) کرامت سبعیہ
(۱۹) کرامت لائف

[illegible]

فصل دوم شہداء عالم علوی میں۔ عالم علوی روحانیت و ملکوتی کی کراماتیں، بغیر استدلال عام فہم نہ کی
 سوا استدلال عقلی کے نہ ہو سکتا۔ یہاں ایک ایک مسئلہ منظر مناسبت درج ہیں تو کہ تعالیٰ احسن تقویہ
 مستطاب ارجح کا معروضہ نہ ہو نہ کی کیا ہستی۔ چہ ف مسئلہ علمی کو غلامی سے مستحق نہیں نہ جہلاء
 مریا آفت رشتہ سیرت سے صحابہ مانند نجوم کے ہیں۔ جسکی اقتدار و گے ہدایت پاؤ گے۔ علمای محققین
 لکھتے ہیں، یہ صحابی بڑے شہداء بحال معنوی، آنحضرتؐ سے پہلے سے وہ چند ہی ہیں انہیں اگر حرام ہے اور نہ
 بہتر نسبت الہی تو اسے اپار پر بندہ اولیٰ بقال آنحضرتؐ سے حاصل ہے جو ہل خواجہ بزرگسا کو باعقل شکر
 میں داخل ہونا باور کریں وہ کیا چاہیں۔ بعد صفوت بارہ نبی جلیلہ ہوئے اور بعد خلعت کیہ برزخ
 سے پہنچی اسرائیل میں بارہ اسباب حضرت موسیٰ کے بارہ نقیب حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے انہیں
 میں بارہ امام بعد حیثیت بارہ امام معصومین سے معاویہ وغیرہ اہل بیت سے نہیں۔ کیونکہ خواجہ
 بزرگ صاحب دلائل سے ہمہ میں آپسکے بارہ خلیفہ ہیں سہارے کی سوائی طبع زاد صاحب کی عظمت پر
 سیدۃ النساء خلیفہ نور میں۔ ف خلیفہ اکبری ہوتا ہے باقی مستحلف عمر آسمان ولایت خواجہ
 قطب صاحب ہیں اور فر زمین خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت آدم بدور قمر سید ابو
 ہیں (۲۰) اگر است دایمہ خواجہ بزرگ کے خادم حاجی علی پر کسی بقال کے دام دام سے پس
 بہت قرضہ ولایت و صل ادا کے ایک روز دونوں میں ایسی نگرار ہوئی کہ جمع ہوا اور یہ تصفیہ ہوا کہ
 بقال زیادہ دام کتا ہے اور فی الحال چاہتا ہے اور خادم کم دام بتا تا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔
 اسوقت ادا کرے تو مقبولہ خود خادم ادا کرے اور جو مطلوب بقال دیو سے وعدہ خود ادا کرے خادم
 کے پاس دام دے تھے بقال درست بگربان ہوا۔ اسوقت خواجہ بزرگ بشریف لائے اور آسمان سے
 دینارہ درم سے خواجہ بزرگ بقال سے فرمایا اپنا حق لے لے بقال نے چاہا کہ بقدر مطلوبہ نہ لے
 ہندہ اسکا خشک ہو گیا تو بے کی اور دام فیہ میں بندہ لے لے۔

خام

حضرت ابراہیمؑ عالم علوی
 اور فر زمین خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت آدم بدور قمر سید ابو
 ہیں (۲۰) اگر است دایمہ خواجہ بزرگ کے خادم حاجی علی پر کسی بقال کے دام دام سے پس
 بہت قرضہ ولایت و صل ادا کے ایک روز دونوں میں ایسی نگرار ہوئی کہ جمع ہوا اور یہ تصفیہ ہوا کہ
 بقال زیادہ دام کتا ہے اور فی الحال چاہتا ہے اور خادم کم دام بتا تا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔
 اسوقت ادا کرے تو مقبولہ خود خادم ادا کرے اور جو مطلوب بقال دیو سے وعدہ خود ادا کرے خادم
 کے پاس دام دے تھے بقال درست بگربان ہوا۔ اسوقت خواجہ بزرگ بشریف لائے اور آسمان سے
 دینارہ درم سے خواجہ بزرگ بقال سے فرمایا اپنا حق لے لے بقال نے چاہا کہ بقدر مطلوبہ نہ لے
 ہندہ اسکا خشک ہو گیا تو بے کی اور دام فیہ میں بندہ لے لے۔

فصل ششم عالم جنات میں۔ (۴۱) کرامت سعید۔ جیسے عرب میں درخت سے عورت کی
 پری بولتی تھی ویسے ہی ابھیر میں پتھر سے شادی جن بولتا تھاغت آنحضرتؐ نے خالید بن ولید کو
 فرمایا کہ اوس درخت کو قطع کر دین چنانچہ غزوئی درخت سے ٹکڑے لڑی اور قتل ہوئی۔ جب خواجہ بزرگ کو
 شتر بانوں نے اسے لایا آپ اور جو گنہ گار تھے کہ جہان اربعہ سے زیر جہاں تالاب اناساگر ہے جس پر تیکہ نامی
 مسجد کی دیوار ہے ہنوز کا تقصیب اور پرہیزگاری کا سبب ان وقت بطاخر ہے خاص کر اوس وقت میں اوس جگہ
 مخصوص تالاب اناساگر کہ جو اوس کے دین کا چشمہ ہے خواجہ بزرگ کو ہنوز مانع ہوئے کہ شادی ہو کر
 حکم نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ جارا
 لو اسے اور اناساگر سے پانی بھر کر لیا چنانچہ وہ لوہا بھر لایا اوس وقت تاج چاہ تالاب کیا پستان عورت
 دوزخ خشک ہو گیا اگر گھر گرام پڑا خبر جو کیداران و شتر بانوں کو لپٹی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا
 اور تھک عاید منہ جمع ہو کر جوار لادہ مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

فصل ہفتم عالم لایک میں۔ (۴۲) کرامت ملکیت۔ زید کو بزم محبت آنحضرتؐ میں یہودی خواجہ میں
 تنہا پا کر باندھا اور چاہا کہ قتل کرے زید نے کہا آغوشی یا جہنم۔ آواز آئی کا فرما زادہ اس آواز کو سن کر
 باہر گیا اور قتل ہوا۔ اور زید کو ایک شخص نے کھولا اور کہیں جبریل ہوں تھے یہ کرامت زید کی نہیں تھی
 بلکہ آنحضرتؐ ہے یہ ملکیت و تصرف ہے کہ بخود آواز از کاب قتل زید معقول تھا نہ یہ کہ اقدام سے
 درگزر چار عسل کا یونگ ہوتا ہے۔ ایک روز خواجہ قطب صاحب دہادشاہ دہلی جمع تھے ایک عورت
 یہ نہ لڑائی کہ جھگڑا خواجہ قطب صاحب کا ہے نہ نکاح کرتے ہیں اور مان و لفظ بھی نہیں دیتے
 خواجہ قطب صاحب نے کہا کہ یا خواجہ دیکھا خواجہ بزرگ موجود ہیں اور فرماتے ہیں اسے بچے کو نطفہ خواجہ
 قطب صاحب کا ہے اوس بچے نے عرض کی آپ کو دشمن ہے کہ حاسدون نے میری بان کو طع کر کے
 بتا دیا خواجہ قطب صاحب پر کرائی ہے معادہ عورت زمین میں سما گئی اور بعد قہر موسیٰ اور نون شمس

اور زید کو باندھا اور چاہا کہ قتل کرے زید نے کہا آغوشی یا جہنم۔ آواز آئی کا فرما زادہ اس آواز کو سن کر باہر گیا اور قتل ہوا۔ اور زید کو ایک شخص نے کھولا اور کہیں جبریل ہوں تھے یہ کرامت زید کی نہیں تھی بلکہ آنحضرتؐ ہے یہ ملکیت و تصرف ہے کہ بخود آواز از کاب قتل زید معقول تھا نہ یہ کہ اقدام سے درگزر چار عسل کا یونگ ہوتا ہے۔ ایک روز خواجہ قطب صاحب دہادشاہ دہلی جمع تھے ایک عورت یہ نہ لڑائی کہ جھگڑا خواجہ قطب صاحب کا ہے نہ نکاح کرتے ہیں اور مان و لفظ بھی نہیں دیتے خواجہ قطب صاحب نے کہا کہ یا خواجہ دیکھا خواجہ بزرگ موجود ہیں اور فرماتے ہیں اسے بچے کو نطفہ خواجہ قطب صاحب کا ہے اوس بچے نے عرض کی آپ کو دشمن ہے کہ حاسدون نے میری بان کو طع کر کے بتا دیا خواجہ قطب صاحب پر کرائی ہے معادہ عورت زمین میں سما گئی اور بعد قہر موسیٰ اور نون شمس

حضرت قدس سرہ... فی نفسہ نقضی عنہ... ہر جان انجان کو بروی ایجاد و بقا و فنا کے
 خوب معلوم ہے کہ ہوسے پہلے مرے۔ فقرای ہند میں ثابت ہے کہ خواجہ بزرگ تیسرے جگہ دو ایرو
 کے جوگی ہمیشہ ہیں۔ جہاں مرزا خواجہ بزرگ ہے یہ جگہ ہر جا کی ہے خواجہ بزرگ نے جب ایک قرن انج
 ریاضیت کی برہنہ ظاہر ہوا اور کہا کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا سچ کا پیچہ چوٹھ کا چوٹھ پیرودہ مٹنی ہو گیا
 یہ پیرودہ ستر قرن کے ظاہر ہو کر جو سوال کیا آپ نے فرمایا درود کا درود پانی کا پانی پھر مٹنی ہو گیا
 پھر بعد قرن کے جو ظاہر ہوا آپ نے جواب فرمایا احتقاق حق و ابطال باطل پر جانے کہا کہ میں معذور ہوں
 تم موجود ہو خواجہ بزرگ کو برہنہ ای موجود ہونے میں ف جملہ ملتوں کو علمای بے علم و فقرای بے علم
 ہوا کہ کیا ہے اس واسطے البور رسول ان کی جو فرمائے ہیں مگر گراہ نہیں مانتے تو کہ تعالیٰ امر یا بگ صفت
 لکھنؤ اللہ برہنہ تہذیب اعمال فقہ اور برای تزکیہ احوال فقہ ابن فقہا حریص عزت فقر اور دنیا
 اور فقر اطلس وقت فقہ برای ماسوا اللہ الی الذی نہ الی الذی۔ کو اپلا تہذیب کی چال اپنی ہی
 بہر لانت ہندوین پر انہم پر کمان ہے انکی فقہ و جوش و عقاید ایک ہے اور تاریخ و اخلاق و فقر و
 تصوف و اہل سبہ عجیب و غریب خواب دنیاں میں یہ فقریزہ کی ہے بھی بدتر ہے کیونکہ بے معنی
 اور بے لطیف ہے کہ کتب فاضلہ قابل ہنسی ہے اہل اللہ کی پرواز نامحرموں کو منرا و انہیں
 دیکھو ذات حق محبت اور کلمہ پیر ہے اور مرتفع فہم و دہم سے اسکو غور نہ خواہیدہ کعبہ کیا
 اور نافہ برنی خیر سے گل نیلوفر کائنات میں شبات کہلا کر برہنہ ہوا جس میں پیش پید اسکے جیسے معاش ہوا
 پر عبادت عقاید پر مستند عم سے و ہر ہی علم حادثہ غلام قدیم پر مقدم ہے جب دینان دہن ہوتا ہو
 دہی دہن صورت ہوا ہے مجاہد بشارت اور حقیقت وحدت دہن مضمون دہن مفتوح دین مست
 اور قرن سے معذور نہ اعمال وہ مخافت و خاٹ ہے (۲۵) کو امت سما نا۔ فتوحات اسلام میں
 دیکھو کہ ایک حکم ہے کہ اپنے ملک میں تہذیب کیا تھا تاہم یہ مسلمانوں چند مرتبہ اس ملک کے پاس چکر

(۱) مرزا قاسم علی شاہ (۲) مرزا قاسم علی شاہ (۳) مرزا قاسم علی شاہ (۴) مرزا قاسم علی شاہ (۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۶) مرزا قاسم علی شاہ (۷) مرزا قاسم علی شاہ (۸) مرزا قاسم علی شاہ (۹) مرزا قاسم علی شاہ (۱۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۱۱) مرزا قاسم علی شاہ (۱۲) مرزا قاسم علی شاہ (۱۳) مرزا قاسم علی شاہ (۱۴) مرزا قاسم علی شاہ (۱۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۱۶) مرزا قاسم علی شاہ (۱۷) مرزا قاسم علی شاہ (۱۸) مرزا قاسم علی شاہ (۱۹) مرزا قاسم علی شاہ (۲۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۲۱) مرزا قاسم علی شاہ (۲۲) مرزا قاسم علی شاہ (۲۳) مرزا قاسم علی شاہ (۲۴) مرزا قاسم علی شاہ (۲۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۲۶) مرزا قاسم علی شاہ (۲۷) مرزا قاسم علی شاہ (۲۸) مرزا قاسم علی شاہ (۲۹) مرزا قاسم علی شاہ (۳۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۳۱) مرزا قاسم علی شاہ (۳۲) مرزا قاسم علی شاہ (۳۳) مرزا قاسم علی شاہ (۳۴) مرزا قاسم علی شاہ (۳۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۳۶) مرزا قاسم علی شاہ (۳۷) مرزا قاسم علی شاہ (۳۸) مرزا قاسم علی شاہ (۳۹) مرزا قاسم علی شاہ (۴۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۴۱) مرزا قاسم علی شاہ (۴۲) مرزا قاسم علی شاہ (۴۳) مرزا قاسم علی شاہ (۴۴) مرزا قاسم علی شاہ (۴۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۴۶) مرزا قاسم علی شاہ (۴۷) مرزا قاسم علی شاہ (۴۸) مرزا قاسم علی شاہ (۴۹) مرزا قاسم علی شاہ (۵۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۵۱) مرزا قاسم علی شاہ (۵۲) مرزا قاسم علی شاہ (۵۳) مرزا قاسم علی شاہ (۵۴) مرزا قاسم علی شاہ (۵۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۵۶) مرزا قاسم علی شاہ (۵۷) مرزا قاسم علی شاہ (۵۸) مرزا قاسم علی شاہ (۵۹) مرزا قاسم علی شاہ (۶۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۶۱) مرزا قاسم علی شاہ (۶۲) مرزا قاسم علی شاہ (۶۳) مرزا قاسم علی شاہ (۶۴) مرزا قاسم علی شاہ (۶۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۶۶) مرزا قاسم علی شاہ (۶۷) مرزا قاسم علی شاہ (۶۸) مرزا قاسم علی شاہ (۶۹) مرزا قاسم علی شاہ (۷۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۷۱) مرزا قاسم علی شاہ (۷۲) مرزا قاسم علی شاہ (۷۳) مرزا قاسم علی شاہ (۷۴) مرزا قاسم علی شاہ (۷۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۷۶) مرزا قاسم علی شاہ (۷۷) مرزا قاسم علی شاہ (۷۸) مرزا قاسم علی شاہ (۷۹) مرزا قاسم علی شاہ (۸۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۸۱) مرزا قاسم علی شاہ (۸۲) مرزا قاسم علی شاہ (۸۳) مرزا قاسم علی شاہ (۸۴) مرزا قاسم علی شاہ (۸۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۸۶) مرزا قاسم علی شاہ (۸۷) مرزا قاسم علی شاہ (۸۸) مرزا قاسم علی شاہ (۸۹) مرزا قاسم علی شاہ (۹۰) مرزا قاسم علی شاہ
 (۹۱) مرزا قاسم علی شاہ (۹۲) مرزا قاسم علی شاہ (۹۳) مرزا قاسم علی شاہ (۹۴) مرزا قاسم علی شاہ (۹۵) مرزا قاسم علی شاہ
 (۹۶) مرزا قاسم علی شاہ (۹۷) مرزا قاسم علی شاہ (۹۸) مرزا قاسم علی شاہ (۹۹) مرزا قاسم علی شاہ (۱۰۰) مرزا قاسم علی شاہ

[illegible]

ایسے ہزاروں بڑے دھرم ہیں کہ ہر ایک دیدہ کی رال بہتی ہے اپنے بزرگ سے خواہ فرگ کو فیض
بتاتے ہیں ایسے مالیتوں کا یہی ہوا ہے عاقلان خودی دانند ان میں تراویں اور تالیوں
نہیں حاصل ہوتا اختیار تو خواہ بزرگ کا فیض سے بچ سچ چو کی ڈال دے تین تین کا ہوا خواہ
بزرگ ایک چلے بنا کھا ہے یہاں تو خواہ بزرگ کا آنا ثابت ہے مگر موضع سنا علاقہ پالیہ عرب
در عایت اسم سنا چلے بنا لیا ہے کجا در سنا گمان بودیہ سنا عقل سے تو کام ہی نہیں در نہ ظاہر
کہ چو کی درہ ازیرہ پیر ہوتی ہے نہ در میان حد و کج چار سو میں مانا کہ خواہ بزرگ اس کا
چون عرض از اس سے کہ چو کی گالیا علاقہ اور چلے گا کیا تعلق ہے خواہ بزرگ اور چلے سے کیا اور
اذا ساگر پر جو چلے ہے وہ محل سکونت خواہ بزرگ ہی نہ مقام نزوۃ محل اور داتا روز حرۃ سجائی بجائی
صاحب و حضرت کے لہذا جاتا ہے اور گنج بخش نقیب ہی یہ تفسیر تمام کی ہے کہ خواہ بزرگ نے جو
روایت تہکات کے گنج بخش نے فرمایا عرض کردم پس گنج بخشیدہ عقیدہ ترکیب مغربی ہوا میں مستقل
خواہ بزرگ سے مخدوم صاحب ہی عنوان رہے اور یہی مانا کہ گنج بخش بیضے قاعلیت فرمایا۔
سکے استعمال کے حوالہ الدین سے نہ جانا تاہم تحریر ہوئی۔ (۲۵) کرامت غوریہ پہلے
شرف آوری خواہ بزرگ سے سلطان شہاب الدین غوری پر تہی دہلی و تہورای اجیر یعنی خلیفہ
غوری و شیخ الاسلام نہر سی ہندوان سے شکست پا چکا تھا جب خواہ بزرگ رونق افروز اجیر
و سلطان ہندوستان سے خواب میں دیکھا کہ خواہ بزرگ نے کربانہی اور تاج میں پر گما اور پر تہی
پہورا کو میر سے دربر و ستر گون اگر شمشیر پر ہندی اور فرمایا کہ ان دونوں کا سر لہڑا دو پیش
سے قائم کرو اور پھر کہ سلطان ہندوستان نے فرج کشی کی اور پر تہی اور تہہ راستہ پای پر پڑ ہے
بعد جنگ کے دونوں مارے گئے سلطان ہندوستان لشکر سے فتح اول ہوا قدوسی خواہ بزرگ
میر حاضر ہوا اور دھرم شیک نے خواہ بزرگ کو خواہ بزرگ کے قتل کیا اور آخرت میں نے خواہ بزرگ

بشارت دادی کہ اس پیشتر منصفہ الہیہ کو قبول کردنت گفتہ میں کہ فرمایا میری سنت کو یاد کرو
 اور جسے سنو فی کی صراحتہ کہ برادر بزرگوار جو جب دستور اس وقت کہ ملک کا خطاب و دیگر صوبہ دارا جمیع
 کیا فت ملک خطاب بنیافت کفر اسے اور سلطان موصوف نے درہی بن قلیب الدین ایکسا کہ
 بادشاہ کیا اور خود روادہ خراسان ہوا جب خبر شہنشاہ سلطان موصوف کی ہوئی ہنودان اجیر
 پامں راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلہ در معنی مسلمان ہے سب
 بے دین کر کے اسے فقہ کو تاد لڑائی میں ملک کو سلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ مسلمان ہوا غور
 فرما کہ خواجہ بزرگستہا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیگر لولیا الہیہ باوصف چاغت خنہ
 سبب بنیافت ہوا ام کس درجہ کہ پوچھئے اندین صورت کرات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد
 بیشتر ہے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہر تن جو زمین جب قلیب الدین ایکسا نے سنا فرج کش
 کی اور بہیم راجہ کو قتل کیے کہ اجیر قبضہ کیا اور بنا بر رخ منسا آئندہ باجرات خواجہ بزرگ مردار
 اجیر مسلمان ہوا کھڑ کیا فت مورخوں کی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے
 ہیں نہ لقب و دشمنوں کا اور انکو الہیگیں سے کہ تا شہاب الدین غوری لڑایا بیشتر راستہ میں
 اس اندیز کیا کہ لا خط کرنا چاہئے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام شام کے مرتے ہوئے کہ کہیں کوئی
 روئے۔ ابن خانہ تمام آفتاب ست + ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے
 خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ لی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر اول بعدی میں
 تاکر لکھ پر علم اسلام شہری نصیب ہوا اور جیش صدی خا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت
 دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلذ میں اسان کے قلاب لاسے میں ہنودون کی
 عین کو ہی شیون میں لادیا یہ بنیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا ہے نکاح کرنا میر
 سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تجدہ کو کہ خواجہ بزرگ قلعہ خاص کے سنت

اور جسے سنو فی کی صراحتہ کہ برادر بزرگوار جو جب دستور اس وقت کہ ملک کا خطاب و دیگر صوبہ دارا جمیع کیا فت ملک خطاب بنیافت کفر اسے اور سلطان موصوف نے درہی بن قلیب الدین ایکسا کہ بادشاہ کیا اور خود روادہ خراسان ہوا جب خبر شہنشاہ سلطان موصوف کی ہوئی ہنودان اجیر پامں راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلہ در معنی مسلمان ہے سب بے دین کر کے اسے فقہ کو تاد لڑائی میں ملک کو سلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ مسلمان ہوا غور فرما کہ خواجہ بزرگستہا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیگر لولیا الہیہ باوصف چاغت خنہ سبب بنیافت ہوا ام کس درجہ کہ پوچھئے اندین صورت کرات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد بیشتر ہے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہر تن جو زمین جب قلیب الدین ایکسا نے سنا فرج کش کی اور بہیم راجہ کو قتل کیے کہ اجیر قبضہ کیا اور بنا بر رخ منسا آئندہ باجرات خواجہ بزرگ مردار اجیر مسلمان ہوا کھڑ کیا فت مورخوں کی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے ہیں نہ لقب و دشمنوں کا اور انکو الہیگیں سے کہ تا شہاب الدین غوری لڑایا بیشتر راستہ میں اس اندیز کیا کہ لا خط کرنا چاہئے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام شام کے مرتے ہوئے کہ کہیں کوئی روئے۔ ابن خانہ تمام آفتاب ست + ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ لی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر اول بعدی میں تاکر لکھ پر علم اسلام شہری نصیب ہوا اور جیش صدی خا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلذ میں اسان کے قلاب لاسے میں ہنودون کی عین کو ہی شیون میں لادیا یہ بنیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا ہے نکاح کرنا میر سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تجدہ کو کہ خواجہ بزرگ قلعہ خاص کے سنت

نہ عقد تیسرے وقت بہ سنت اگر عام ہے تو دعویٰ کو خاص نہیں اپنے مطلب اور دستور کی موافقت
 خوب سمجھتی ہے پورے بہائی گمہ کئے آپ کے پیشواؤں کی تحفہ میں باطل ہے عقد بلا حجت و شرایہ شرعی اکل
 حلال صدق مقال وغیرہ کے جائز نہیں ہے ناذر توجہ کیا سنت نہیں ہے اسکا پڑنا تو کجا رخت بھی نادر
 ہے اور اصل سنت مصطفیٰ ترک دنیا ہے اسکے تو نام سے موت آتی ہے کجا رخت اس طرف رغبت
 کیوں نہیں فرماتے حضرت کان کول کر سن لیجئے غیرت دنیا کی ناک چڑھے کاٹ ڈالی ہے آخرت میں
 بشارات سنت بمقدمہ جاریہ عقیقہ کے دی ہے یہ وہ سنت آنحضرت کی ہے کہ جسکو انجمن معصومین
 نے ادا کیا ہے اماموں کی اہلیہ مبشرہ میں آنحضرت سے جو بخت حضرت بی بی شریانوہ حضرت بی بی آمنہ
 بشارت ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے دلہ جاریہ طاہرہ اور انجیب ہے یہ مشرف عام نہیں خاص ہے جاریہ
 ملک تام ہے نہ ناقص اور حضرت بی بی صاحبہ موصوف کے مقدمہ میں کہ جسے عقد جائز نہیں اور آپ کی
 فرمایا تو سنت قبول جاریہ ہو یا دیگر اور جو قوم میں سنت کی کہ سے وہ کافر ہے انطباق حضرت بی بی امیر
 شاہ عراق آخری بادشاہ خاندان ساسانیان میں وہ بھی جہاد میں آئی بہتین اور سے حضرت ابام زین الع
 میں جو کہ منجانب مادر شریفہ حقدار شاہی ظاہرہ و منجانب پدر مستحق سیادت معنویہ ہیں البتہ ہی اولاد خواجہ
 بزرگ کی حضرت بی بی صاحبہ مجددہ سے ہے چنانچہ مفصل تحریر ہوگا (۲۸) کرامت شمسہ قمریہ
 از دیگر ناقلین مولف معین الاولیاء کے تحریر پر استعجاب ہوتا ہے کہ مثل دیگر شعریہ کیسے لکھا کہ خواجہ
 بزرگ نے ایک لڑکے کی نسبت فرمایا کہ یہ بادشاہ دہلی ہو گا وہ ہی لڑکا سلطان شمس الدین التمش
 ہوا یا خداوردن کے وقت تیار ہو گا گود ہول میں لایا اور میر کی مٹی عزیز کی سلطان ممدوح نے خود لیا
 کہ میں امیر تھار کا غلام تھا اسنے چھکودا سٹے لانے انکوں کے ہیکار اسنے میں دام گم ہو گئے کہ جو ہم عمری
 دغوت آقا کے انکوں داسے کی دکان پر رونے لگا ایک فقیر نے مجھ کو انکوں دلائے اور یہ فرمایا کہ جیتے
 بیکر نہ ہو خاطر درویش کہ وہ کہتا بعدہ میں نکاحی اسے فقیر کو بین آیا یہ امیر فقیر اور دست تھا

گو اس میں نقصان ہو صاحب الحان جانین یا نہ جانین داخل الحان شری انہیں ہو سکتا درویش (۲۸) کرامت شمسہ قمریہ

راستدر ارج میرے سبیل اردو ارج خجایت و خات کو سحر کر کے ایک طرف سے عقب درستی طرف
 انجی کا دل تیسری طرف سے چکر و تہی طرف سے بالوں کا بادل خواجہ بزرگ پر چاڑی کیسے آیت
 مشت خاک بطور حصار کے پھینکی چکر و عقب ہر گرا اور مار دیاں باکیہ گھر شعلہ فشان ہو کر خاک
 ہو گئے اس خاک سے جو درخت چتر اول بڑا پیدا ہو گئے وہ تریاک مار و عقب تہ ہر کے ف
 تفضیلات و تردیدات و اشارات کو ترک کیا ہے ناظرین خود غور کر لیں (۱۵) کرامت طرانیہ
 جب اچھیال مروج ہوا جان بچا کر بھاگا اور مثل باد صحر کے ہوا میں بادیران ہوا خواجہ بزرگ
 نقش کو اشارہ کیا وہ آنہ ہی ہوئی و پس کوئی اچھیال کو در برو خواجہ بزرگ کے حاضر لائی اور وہ
 مسلمان ہوا نام اوسکا عبداللہ رکھ کر نیابت حضرت الیاس میں خواجہ بزرگ نے داخل کیا بت
 ڈھائی دیو کا جہو پڑ گیا اچھیال کا تہا گھر کوئی اچھیال نہوا یہ جوگی بحضور خواجہ بزرگ حاضر ہوا
 مشہور ہے کہ دہی دلی آسمان پر بین بالائی فلک ہنضم حضرت ادریس و پس خواجہ بزرگ کو
 بین اور آسمان چہارم حضرت عیسیٰ و نبیر و پیران پیر اور دہی دلی زمین میں حضرت مخدوم حضرت
 ابراہیم ادریم در بین اور حضرت الیاس و حضرت عبداللہ خشکی میں یہ سب بعزت و حرمت حضرت
 امام مہدی علیہ السلام و امام بین مشہور ہے عبداللہ و الیاس - بھوکے کو ان بیات سے کہ پانی (۱۶)
 کرامت تبلیغیہ - بعد تو بھیدیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر اسے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی کرنا
 کہ خوف جان ایمان ہی ہے اور بڑا توفیق تو ہم کو یوں ہے ایمان ہوتا ہے کہ خواجہ بزرگ کو
 پانی کا زمین پر ڈال دیا سب چٹے پیراب ہو گئے - اور ان ٹولن کو گولی دیا راجہ و ادریس پر لڑایا
 شمشیر فقیر پنج بیدار شہاب الدین غوری ہے مخمس مسر حکم کرامات علیہ (۱۷)
 کرامت نقیبہ - ایک منافق بغرض شہادت خواجہ بزرگ خفیہ بن گیا کہ حاضر ہوا بار بار
 تاترا کر بے قابو رہتا تھا جب دل میں بہت پرچ ہو اوس سے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ تم

کرامت طرانیہ (۱۵) خواجہ بزرگ کو ارج حصار کے پھینکی چکر و عقب ہر گرا اور مار دیاں باکیہ گھر شعلہ فشان ہو کر خاک ہو گئے اس خاک سے جو درخت چتر اول بڑا پیدا ہو گئے وہ تریاک مار و عقب تہ ہر کے ف تفضیلات و تردیدات و اشارات کو ترک کیا ہے ناظرین خود غور کر لیں (۱۵) کرامت طرانیہ جب اچھیال مروج ہوا جان بچا کر بھاگا اور مثل باد صحر کے ہوا میں بادیران ہوا خواجہ بزرگ نقش کو اشارہ کیا وہ آنہ ہی ہوئی و پس کوئی اچھیال کو در برو خواجہ بزرگ کے حاضر لائی اور وہ مسلمان ہوا نام اوسکا عبداللہ رکھ کر نیابت حضرت الیاس میں خواجہ بزرگ نے داخل کیا بت ڈھائی دیو کا جہو پڑ گیا اچھیال کا تہا گھر کوئی اچھیال نہوا یہ جوگی بحضور خواجہ بزرگ حاضر ہوا مشہور ہے کہ دہی دلی آسمان پر بین بالائی فلک ہنضم حضرت ادریس و پس خواجہ بزرگ کو بین اور آسمان چہارم حضرت عیسیٰ و نبیر و پیران پیر اور دہی دلی زمین میں حضرت مخدوم حضرت ابراہیم ادریم در بین اور حضرت الیاس و حضرت عبداللہ خشکی میں یہ سب بعزت و حرمت حضرت امام مہدی علیہ السلام و امام بین مشہور ہے عبداللہ و الیاس - بھوکے کو ان بیات سے کہ پانی (۱۶) کرامت تبلیغیہ - بعد تو بھیدیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر اسے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی کرنا کہ خوف جان ایمان ہی ہے اور بڑا توفیق تو ہم کو یوں ہے ایمان ہوتا ہے کہ خواجہ بزرگ کو پانی کا زمین پر ڈال دیا سب چٹے پیراب ہو گئے - اور ان ٹولن کو گولی دیا راجہ و ادریس پر لڑایا شمشیر فقیر پنج بیدار شہاب الدین غوری ہے مخمس مسر حکم کرامات علیہ (۱۷) کرامت نقیبہ - ایک منافق بغرض شہادت خواجہ بزرگ خفیہ بن گیا کہ حاضر ہوا بار بار تاترا کر بے قابو رہتا تھا جب دل میں بہت پرچ ہو اوس سے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ تم

ایسی چہرہ اولیای باسند پشتہ خواجہ حقیقی و نقشبندیہ تہی بین باقی سلسلہ کرامت شریف
 جو کہ خواجہ بزرگ سید الدین بن براء علیہ السلام بخواجہ بزرگی ضروری ہے اور یہ لقب ایک مرتبہ
 چند مرتبہ بزرگیت کو ہے اور آپ دیگر اولیاء سے زیادہ واجب التظیم اور مکریم ہیں
 فضیل و دریم لقب غریب نوازین است حضرت کی یہ دعا ہے الہی زندہ رکھو چکر کجاست
 مسکینی کے اور وفات دے چھو کجاست مسکینی کے اور برزخیاں مسکینی کے اور برزخیاں مسکینی کے
 باصطلاح مبالغہ نہیں مسکین وہ ہے جو نہ غنی ہو نہ محتاج کیونکہ غنا اور محتاجی قریب ہیں کفر
 سے فکر کر کہیں بقدر محبت دوست اور باصطلاح بالغین مسکین مہج سنت کو کتہ میں چنانچہ
 غم و غم سے مرفوعا مرفوعی ہے فرمایا آنحضرت ص کے کہ دین شروع ہوا کائنات غریبی اور قریب
 کہ ہر اسے دین سامنے اسی جانن غریبی کے بہ تدبیری غریبی ہے واسطے غریبوں کے اور غریب وہ
 لوگ ہیں جو کہ اصلاح کر سکیں لوگوں کے فساد کی انت شعاع کے سبب پانہم میں غریب و مسکین
 محتاج و مشنگا کو کتہ میں اندرین صورت مراد شریف بالکل فوت ہے مسکین کو یہ لازم نہیں ہے کہ
 واندہ زہد یا انیسالیس ہے اور امیر و آسودہ شود اور حدیث ہلال بن عمارت عزلی کی مشہور ہے فرمایا آنحضرت
 کہ جسے بعد میر میری اوس سنت کو جو کہ میر کے بعد مر گئی ہے زندہ کیا اوسکو اوس کے عمل کا ہی اجر
 دے لیگا بلکہ بقدر لوگ اوس کے طریقہ پر عمل کریں گے ہر ایک کے ثواب کے برابر مہج سنت کو ثواب دے لیگا اور جسے
 سکا کی کوئی بدعت نہ ہو علیہ السلام یعنی ہر بدعتی پر تہذیب و عذاب ہوگا اوس قدر عذاب بدعت کا کہ کوئی
 اصنامہ ہوگا نہ اول نسل یا چوتھ نسل نے کیا تیا سنت تک جو کوئی مرتکب قتل ناحق ہوگا جنت را سپر
 عذاب سے اوس قدر بدمہ قابل ہی عقاب ہے اس امت کا بزرگ پدید قابل ہے جہ مجہ دامت محمدیہ ذیل
 حضرت امام حسین بن علی اور حامی موجود ملت مذمومی خیل فرید پدید میں بالابدین صاف لکھا ہے
 کہ طریقہ فقیر کو غفلت شریعت نہ جانے وہ ہی شریعت اس لباس سے جلوہ گر ہے نقاشہ جو

اور یہ لقب ایک مرتبہ چند مرتبہ بزرگیت کو ہے اور آپ دیگر اولیاء سے زیادہ واجب التظیم اور مکریم ہیں

باب بیوم القاب

آسمان سے گری تو جو زمین پہنچی اگر کوئی انصاف غلامی ہے عمل سے نکلا فقرائی پر غنائے اوستی
 چچا است کی ہوا پر یاد رکھو نسبتاً عجیب صاحب وقت رکھنا بیان ہے اور یہ خلیفہ خدا پر یا رب مصلحت ہے
 مامور ہو گیا اور سزا کی طرح یہ دیا جاتا ہے کل جدیدہ کثرت شادی اس سے کوئی سبب نہیں دیر
 کرنا کہ حضرت اکبر فرمایا اللہ اور صاحب طریق کی وجہ کیا ہے یہ آپ کے عبادت و زہد تو دوسری بات
 مندرجہ اور صاحب عبادت و زہد کے مغربی بائیں ہیں برہدی کتاب جو کر کے کر سکتا ہے آپ کی کیا حاجت
 ہے اور جو آپ یہ شہرہ دار کے تجلیات و مشاہدات ہو ستمین نہو المردنور علی اور صاحب
 نقصان لایا شے موجود ہو چکے کمال معدوم ہیں۔ بسا اے معلوم کس خیال خام و خواب خرگوش میں ہو
 شور کر و پدرم سلطان بود ترا زین چہ با آگہ آپ کے پیر حجازی صاحب ابدان ہیں پیر آپ کو کیا تو لہ تعالیٰ
 ہر جن و انس پر میری معرفت فرض ہے اور ہر ایک میں استعداد معرفت کی حسب وسعت نشانات
 ہے اور نریا دانہ لیس انسان الا صاحبی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا عمل کیسے فایا مہین
 و بگا۔ اور حضرت سیدۃ النساء بیون فرمایا کہ نبی رسول ہوا کام نہ آد گنا عمل عمل کر صحیحاً حقیقی
 بغیر نبیہ انحضرت تجلیات افراد ان مشاہدات نمایان نمازین ہوتے تھے جنکی وجہ سے نکالا
 عجیب و مقامات شریک کامیاب ہو گئے کیا ہوا جو قبضہ ارکان ہوا ربنا جان کسان ہے اور ہر نام
 تابعین و اولیاء اکالین انہیں تجلیات مشاہدات کی نفع ضرورت کو طریقہ ذکر و فکر پیدا ہو گئے
 سابقین نے قواعد ارکان کو لکھا لایقین نے ضابطہ کار کو۔ لاکہ لکھو تحریر سے کچھ فائدہ نہیں
 بسم اللہ نثار و نہ احیای عناصر نہ بیداری لطایف۔ کتب تصوف میں مصروف ہیں الغرض ان
 انحضرت ۱۹ ائیل ترین میں ہے جسکا ترجمہ غریب نواز ہے۔ اور نایب کا متصف ہونا امر واجب
 اور بہ صفت خاص متصف ہونا اولیٰ علیہ السلام کی ہے حج پر ہشتاد و ستھ کہ جو علم و اخلاص کو انما
 تو حکم و تدبیر و اس کے یہ امر موقوف ہے نہ وقت و نہ مکان اور مشنہ رحم کے اصحاب کرنے شے ہیں

نکلا شہنشاہ اور غلام شہنشاہ اول نظم ہے یا کہ اور بقیہ بعض غرض سے جو کلام جامع ہو متضاد نہیں سے ترسے دیکھنے کے لئے لکھا گیا ہے

آگاہی خواجہ بزرگ درہ چیرمین کہ جسکی رفاقت میں دو قرن ابراہیم قندری رہے پیران پیر بزرگ
 طلب میں ہرگز نہ تون بہر صحبت یک شب ہے جو لوگ نہ مورخ نہ محدث فرضی ہنشی وغرضی شاعرین
 علمائین شاہرہ کہ صدیق اکبر باعتبار ذراہری حضرت ابو بکر علی و باعتبار سعوی حضرت علی رضی
 ہمین قدم پیران پیر بگردن اولیا چلی ہے اور قدم خواجہ بزرگ بر سر اولیا خفی - اولیا کی ہستہ میں
 میں گم رہے تو کوئی فراو سے کہ بیان کس قسم اولیا سر او میں اعلیٰ درجہ کے وہ اولیا میں کہ جو نہ خوا
 کو جائیں نہ دوسرے کو پہچانیں نہ گیارہویں گیارہ امام کی ہے اور بارہویں آنحضرت ص کی (۴۶)
 کرامت مسطانیہ - جیسے حضرت ابو علی قلندر کے مبارک خان اور حضرت محبوب الہی حضرت
 امیر خسرو و محبوب سب میں دیکھیں ہی حضرت محبوب سجانی کے سید احمد سلطان مستوح میں یہ
 بلوچہ تھاپہ چڑھنے کے صحرا میں رہتے تھے اور ایک وقت حاضر ہونے سے اتفاقاً وقت محفل سماع
 خواجہ بزرگ آئے اور یہ کہ کمال یہاں محفل سماع کی کشت کی ہے جب مکرر سے کر کہ بنظر اس کلام
 کر کے پیران پیر نے فرمایا یہ محفل آسنے کی ہے کہ جسکامین دربان ہوں اور قیامت تک
 فیروز شیشے پر سماع بدعت ہو کر میگا پنجاب میں ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور ہونے لگا
 انکا مزار ہے اور بقہ وارا لگا سید سلطان احمد مشہور میں اور اس علاقہ کے تمام لوگ ہاگ
 و پھوگس اور ڈیو لکھنوں کو ماننے میں نہ مولوی کو مانیں نہ صوفی کو (۴۷) کرامت کتابیہ
 ذکر کتبہ ہذا حبیب اللہ مشہور ہے (۴۸) کرامت استقبالیہ بوقت وصال خواجہ بزرگ کے
 آنحضرت ص منقہ صحابہ چلیے کے بہر استقبال روح مبارک خواجہ بزرگ کے تشریف لائے ف بعض
 حضرت نے اس کرامات کو بھی اور آیا ہے مگر اوسکا ثبوت کیا ہے فرمایا آنحضرت ص نے درمیان
 میرے اور علما کے پر وہ ہے اور فقر سے پردہ نہیں ہے خواجہ بزرگ دلی ولایت مگر یہ و قطب اللہ
 جہان میں (۴۹) کرامت غریبہ - فاقہ خواجہ بزرگ کی بیان اندیشہ ہوتی ہے کہ خواجہ

نماز میں اولیٰ کرامات سابقہ میں مذکور ہے
 (۴۶) کرامت مسطانیہ
 (۴۷) کرامت کتابیہ
 (۴۸) کرامت استقبالیہ
 (۴۹) کرامت غریبہ

مختصہ اور دیش، خواجہ بزرگ کی ہر شے کا عالم نرا لایا ہے کسی دردیش کی یہ نفاذت مقرر نہیں

باب بیست و نهم ذکر اسماء علی القادری و خواجہ بزرگ

کثرت ناموں کی دلیل زیادتی بزرگی کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ساتہ اکثر ناموں کا نامور فرمایا ہے اہل اسقران مطلقین کی یہ کہ علم لدنی و غم قرانی انکو عطا ہوا ہے کیونکہ خواجہ بزرگ سب میں بسا بزرگ ہیں جس وجہ سے آپ کو ساتہ اکثر ناموں کے نامور فرمایا ہے اور ہر ایک نام خواجہ بزرگ کا نام جدا ہے اور اجنبی خواجہ اسم کا سبب زیادتی محسن حسن کا ہے اور جملہ القادری خواجہ بزرگ کے خطابیہ میں نہ انشائیہ شکر و طہار بانی عوشت محمدانی وغیرہ چند اسم کا ذکر اس حصہ میں ہے ایک نام دوسرے نام کی تفسیر ہے

فصل اول لقب خواجہ بزرگ بن قولہ تعالیٰ - وَلَقَدْ مَرْوَةً مِّنْ مَّوَدِّعٍ وَه - یعنی مرد کرو رسول کی اور توفیر کرداد کی و مخاطب آنحضرت ۳ اور مرادو نایب آنحضرت ۴ ہیں اور فرمایا آنحضرت نے یس مینا بن لہ توفیر مکینہ نا یعنی ہے نہیں ہے نہ شخص جو توفیر نہ کرے اینو بزرگ کی قولہ تعالیٰ مِّنْ كَيْفِ مَشَقَّةٍ شَقَّاءُ لِّلَّهِ فَاخْضَعُوا لِعِزِّهِمْ تَقْوَى الْقُلُوبِ بِجَوْشَن تَعْلِيمِ کَرِیْمِ الشَّامِ السد کی توبہ توفیر دینا اوسکا تقویٰ دلون سے ہے پس غلفای اندر اونا بیان حصہ میں اکمل اور افضل خواجہ بزرگ بن ظاہر ہے کہ خواجہ بزرگ کو بہ نسبت اور دن کے ساتہ اکثر نامور نامی فرمایا ہے یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ بزرگتر ہوئی ہے جمیع کسی مستحب کو بجائیں چونکہ وہ نہیں ہے علاوہ ازین آپ دلی ولایت محمدیہ کہ میں مرید بران صاحب نسبت غلو بہ نسبت شتی کی در شتم بن رضتی و عزایبی خطاب خواجہ بزرگ عام مفید حضرت تمام ہے اور خواجہ ترجمہ مولیٰ کا ہے اور مختص بہ نسبت علویہ چونکہ خواجہ بزرگ سید الطالعیہ حشیدان ہیں اس لئے بزرگتر ہے

اسان کیوں معلوم کہ عالم رکھا (۳) ترجمہ ساتہ کے لیے لطف ہے اور ساتہ کو سنتا منع نہیں کہ جنت لاؤں جو بزرگتر ہے ساتہ ایک

خواجہ بزرگ کی دعوت کی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشتہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے پشت تمام دایا اوادیدان واقعات و حالات کے جنکو پیران پیر کے مزاج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲ سید خواجہ ویدہ ام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا بوجہ خواجہ آسان وزمین دوران میں تھے ہون باہیں ہر قوت نہ ومانا نہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کھینٹ فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر گز متوقع و ہر نقطہ محل ہے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود سے اسکی حقیقت کھل گئی جو فضیلت بزرگوں میں انرا حد تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی تو ہے روح و لد و لدی الہم پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری فرمایا ان حضرت م نے پیری امت بنی اسرائیل کے کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہ دے ہوئے نہ جانے اور ان کے ہنگ پہلے تفصیل بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چمانا اویس قدر کر گئی ہوئی بعض قدم ملتا تھا کہ کیا اگر کو جو اراہہ ہندوئی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کی پچا پچہ نیچہ نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو کچھ عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے محفل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر آل بیت سنا اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن ہاشم مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور ایران میں اولاد حضرت اسماعیل بن ہاشم کو شریک ہے کہ حضرت اسماعیل بن ہاشم خواجہ خاص کرتے ہیں

خواجہ بزرگ کی دعوت کی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشتہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے پشت تمام دایا اوادیدان واقعات و حالات کے جنکو پیران پیر کے مزاج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲ سید خواجہ ویدہ ام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا بوجہ خواجہ آسان وزمین دوران میں تھے ہون باہیں ہر قوت نہ ومانا نہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کھینٹ فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر گز متوقع و ہر نقطہ محل ہے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود سے اسکی حقیقت کھل گئی جو فضیلت بزرگوں میں انرا حد تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی تو ہے روح و لد و لدی الہم پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری فرمایا ان حضرت م نے پیری امت بنی اسرائیل کے کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہ دے ہوئے نہ جانے اور ان کے ہنگ پہلے تفصیل بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چمانا اویس قدر کر گئی ہوئی بعض قدم ملتا تھا کہ کیا اگر کو جو اراہہ ہندوئی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کی پچا پچہ نیچہ نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو کچھ عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے محفل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر آل بیت سنا اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن ہاشم مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور ایران میں اولاد حضرت اسماعیل بن ہاشم کو شریک ہے کہ حضرت اسماعیل بن ہاشم خواجہ خاص کرتے ہیں

تلاوت حاصل (۱) علاج منہ سے برطرف ہو کر منہ کی طرف سے نکلتا ہے اور منہ کی طرف سے نکلتا ہے اور منہ کی طرف سے نکلتا ہے

اور این اولاد حضرت امام حسینؑ ہے اور خود از اسمہ مصوبین کی کل بارہ بیٹے اور بیست و دو بیٹیاں
 بمعنی فرجی بالکل محسن ہے کیونکہ کوئی دوسرے حضرت امام حسینؑ کی بدلیس حضرت امام حسینؑ کی بدلیس
 نہیں اور دوسرے حضرت امام حسنؑ حضرت امام زین العابدینؑ سے منسوب ہیں جو مستحق سادات باقرہ
 و حضرت علیؑ کے تھے ہوا گاہ سید حسنیؑ انیسویں شہر ہوا گاہ پس باعتبار راجحیت حسنیؑ الحسینیؑ کہنا تو
 داخل در ذی ہے اور باعتبار راجحیت کہنا ممکن ہے مگر یہ اصطلاح مبدیہ ہے ان شعر کو
 ابھی بسند کی خبر ہی نہیں ہے چنانچہ جلد دوم میں یہ منظرہ مرقوم ہے جبکہ سیالین باعتبار
 سیالہ مسلخہ خود ملکیت پیران پیر کے معترف ہیں پس جو جو مقامات خواجہ بزرگ کے تابستہ
 زلفہ و زانو کے علم کمال سے پوشیدہ نہونگے لابد خواجہ بزرگ واجب التظیم ہونگے اللہ تعالیٰ نے
 پیران پیر کو یہ ناز عطا کیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ خاک سم اسپ سواری امیر معادیہ کو میں جڑ
 تھو شیت سے مستر جانتا ہوں فنا ہر سے کہ یہ ارشاد آپکا بنظر صاحبیہ حکمی کے ہے ورنہ معادیہ
 حقیقتاً نمبر اول مخاطب ہیں اور پیران پیر صاحب نسبت فاروقیہ ہیں اور خواجہ بزرگ صاحب
 علویہ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو علیؓ نہونگے میں لاکہ ہوتا اور فرمایا حضرت علیؓ کے لئے کہ میں پیشتر
 عمرؓ نہواجب یہ آیت و شکوہ تھی پیران پیر جنسی بوجہ نسبت علویہ ہوئے اور خواجہ بزرگ
 شافعی بوجہ نسبت فاروقیہ الحدود قالب اور ایک جان میں کم نجات مبالغہ پیدا کرنا میں
 افراط و تفریط دونوں واجب التکرار ہیں اور جو جسکو فضل حاصل ہے اظہار اوسکا فرض ہے
 ذکر اہم حق کو مبالغہ نہیں کہتے اور اچھون کے اہرنے کو غلو کہتے ہیں اور سخن کذب کو مبالغہ
 حضرت پیران پیر نے بروی بصارت حقیقت خواجہ بزرگ کو دیکھا ہوا عقلاً و تقلاً بمنزل التظیم
 مکرم پیش آئے ہونگے بمقابلہ انسان فرشتہ کی کچھ ہستی نہیں اور آنحضرتؐ سید الشہداء
 پیران پیر کے ہر کوئی حقیقت تھی نہ آیت قرآنی سے خبر دار نہ حکم عطا

اس شخص کی معرفت ایک ہی راد نفس کشی کی ہے۔ کوئی اپنی نفس کشی کو اتنا ہے ورنہ جو اتنا ہے فقیر
 کی نفس کشی کو اتنا ہے اوس منافق سے فرمایا تم کیسے آگے ہو یہ سکرورہ منافق قید مومنین کے اور
 غرض کی کہ جس کو آپ چاہتے ہیں وہ ملا سب اپنی نفس کشی کا ہوتا ہے خواجہ بزرگ نے اوس کو تو یہ
 خط انفرادی فتنوں و مرضی فقیر کے کام کرنا اور بیوجہ اوس کو ستانا وغیرہ جدا امور داخل نفس کشی
 فقیر میں - فرمایا ان حضرت نے مومن مومن بہائی میں نہیں چاہیے کہ خیانت کرے مومن کی
 یا جھٹلے اے اوس کو یا آبرو دینے کی بات کرے اوس کو کل امور تمام (۱۰۰۰)

کر اس وقت فلسفہ حکیم شہداء الدین فاسفی اوجہ بدنامی مشہورہ فہم صوفی فقر کو سیکھ کر شیطان
 جانتا تھا اور ہر ایک درویش پر ہنس کر آتا تھا اور بہت سے محرومن کو موند دیتا تھا ہر شے گمان
 سمجھ کر خالیستہ بد شایکہ پلنگ خفتہ یا شہر - جبکہ مذکور حسب عادت حاضر حضور خواجہ بزرگ
 ہوا۔ اتفاقاً خواجہ بزرگ نے فاز شکرا کیا تھا اور اسکے کباب ماحضر سے حکیم مذکور کا ایک کباب
 عطا کیا۔ بخیر و کمانے کباب فاز مجازی کے بہرہ باز شکرا معنوی ہوا پیمانہ دل حکیم شہر اب لدنی سے
 پر ہوا اور بحالت وجد کہنے لگا سے صوفی چہ فعلانست الی الاین من الاین + ایں نکمت
 عیان ست کہ العلم من العین (۱۰۰۰) کرامت سیر واریہ - سیر واریہ میں خواجہ بزرگ باغ
 خاص حاکم فروکش ہوئے طلبا سے کہ ایسی حکم عام مانعت ہوتی ہے پاسیا لون نے عرض کیا کہ
 آپ فقیر اور حاکم امیر سے اگر وہ آگیا آپ اور ہم سب بلا میں مبتلا ہونگے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ
 اہم مالک سے اتفاق سے حاکم آئی گیا اور فقیر کو دیکھ کر صرخی لایا اوسہم مہوش ہو گیا بعد اتفاق
 کے تو یہ کی اور مشرف خدمت ظاہری و باطنی رہا (۱۰۰۰) کرامت لقا کیمہ قلب صاحب شہر ماتہ میں
 کہ خوش نصیب کافر خواجہ بزرگ کی حضور سے دیکھ کر ایمان لائے تھے وہ مومن سمجھے جال
 سیدان ہوئے تھے جس کو خدمت تیر در در سے گزرتی ہوئی تھی (۱۰۰۰) کہ ان سے

اس شخص کی معرفت ایک ہی راد نفس کشی کی ہے۔ کوئی اپنی نفس کشی کو اتنا ہے ورنہ جو اتنا ہے فقیر کی نفس کشی کو اتنا ہے اوس منافق سے فرمایا تم کیسے آگے ہو یہ سکرورہ منافق قید مومنین کے اور غرض کی کہ جس کو آپ چاہتے ہیں وہ ملا سب اپنی نفس کشی کا ہوتا ہے خواجہ بزرگ نے اوس کو تو یہ خط انفرادی فتنوں و مرضی فقیر کے کام کرنا اور بیوجہ اوس کو ستانا وغیرہ جدا امور داخل نفس کشی فقیر میں - فرمایا ان حضرت نے مومن مومن بہائی میں نہیں چاہیے کہ خیانت کرے مومن کی یا جھٹلے اے اوس کو یا آبرو دینے کی بات کرے اوس کو کل امور تمام (۱۰۰۰)

نہایت خواجہ بزرگ جس کو خدمت گیر و زہ نصیب ہوئی تارک ہو گیا اور جس کو خدمت گیر و زہ نہ ہوئی وہی ہوائ ہو ایسا نہ ہوتا تو تمام عالم کا انتظام کیسے ہوتا اور نظم و نسق جیگر کا کیوں کرتا (۴۸) کرامت تو فیقہ - ایک شخص اپنے فسق و فجور سے سخت تنگ تھا اس نے بہت شہناکہ بنو تین روز خدمت خواجہ بزرگ میں حاضر رہا ہے وہ پارہا پارہا ہوتا ہے چنانچہ تین روزہا حاضر رہا

اور عابد و زاہد ہوا۔ ف بانی جلد دوم
فصل پنجم عالم انسان میں (۳۹) کرامت مشاہدہ ایک مرتبہ دفعہ خواجہ بزرگ
کھڑے ہوئے اور ایسا توقف کے جلسہ فرمایا عند الاستغفار اور حضرت مولانا غصیری مزار پر انوار
خواجہ عرفان ماروئی ہوئی تھی (۴۰) کرامت ذکر یہ خواجہ بزرگ کی زبان ایک دم ذکر سے غالی
نہری اور کوئی دم ایسا نہیں ہوا کہ انوار الہی نازل نہیں ہوئے۔ ف موافقت زبان و دل بزرگ
عمر ایسی بزرگی ہے کہ جو بحق خواجہ بزرگ ہی ثابت ہے (۴۱) کرامت استغراق یہ باطنی
اکثر اوقات پہر دن خواجہ بزرگ استغراق میں رہتے تھے (۴۲) کرامت تحصیل منجانب
منازل فقر کے پچانوے منزل کو صرف خواجہ غریب نوا ہی فطرت سے اور کسی فقیر کو نہیں
نہیں (۴۳) کرامت معراج یہ آنحضرت ص کو وحی سے اللہ تعالیٰ امر خارج ظاہری ہوئی اور
مطلق عطا ہوئی اور اولیست آنحضرت ص خواجہ بزرگ کو معراج معنوی ہوئی اور وہ بڑے عطا
عطا ہوئی اور طلب مدد آپ کے زیر قدم ہوا۔ زیر قدم آپ کے جملہ اولیاء اللہ کے سر میں ف فرمایا کہ
نہ الصلوہ صحاح المومنین (۴۴) کرامت طلبہ خواجہ بزرگ کو وقت رخصت ازینہ
منورہ مقام فانی الرسول حال ہوا اس واسطے آپ برکات ادب تنہا اور خلوت میں رہتے تھے۔
آخر حال اس مقام پر فایز ہو گئے کہ آپ کا سایہ نہا تھا عین حبیب اللہ ہر گز تیرا اس واسطے
مشتاق نہیں آتے تھے اور تنہا خلوت میں رہتے تھے (۴۵) کرامت دعوت یہ بیان ہے

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)

و اسطے اوسکی اہل کے رحمت للعالمین سے مراد مصلح فساد و بخت پروردگار اللہ تعالیٰ
 ایک شخص حضرت عیسیٰ سے ملا آپ نے اس سے کہا تو کون ہے اوسنے عرض کی کہ میں
 عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے ع
 جو راستہ تادیر زمرہ پر پدید دیوی بجی پس پروردگار تعالیٰ کو وہاں نہیں رکھتا عالم پر دینی
 ہے کیسے بدعت و فسادات کو بچن مومن پسند کرتا ہے جبکہ بعضے معرفت کو چھوڑ کر معنی معرکہ
 لیا ہے آئن فوج شکست و آئن سائی ٹھاڑ کیا قیامت ہو کہ کہہ لے کہ تو نے تعالیٰ پر ایم تبدیل لایا
 غیر الامراض یوں نہ سمجھو کہ جو کچھ چلا کہ میں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم السہین
 یامون نے امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ گواہی قبلہ نے کہا
 کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ تو عادی امامت فاسق و فاجر کے تھے ظاہر ہے
 کہ محی سنت منافقوں میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار اور امین و فیصل و خوا
 اسی امت غریبی کو ساتھ اس حال میں جا چکی کہ بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت
 کجا مسکین کجا محتاج مسکین گواہی ہوسبب نہیں ہی ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے۔
 مہر عہد برات عاشقان بر شاخ تہود سے کہتے ہیں۔

فصل بیوم خطاب عطای رسول من۔ جب ان مطلق منہ ظہر صفات برکت
 کا چاہا عالم خدائی کو بعالم بندگی بامروالفتیٰ فیہ من روحی جلوه کفر آیا اور چونکہ از خلقت منہ
 آدم تا ولادت ہنر عالم بہ عطاء اللہ بشت در پشت نبوت فرمائندادہ ہی از اقامت آنحضرت
 تا قیامت بہ عطای رسول سینہ بسینہ ولایت فرما ہے آنحضرت بزخ بن یہ منصب خواہر
 بزرگ کو عطا ہوا۔ بنا علیہ آپ کا خطاب عطای رسول ہے باقی امور تحریر میں
 فصل چہارم خطاب حبیب اللہ من ولایت عشق اللہ من بعد وادعیت و قیام

و اسطے اوسکی اہل کے رحمت للعالمین سے مراد مصلح فساد و بخت پروردگار اللہ تعالیٰ ایک شخص حضرت عیسیٰ سے ملا آپ نے اس سے کہا تو کون ہے اوسنے عرض کی کہ میں عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے ع جو راستہ تادیر زمرہ پر پدید دیوی بجی پس پروردگار تعالیٰ کو وہاں نہیں رکھتا عالم پر دینی ہے کیسے بدعت و فسادات کو بچن مومن پسند کرتا ہے جبکہ بعضے معرفت کو چھوڑ کر معنی معرکہ لیا ہے آئن فوج شکست و آئن سائی ٹھاڑ کیا قیامت ہو کہ کہہ لے کہ تو نے تعالیٰ پر ایم تبدیل لایا غیر الامراض یوں نہ سمجھو کہ جو کچھ چلا کہ میں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم السہین یامون نے امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ گواہی قبلہ نے کہا کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ تو عادی امامت فاسق و فاجر کے تھے ظاہر ہے کہ محی سنت منافقوں میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار اور امین و فیصل و خوا اسی امت غریبی کو ساتھ اس حال میں جا چکی کہ بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت کجا مسکین کجا محتاج مسکین گواہی ہوسبب نہیں ہی ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے۔ مہر عہد برات عاشقان بر شاخ تہود سے کہتے ہیں۔

سید عظیم مورخ اس وقت بطول کو مقید رہتا ہے جو سید از حبیب باور سمیت آنحضرتؐ کو خواجہ بزرگ کو
 خطاب پہنچائی ہوئی اور اس وقت مطلقاً مرخص ہوئی ہو وہی خطاب حبیب بن العباس خطاب ہے
 ثابت ہے کہ حضرت صاحب عقد و توحید صرف حبیب بن اسمین فریق یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو
 یہ خطاب عالم نبوت و حیات لا اور خواجہ بزرگ کو لیا ادا لیت و صحت - آیت ادا تہم برخاست
 فصل پنجم القاب قطب الاولیٰ قطب بن حقیقہ قطب صاحب خدمت زمین و
 آسمان کو کہتے ہیں چنانچہ ہر صوری میں نظام کو جو ہے احدیت بن حکم انور و سمانہ عبد
 ہوتا ہے جسکا وزیر راست علی الرحمن و حبیب بن اقدار کے ماتحت پادشاہی کے ماتحت
 پانچ کوتاہان کے ماتحت شہر اہل الشہر چالیس کا مقام شام ہے اس وقت اہل ابدال میں
 رجال الغیب میں دو پکری و خدمت داریت کا ذکر کیا گیا ہے قطب و احدیت و علویت رہتا ہے
 اور وزیر راست مستغرق بین السجاد الارض اور وزیر حبیب شغول زمین صاحب خدمت
 اولیٰ ملک کو یہی مجازاً قطب و غوث کہتے ہیں کیونکہ ہر دی برزخ قطب غوث و احد میں غور
 فرماتے حضرت آدم کو برای غیبت میں پیدا کیا تا بہر ولایت آسمان کے اول بدست
 بنایا یہ اللہ فالیب پر تسویہ فرمایا یہ اس وقت قطب صفت قابل ہے ہر اوسمین اپنی اس کو
 میرے عطا صفت قابل کی جان ہے ہر نام رکھا آدم نہ وہ جسم اور جسم اور سایہ دونوں ہوتا
 تھے حضرت جیسے روح اللہ و سایہ موجود تھا اور آنحضرتؐ کا لقب ہے ہم سے اور سایہ تھا
 کمال ہے زوال بذات الابرار ہی ہو تو نہ ہے وہ ہم کتاب میں آدم کو خلیفہ کیا خطاب پہنچایا
 قابل مستطاب و حضرت آدم کو نہ کہتے ہوئی حضرت آدم کو کہ کتاب اور خطاب میں خلافت
 فرمایا سلطانیت ملی حضرت سلیمان پر کہ خلیفہ گزشتہ خطابی خلیفہ جن راس ہے
 باعتبار ایک حساب کے خواجہ بزرگ کو ہم نے اپنے اور خواجہ

خطاب پہنچائی ہوئی اور اس وقت مطلقاً مرخص ہوئی ہو وہی خطاب حبیب بن العباس خطاب ہے ثابت ہے کہ حضرت صاحب عقد و توحید صرف حبیب بن اسمین فریق یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو یہ خطاب عالم نبوت و حیات لا اور خواجہ بزرگ کو لیا ادا لیت و صحت - آیت ادا تہم برخاست فصل پنجم القاب قطب الاولیٰ قطب بن حقیقہ قطب صاحب خدمت زمین و آسمان کو کہتے ہیں چنانچہ ہر صوری میں نظام کو جو ہے احدیت بن حکم انور و سمانہ عبد ہوتا ہے جسکا وزیر راست علی الرحمن و حبیب بن اقدار کے ماتحت پادشاہی کے ماتحت پانچ کوتاہان کے ماتحت شہر اہل الشہر چالیس کا مقام شام ہے اس وقت اہل ابدال میں رجال الغیب میں دو پکری و خدمت داریت کا ذکر کیا گیا ہے قطب و احدیت و علویت رہتا ہے اور وزیر راست مستغرق بین السجاد الارض اور وزیر حبیب شغول زمین صاحب خدمت اولیٰ ملک کو یہی مجازاً قطب و غوث کہتے ہیں کیونکہ ہر دی برزخ قطب غوث و احد میں غور فرماتے حضرت آدم کو برای غیبت میں پیدا کیا تا بہر ولایت آسمان کے اول بدست بنایا یہ اللہ فالیب پر تسویہ فرمایا یہ اس وقت قطب صفت قابل ہے ہر اوسمین اپنی اس کو میرے عطا صفت قابل کی جان ہے ہر نام رکھا آدم نہ وہ جسم اور جسم اور سایہ دونوں ہوتا تھے حضرت جیسے روح اللہ و سایہ موجود تھا اور آنحضرتؐ کا لقب ہے ہم سے اور سایہ تھا کمال ہے زوال بذات الابرار ہی ہو تو نہ ہے وہ ہم کتاب میں آدم کو خلیفہ کیا خطاب پہنچایا قابل مستطاب و حضرت آدم کو نہ کہتے ہوئی حضرت آدم کو کہ کتاب اور خطاب میں خلافت فرمایا سلطانیت ملی حضرت سلیمان پر کہ خلیفہ گزشتہ خطابی خلیفہ جن راس ہے باعتبار ایک حساب کے خواجہ بزرگ کو ہم نے اپنے اور خواجہ

خاص سے صاحب

اور یہ خواجہ بزرگ پس بقیہ نام پیران پیران جہان ہونا ہم نام بزرگ ہے حاصل ہوگا کیونکہ جہان بزرگ ہونا ہر شے وغیرہ وغیرہ ہر ایک کی طرف سے

ہیں اور دوسری کتاب کے اعتبار سے خواجہ بزرگ بجای حضرت آدمؑ خواجہ قطب صاحب بجای حضرت سلیمانؑ ہیں اور برزخ میں پیران پیران ہیں۔

فصل ششم ہند لولی وال محلہ ہندل کی مفتوح ہے اور رسم الخط مرقوم ہے علم اعداد اہل علوم معلوم غیر مستعارہ جسکو کب سے علائقہ حیات مجازی سے تعلق اویسے ایک قاعدہ چند کلمات مشہور ہیں نادعوی مجہول اور بادل دلیل ہوا اور تاویل اور تسویل میں فرق و تمیز ہوا اب سمجھ لو اس قاعدہ میں دو کلموں کا ہم عدد و ہم عدد ہونا مقصود ہے نہ صرف ہم معنی متساوی آفتاب و شمس مترادف ہیں نہ غلط ہم عدد ظاہر ہے کہ لفظ بر معنی مقدم ہیں اور عدد سے لفظ ظاہر تر ہے مترادف کا اعتبار نہیں ہے جہاں ہم عدد و گھر شاعر تو ذات شریف میں دخل در معقولات سے باز نہیں آتے ایجاد بندہ پر مرتے ہیں نام کرنے چلے ہزار دن میں ہم ہی کیا پانچویں سواروں میں + شہر و ہول پور کی جو میں لکھا ہے کہ یہ شہر مدینہ منورہ ہے کیونکہ دہلی پور درج ہمد میں لکھنا اور کوفہ کا مترادف کیا ہے چربہ کیا انا را خاکہ اڑایا ہے اہل تمیز کہان میں جو تمیز کریں نہ مشکلم کو سلیقہ نہ سامعین کو تمیز اس کے تسمیل کہتے ہیں نہ تاویل وہ حجت یہ زبان ہے متسکنا تاویل ہے (۱) ایمان ہے حب محمدؐ ان دلیں بجات ہے تعبیر ایمان کی حب محمدؐ تاویل یوں کیجانی ہے ایک روایت میں ہے کلمہ کا اقرار زبان سے اور تصدیق قلب سے ایمان ہے ایضاً ایمان کی سنسٹر اور چند شاخیں ہیں ادنیٰ دستہ سے پتھر کا دور کرنا ہے ایضاً ایمان یہاں الہ کے نام اور صفت اور احکام کو ماننا ایضاً ایمان بالہ قبول نہیں الہ و رسول دونوں کو ماننے ایضاً ایمان یہ ہے کہ الہ کو اور ملائکہ کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو اور قیامت کو ماننے اور نیکی بدی کو منجانب الہ ماننے اور مر کر جینا جانے ایضاً ایمان خوف ربان میں ہے ایضاً ایمان پیر کا نام ہے ایضاً کہتے ہیں ایمان ہے زوال ہے نہ نیکی سے بڑ ہے نہ بدی سے گھٹے

ارباب اخیر کہتے ہیں ایمان پُر زوال ہے اعمال نیک سے با ایمان اور افعال بد سے بے ایمان
ہوتا ہے ایضاً ام الحدیث سے ثابت ہے کہ ایمان اصولی اور قوی ہے اور ناز و زورہ وغیرہ
داخل اسلام ہے ایک نشہ و دشت تیا جگر اکثر ہوا ایضاً مصدق کلمہ للاحساب و کتاب جنت
داخل ہوگا خواہ زانی ہو خواہ چورف زانی مجرد ہوگا یا محصن پھر حق العباد اسپر مویا نہو
صاحب متعہ ہو کیونکہ خبرنا سنجہ ہے آیت کے نہیں ہوتی اور چور کہی حق العباد سے بری نہیں
ہوتا اس بحث کو دغتر چاہئے پھر کہ نتیجہ نہیں بہترین متکلمین نے بوقت موت یہ لکھ دیا
کہ تمام عمر بامید عین العلم محنت کی بجز سرگردانی ظلمات دلائل کچھ حاصل نہوا اس واسطے محنت
ابتدائی لوٹاے ظاہر ہے کہ علم السانی لسانی سے در ماندہ نہیں در حقیقت مثل عوام بیکلام
ہیں اور اسبوجہ سے اعمال پر زور دیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر مجھ کو کس قدر
چاہتے ہو عرض کی مال سے زیادہ اور جان سے کم فرمایا جیتک جان و مال سے زیادہ عزیز تر ہو
کہی صاحب ایمان نہیں ہوگے عرض کی اب تو جان سے ہی زیادہ عزیز رکھتا ہوں فرمایا جتنا ایمان ہو
تجمل محنت مالی و دینی بہر محبت کے میں اسکو کھلت کتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پیر رکھ کر سب کے کان
کہول دئے اور حکمت اسبکا نام ہے کہ امر حق سے سب کے کان بردئے ایک شخص نے عرض کی
یا رسول اللہ قیامت کب آوے گی آپ نے فرمایا کہ ایسا تو نے کیا بند و بست قیامت کیلئے جو ایسا چہ
عرض کی کہ سوای آپ کی محبت کے کوئی دوسرا سامان لائق قیامت کے نہیں ہے فرمایا کہ پھر کیا دے
جو جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے یعنی اگر فی الواقع مجھے محبت ہے تو ساتھ ہے
ورنہ نہیں ہے چومیر و مبتلا میر و خیر و مبتلا خیر و (۲) مومن صادق سے حسب آل رسول
فرمایا آنحضرتؐ نے جب تک مجھ کو اپنی جان و مال سے اور اپنی اولاد سے میری آل کو عزیز نہ تھا
نہ کو گے ہرگز صاحب ایمان نہو گے نہ وہ جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے

اور اس کی ایک شہادت ہے کہ ہر ایک شخص کو جو ایمان ہو اس کی جان و مال سے میری آل کو عزیز نہ تھا نہ کو گے ہرگز صاحب ایمان نہو گے نہ وہ جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے

علم ابی ظاہر میں مگر تعین نہیں کرتے اور بلا تعین فیض غیر ممکن چاروں پر حکم کفر کا برابر ہے
 انت برای نام بیعت کر لینے سے اور نماندانی پیر جی بنا لینے سے رفع الزام نہیں ہو سکتا کفر و
 میں جس قدر نوین تین ہر ایک کا بت جدا تھا یہ امر فرضی خلاف امر و مخالف ہی ہے (۴)
 لا ادر الا ہو = علی (۵) علی = نیک (۶) میزان = حق (۷) عبادت = عزت (۸)
 رسول = رحمن (۹) نقر = پیش (۱۰) مولوی = کسی فن جس علم سے مولوی کہلاتے ہیں
 وہ علم کہی اور مولوی ہے اور جبکہ علم دہری اور حضور ہی ہودہ مولیٰ ہے اور جو جبکہ مولیٰ ہے وہ
 ہو سکتا ہو لینا ہے واضح ہو جس قدر اصطلاحیں اہل حق کی تھیں سب اہل ظاہر نے اپنے استغناء میں
 کر لیں کہتے ہیں لکھا ہے امام زمانیؑ تواجہ نصیر الدین مہدوسی شیخ شمس الدین رامی لا حول ولا
 قوۃ الا باللہ (۱۱) تقصیر = خیرات مجاز سے حقیقت کو نہ پورنچا اور عبادت سے معرفت نہ حال
 اور لاکھ تقصیر کی تقصیر ہے فرمایا ان حضرت صائے حب دنیا کی سرکل خطاؤں کی ہے اور ترک
 دنیا سے دار سارے ثوابوں کی (۱۲) ہند = جہان فن جب خریطہ جلوس شاہ جہان کا روک گیا
 اور سپریمہ اعتراض ہو کہ بجای شاہ ہند کے شاہ جہان کا خطاب کیسے رکھا گیا جو ابا خیر ہوا
 کہ ہند اور جہان متحد دہن اور بادشاہوں کے لیے اب ایسا ہونا چاہئے جس سے دبدبہ پایا جاوے
 بنا علیہ بجای شاہ ہند خطاب شاہ جہان ضرور ہوا چنانچہ یہ جواب مانا گیا کہ حضرت صائے بڑائی کے
 ناموں سے منع فرمایا بلکہ بہت نام شیخی کے بدل دے بدینوجہ شاہ ولی جہان کا لقب ہند لوی ہوا
 کیونکہ آپ خاکسار ان جہان کے شہنشاہ ہیں اور ہند جہان ہی نہیں ہے جنت ہے جنین شریفہ و
 امیر کے بجای مناسب درجہ کے رہتے ہیں حضرت آدم کو جنت سے ہند میں اتارا ہندوستان
 جنت نشان ہے چہ جائے نام جہان ہند سر قالم دولایت و ممالک و صدر جہان و وطن انسان
 ہے ہند صدر جہان ہے اور باقی ملک فصولات سے بین جزائیہ میں دیکھو ہند ایک ملک ہے

اور جو جی علماء و مشرکاء حضرت صائے بڑائی کی بارگاہ کست سے زیادہ نہیں پرکھیں نہ حضرت شریفہ

مانند دیگر ملکوں کے یعنی علاقوں مفصلات ہند کے ہے ملک ہند نہ اقلیم ہے نہ ولایت نہ ملک
 یعنی کشور جب سلطان ہند کہا جاوے گا حسب محاورہ ادب کے شاہ کشور ہند مراد ہوگا نہ شاہ علاقہ
 ہند تخصیص صدر کی خالی تعین مفصلات سے نہیں ہوتی ہے پر تہی نام کل زمین کا ہے نہ اراضی
 صرف ہند کا خطاب راجہ ہند پر تہی ہے علیٰ ہذا اکبر شاہ و جہانگیر و شاہ جہان جنکو محاورہ اور
 علم نہیں اور نہ فہم اصطلاح وحدت کیا ہوگا امر ان کے خطاب میں اقتضای ہے فقر کہ القاب میں لکس
 کتب پیشین گوئی کا سابقہ میں ہے۔ بنی عرب اور آخرت حضرت علی کو سید عرب فرماتے تھے
 محسوس و کفار کا یہ خیال ہے کہ بنی عرب ہونگے نہ تمام جہان اور اقوام کے متعصبین کو اور کہ
 خیالات ہونا ضروری ہیں با اصطلاح وحدت دلی الہند مراد دلی جہان ہے اور تقدیم لاحقہ
 فائدہ حصر کا دیتی ہے مقصود و محصر جہان ہے اولاً ہند مراد جملہ اقلیم دولایت و کشور ہے اور
 فلک ہر سیارہ زیر فلک حل ہے ثانیاً خلیفہ اولی آدم و دلی آخر خواجہ بزرگ ہند میں ہیں دم قدم
 کی خیر سلسلہ نقشبندیہ چارہ خالوادہ علویہ میں نہیں آخری سید المظاہر باعبار وصال خواجہ
 بزرگ بہمن اللہ اللہ سبکے محصور اور قادریہ اور سہروردیہ سے سلسلہ چشتیہ اولی ثانیاً جزا اعظم
 جامع ہوتا ہے مفصلات داخل صدر ہوتے ہیں علاء خواجہ بزرگ صرف دلی جہنم میں تو دیگر
ولایتوں کے اولیا کون کون ہیں یا وہ ولایتیں بے چراغ طریقی ہیں اس سادگی پہ کون نہ درج کیا
 لڑنے میں اور ماتمہ میں تلوار ہی نہیں، انکی حماقت اور سفاہت ہی عجیب و غریب ہے ثبوت بذمہ
 کے ہے نفی پر ثبوت نہیں اور جو بردی بلوغ کے ثبوت نفی کا فرض کیا جواد سے ظاہر ہے کہ ثبوت نفی
 متبکل ہے مگر کس آسانی سے ثابت ہر عدم ثبوت دلی دیگر وجود ولایت خواجہ بزرگ ہے اور جبکہ
 بمسلمات کل کے خواجہ بزرگ قطب الاقطاب ہیں پس ولایت آپکی ثابت ہے اور جب دیگر دلی
 نہیں بدرجہ اولیٰ آپ ہی ولی ہیں بسوی خیالی محسوس جو سوا اس کی گنجائش ہے تو نسبت

کہ انبات کردہ میرزا حسن اور سنی خلفای راشدین کی اور قول و قدم سے فصل پر و احباب میں ہر مین ہر گاہ محض نظر باخدا آنحضرت

پیرانہ ہر کہ سہ پہر کہ کوئی آفتابی سہ کہ غوث اعظم قطب عالم میں انعام غوث فکری و دورانی ہے
 اور تقاضا قسطیہ از غنی ہے۔ خطیب از عیانی جنید بکریہ شامستہ جو کہ منہر بار آؤ و مشرق کی بخت احمد
 و پیرانہ پیرانہ و مشہور میں غامسہ الفت لام کی بخت چو نہ ہے اور بخشہ سلام کی حد اسے مشہور تر
 لام نسبت شتاف اوقفت سبب قرینہ و چ مشکلی تملی جو سبب لغت میں مشرف و ممتاز ہے
 بانی جو بسوی با پید ہو جامع حبیب الہر میرانی کو سہ از ہر ممتاز ہے ہر مغیبات وغیرہ خاص
 گہائی زخمی جنگ کو گتے پیرانہ بانی کو ال منڈل میں ہندل الغرض ہر امر میں بڑی قالی و قیل ہے۔
 مبالغہ میں کے خیال میں گہا آدے اور گہا با گہا غیبت میں ہی نہیں آگتے جمل البیضا ہر جس کا
 ہر جن لاعلاج ہے نہ انشاء واقف خالاک ہے ہر بھی بچا رسد اور بعد و عدت کو کیا جانیں
 پہلی اعتراض تقدیم مضاف الیہ کی مضاف پر باطل ہے حالانکہ یہ اس جملہ سو مرتبہ پیش
 سنا ہوگا اور دس مرتبہ دیکھا ہوگا گنج بخش و گنج شکر القاب فارسی اور اچھے سیانہ دو پہلے شاہ
 خطاب اوردو ادلیا اللہ کے ہیں آدم و ابراہیم علی نبین کیا مید اسماء فاطمہ میں دوسرا اعتراض
 مضاف معرف باللام نہیں ہوتے۔ الموتہ البیضا بن الشمس کا علم نہیں تو الموراد الغورہ معرف
 الکوئچہ تو سنا ہوگا جانے و ثری تو آتی ہے عقبہ کے سینے پہاڑ کے رستہ سکھ میں کسی پہاڑ کے رستہ
 نام نہیں ہے مسلمانوں میں ابوہریرہ و زمرہ حجاج کے عقبہ نام راہ سنا کا ہو گیا اسلئے مسلمانوں نے
 عقبہ کر لیا لغت میں نہ یہ لفظ نہ یہ معنی عام ہے اور اولی علم خواجہ بزرگ ہے اصل امر وادہ
 جانشین الہ عام ہے اور اللہ یعنی اللہ معرف باللام علم حق فرمایا کھترت سے کہ بخت کے نام
 مشتق ہے نام سے میں محمد نام خدا و مصطفیٰ ہے و علی اسم اللہ و مولی فاطر نام خدا و فاطمہ
 بنت رسول اللہ نام خدا الحسن و حسین اشتقاق و مناسبت میان اللہ الی محمد
 میان نبین و سلطان سگ شیر سگ رام بخش جیسا کہ ساری اول و اولیا ان حضرت

اور خطیب از عیانی جنید بکریہ شامستہ جو کہ منہر بار آؤ و مشرق کی بخت احمد و پیرانہ پیرانہ و مشہور میں غامسہ الفت لام کی بخت چو نہ ہے اور بخشہ سلام کی حد اسے مشہور تر لام نسبت شتاف اوقفت سبب قرینہ و چ مشکلی تملی جو سبب لغت میں مشرف و ممتاز ہے بانی جو بسوی با پید ہو جامع حبیب الہر میرانی کو سہ از ہر ممتاز ہے ہر مغیبات وغیرہ خاص گہائی زخمی جنگ کو گتے پیرانہ بانی کو ال منڈل میں ہندل الغرض ہر امر میں بڑی قالی و قیل ہے۔ مبالغہ میں کے خیال میں گہا آدے اور گہا با گہا غیبت میں ہی نہیں آگتے جمل البیضا ہر جس کا ہر جن لاعلاج ہے نہ انشاء واقف خالاک ہے ہر بھی بچا رسد اور بعد و عدت کو کیا جانیں پہلی اعتراض تقدیم مضاف الیہ کی مضاف پر باطل ہے حالانکہ یہ اس جملہ سو مرتبہ پیش سنا ہوگا اور دس مرتبہ دیکھا ہوگا گنج بخش و گنج شکر القاب فارسی اور اچھے سیانہ دو پہلے شاہ خطاب اوردو ادلیا اللہ کے ہیں آدم و ابراہیم علی نبین کیا مید اسماء فاطمہ میں دوسرا اعتراض مضاف معرف باللام نہیں ہوتے۔ الموتہ البیضا بن الشمس کا علم نہیں تو الموراد الغورہ معرف الکوئچہ تو سنا ہوگا جانے و ثری تو آتی ہے عقبہ کے سینے پہاڑ کے رستہ سکھ میں کسی پہاڑ کے رستہ نام نہیں ہے مسلمانوں میں ابوہریرہ و زمرہ حجاج کے عقبہ نام راہ سنا کا ہو گیا اسلئے مسلمانوں نے عقبہ کر لیا لغت میں نہ یہ لفظ نہ یہ معنی عام ہے اور اولی علم خواجہ بزرگ ہے اصل امر وادہ جانشین الہ عام ہے اور اللہ یعنی اللہ معرف باللام علم حق فرمایا کھترت سے کہ بخت کے نام مشتق ہے نام سے میں محمد نام خدا و مصطفیٰ ہے و علی اسم اللہ و مولی فاطر نام خدا و فاطمہ بنت رسول اللہ نام خدا الحسن و حسین اشتقاق و مناسبت میان اللہ الی محمد میان نبین و سلطان سگ شیر سگ رام بخش جیسا کہ ساری اول و اولیا ان حضرت

مقتدا جو بڑے نامی و گرامی ہیں وہ بحمد قادر بخش و رحمتی بخش محمد بخش کو اشتراک فی التبریک
 کہتے ہیں حالانکہ یہ ترکیب مفید بہت سے ہے اس قاعدے سے طفل بستان تک واقف
 میں جو قید اصول لغت و نصوص اشترکیت ہو تو معنی ترکیب مفعولی کے ہیں اور جو قید خبر
 تو خبر بخشش بھی حرام ہے و اللہ کو علمیت بحق ہے اور الہ علم باطل ہے آخر لہ العظم
 و الام کہ ہر مین لہ میں پہلا لام جارہ و الف لام تعریف توجب ہوتا کہ جب لا لہ ہوتا اور ترکیب
 قرأت میں دال مع لام مکسور اور دوسری مین لام مع دال مضوم ہے علاوہ ازین خطابتی اور
 ہے نہ ولی اللہ شاہ جہان علم ہے نہ جہان شاہ مزید بران عالمگیر کو عالم ستان وغیرہ کہ اور
 نہیں دالی ہندو سلطان ہند بصرہ گندہ مگر ایجاد بندہ جہا کو ادب سے ہی تو آگاہی نہیں
 کجا وحدت دالی فاعل مفید وحدت ہو اور پروی روزمرہ مستقل بنام امرا دینیوہ ہے جنگی
 ریاست فانی ہے اور دلی صفت مشبہ مفید استمرار ہے اور استعمال اسکا باسم فقرای دینیوہ
 جنگی ولایت جاد دانی ہے شعرائی دنیا جو بندہ مباحث میں وہ بھی براہ ادب دالی کو ولی نہیں کہتے
 یہ نہ نالایق ولی کو دالی کہتے ہیں ادب اور وحدت دونوں اپنے لغت کرشمہ میں اور سلطان کا
 مفہوم علی العموم دالی ہے نہ ولی اور جب مخصوص بلکہ کیا جاوے اطلاق اسکا خاص نامیر دنیا
 ہو گا نہ فقیر دین سلطان اللہ خواجہ بزرگ پر صادق نہیں شاید یہ کودان سلطان انارکین
 و سلطان المشیخ و سلطان روم وغیرہ کو داند سمجھ ہونگے ایک روزمرہ کا خلاف نہیں دو
 محاوروں کی مخالفت ہے مگر یہ مصرعہ درست ہے

باسب چہارم سوانح عمری خواجہ بزرگ مین

سیر ادلیا الدین حسن و سال کی ضرورت نہیں نہ چندان روز کی صرف وقت اور تالیف کی
 ماہ ضرور ہوا سمیت کے تو مورخین پابند ہیں اور یوم پر سب کا اتفاق ہے اور سا

(۱۱) بہر وقت کا حضرت نے اشعار سنائے ہیں انہیں انہی کے نام سے یاد کیا گیا ہے یا پھر ان کے نام سے یاد کیا گیا ہے یا پھر ان کے نام سے یاد کیا گیا ہے

اسب کو اختلاف ہے ادا العارضی نسبت ندارد شدت تاریخ اور ماہ جو نہیں لکھا ہے
بحکم انطباق جو لکھا گیا ہے استدلال اوسکا بجلد دوم ہے ف رجب نام ہے اوس نہر بہشت کا
جو کہ برای سیرانی الی بیت مخصوص ہے اور نسبت الی بیت کی بخاندان چشت ہے خاصہ اس
خاندان کا عمش ہے کتب سابقین اسی نہر کا نام کا فور ہے قول قالے یفجر وخصا یفجر
مراد اسی نہر سے ہے جیسا دافغان لکین پر پوشیدہ نہیں ہے جیسے اکل و عقد بیان دہان
دونوں جگہ ثابت ہے و لیس ہی یہ نہر بیان اور دہان ہر دو جامتھق ہے چنانچہ اسکا ذکر ہو چکا
ہے کہ کو سونیہ نسبت کتے ہیں ایسے ہی رجب کو چشت کتے ہیں اور نام ہے شہر الی کا اور جملہ
استون پر اسی ماہ کے روزے فرض تھے اور اب بھی مستحکم ہیں یہ ہی ماہ حراج کا ہے علاوہ ازیں
صفت شجاعت کی ہر شیرین ہے اور کسی آدمی میں ہوتی ہے جسمین یہ صفت ہو اوسکو شیر
کتے ہیں مائت میں مشیت کلی شرط نہیں ہے ہمیشہ ہر ایک میں جرمی ہوتی ہے اور جب چند
در چند وجہ سے مائت ثابت ہو تو ایسی مثال باکمال کو مثل کہا جاتا ہے خواجہ بزرگ کو آنحضرت
بروج کمال مائت حاصل ہے ناظرین اس امر کا نظر رکھیں

فصل اول ذکر ولادت خواجہ بزرگ عین پیر کی شام چھٹی رجب المرجب
خواجہ بزرگ بشہر سیستان پیدا ہوئے نام آپ کا سید حسن سگزی و اسم گرامی
خواجہ معین الدین چشتی منصب قطب الاقطاب و قطب العالمین و عطای رسول و
ہندو لوی و خطاب حبیب اللہ و محبوب حقانی و لقب خواجہ بزرگ و غریب نواز و غیرہ
اسمائی خواجہ بزرگ ہر قسم کے سبب زیاد و بروی تعداد و اعزاز میں و ہر رسم التشیخ و تک
لکھو سب بجا اور درست ہی خواجہ بزرگ مادر زاد ولی و درینیم صدق ابوبین عین فہر ایک
امر تنازعہ فیہ کا مناظرہ جلد آخر میں ہے موجز آیمان ہی ذکر اذ کا حضور ہے۔ اولی

اور بعض کو سباح دیکھتے شروع اجلت کردہ موقوف ہے یہ تخیل از فکر خیریت حاصل کرتا نہیں کہ بوقت قدم قوی سے اور اثر اور اجراع ناسخ عمل منسوخ ہو

و ملک پھر در دستہ کہ جسکے شہر نامی و قدیمی سیستان و ہندوستان و ہندوستان
(۱۳) سپاہ و شہرستان ایہ نام سلام ہے سلام جو کہ گفت سلام شود و رتہ اور سلام مسطور
ہے سلام کہ نام اکثر کیا جاتا ہے چین و لغت از زبان پرچاری ہو تا ہے وہ ہی ساری ہو جائے
پھر پھر تو شہرستان خود اندرین ہی سلام کہ سلام ہی ابتدا نام فصیح رکنا ہے مگر تحقیق میں لکھنا یا ہے
اس نام غلط ہے چنانچہ حضرت آدمؑ کا گزرا نام کیا نام مشہور ہے اور نام کا شوم دومین ایک نام ہے
حضرت ابوبکرؓ کے بعد بنی اکبر علی بن ابی طالبؓ کی خبری رویم نام کا شوم بنت حضرت سیدنا
حضرت عمرؓ سے ہے بعد از علیؓ تہمین بنی عبدالمطلبؓ علی بن ابی طالبؓ ہزاروں جو تخریر غلام براہ سباف و موجود
ہیں پس خبر یہ کہ زبان اس واسطے ہے کہ سلطان سجزی تاج خدسی ہے اور ہستانتان میں
ہے بن سجزی زبان پر پڑا ہوا ہے اور سجزی کو کبھی نے جیٹا ہوتا ہے تصحیف و تحریف
ہو گئی (۱۴) محرمین نے بقول محققانہ لکھا ہے کہ سجزی عرب سگرن صحیح ہے اور سجزی غلط ہے
کیونکہ سجزی تفسیر سجزستان ایک نام ہے لغت غلط کو چرا یا دوسرے مخالفت محدثین سے
ہے اور عامی باطل اس غرض سے تھا کہ میں منفرد سمجھاؤں اپنے سبب غلطی پر سے اور یہ صحیح
علم و خوردن را روی باید منویان میں شہر را بہن ہوگ کیا باہن ریش فش (۱۵) سجز تو
مقرر در وادی و تخریر سرسری میں ہے علامہ ادب الہیستان لکھتے ہیں اس متن علم و فہم کو یہ بھی
نہ سوچا کہ اکثر و اقویٰ و معتبر سجزستان لکھتے ہیں الفصانہ اور ایمان و حصہ ہی میں نہیں آیا ہے
(۱۶) حکم ناموس ہزارہ کی دو قسم میں منقولہ مورخین وغیرہ منقولہ ہزارہیں بلکہ لوگ خراسان
و کرمان کہ خراسان کہا گیا وہ خراسان منقولہ ہے میں (۱۷) خراسان نام اقلیم ہے جسے
سکا کیا تھوے کہ کہ سجزی یا بہت شہر ہے شہر تو کار زمین را انگو ساختی کہ کہرا
سجزی براختی ہندو سجزی نامہوی و سیاوی کا خواب دیکھنا خیال ہو جائے لاہوری شہر

سجزی نامہوی و سیاوی کا خواب دیکھنا خیال ہو جائے لاہوری شہر

پہونچنے والی مجلس دعویٰ یہ ہے کہ مولد خواجہ بزرگ قصبہ سنجر تلخ خراسان میں ہے دلیل
 یہ ہے کہ قندزد ہر دن ایک ہی علاقہ میں رہا اور حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر ہندوستان
 شدید چوباک + بلبیل گلشن خراسانیم + یہ بات اگر صحیح ہی ہو نہ مدعی کو مفید نہ ہکومتضر
 اس بات سے کچھ حرف نہیں آتا۔ اول سنجد قصبوں کا نام ہے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ ہی
 قصبہ مولد ہے حضرت قندزدی و خواجہ ناروئی اور ملکون میں یہی جانتے تھے کیا سگر میں
 او کی مانعت تھی بیت تو بلند لو میں واقع ہوئی ہے کیا یہ لازم و ملزوم ہے کہ طالب مطلقاً
 ایک ہی علاقہ کے ہوں چکہ نہ چلا منالط غلط ہو گیا مختصر کرنا ہوں نہ نہ شریفہ نہ غریبہ نہ
 بریم نہ بحریم + نہ از ملک عراقیم نہ از خاک خراسانم + یہاں خراسان سے کیا مراد ہے یہی
 مراد حضرت علیہ السلام کی ہے نہ وطنیت خراسان سے ترسم نرسی کعبہ ای اعرابی + کین
 رہ کہ تو میری بہتر کستان ست پر سچ ہمیشہ کیا جانے صابن کا بہاؤ سے بحریم کعبہ رفتم
 بحریم رہم نہ دادند + تو بروں درجہ کردی کہ درون خانہ آئی ایسے جاہل جو لیسٹ و جاہل
 مرکب کا مرض لا علاج ہے اس کو دن کو تو گلستان ہی یاد نہیں کجا علم حکمت دویم خواجہ بزرگ کا
 کوئی بہائی ثابت نہیں اپنے ہنہ میان مشہور ثبوت ثبوت کے ہے نہ نفی پر ادو جو وجہ
 من الوجہ مثلاً باین نظر کہ در عکورا تا بجانہ باید رسانید نفی کا ثبوت ہو ظاہر ہے کہ ثبوت نفی کا
 سخت مشکل ہے مگر خواجہ بزرگ کی ہر بات اعجاز ہے نفی کا ثبوت بہت آسان ہے ثبوت باید
 کے بعد تردید ہوتی ہے (۱) عدم ثبوت دلیل نفی کی ہے (۲) کل اہل تاریخ اور سیر کی تحریر میں
 کہیں نہ کہ برادر خواجہ کا نہیں ہے اس چودہویں صدی میں کوئی اچیری درگاہی بطور مرضی
 خود غرضی لکھ دین لکھا ہوتا ہے اس کا عدم دودر ابر ہے سند تو تحریر ثقات کی ہوتی ہے نہ
 باطل ست ایچہ مدعی گوید + بلاشبہ اس پر اتفاق ہے کہ مترکہ سے یہ چند چیزیں تین کو

در مسائل سے در ادوار یا اور عقائد و نظریات سے (۳) بعض یہ جھگڑا کرتے ہیں کہ آیا حضرت

خواجہ بزرگ نے خیرات کروایا جو کہ متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہب یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا ثبوت ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر احوالیت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ متقال خلاف جمہور قبول ہو گا کیونکہ کسی مورخ کی تحریر میں یہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول تو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی میں اور نوعمر اور برادر خرد مدعی تو ہم کرتے ہیں اندرین صورت تخریج حسن شرعی مقدم ہے کہ کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رائے تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی دوسری جہی جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر نبی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی قلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی حس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دلیل الہی جو کلمہ بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارونی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں ہنر ای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

فصل دوم صحبت و خلافت و سیر اولیٰ عجم میں حضرت علی کی پرورش بخاندان نبوت و صحبت آنحضرت ۴ اسلئے ہوئی کہ آپ خلیفہ خدا و نایب مصطفیٰ ہوں اور برہان خدا ماست

میں خواجہ بزرگ کے خیرات کروایا جو کہ متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہب یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا ثبوت ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر احوالیت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ متقال خلاف جمہور قبول ہو گا کیونکہ کسی مورخ کی تحریر میں یہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول تو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی میں اور نوعمر اور برادر خرد مدعی تو ہم کرتے ہیں اندرین صورت تخریج حسن شرعی مقدم ہے کہ کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رائے تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی دوسری جہی جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر نبی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی قلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی حس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دلیل الہی جو کلمہ بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارونی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں ہنر ای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

نمایان آید۔ یہ حال راستہ قبائل میں ثابت ہوتا ہے اس فصل کا قلمی اور خطی اس صاحب
 قیاس کے ہے نہ اویامہ و سوا اس اسباب خاص سے استدلال ان اور کا حصہ و دیگر
 ہے ناظرین بالاسطہ کریں ہنوز خواجہ بزرگ صاحب فرمیں تھے کہ والدہ شریفہ سے ولادت فرمائی اور
 خواجہ بزرگ شہر و درہن ظاہری و باطنی بہتر سید پر عالمیہ پرانی دنیا بعد ازیں مدینہ منورہ کے
 بہ بزرگی و خدمت خواجہ بزرگ ہی کو انصیب ہوئی گو اکثر اطفال کو یہ پیدیا سے بین ولادت سے نظر
 کی بقاعدہ عام ہے نہ مثل حضرت عیسیٰ و غیرہ کوئی سیرت اطباء یحییٰ بن اسیاس کہ جس کو شرف
 یا کوئی اولیای سلسل میں ایسا ہوا جس سے ایسی خدمات ظاہر ہوئی ہوں جس سے ہمہ جاہری
 اے حسود کین و خبیثت کہ ازین شقت اور ہر بزرگ نوان و رستہ بہ ذکر خواجہ غریب خان
 اصحاب الطباہ و اقتباس حیران و درباب خرق عادات و قیاس پریشان میں نشو و نما
 خدا کی داخل عجاز ہے خواجہ بزرگ و طغی بن جسم جوان و جوان پیری حاصل تھی اچھا صلہ بہ
 پدر عالمیہ خواجہ بزرگ نے سیر و سیاحت کج ظاہری و باطنی فرمائی اور بہر حال و محال امتناع
 قیام بیجا و سیاحی ہوئی جبکہ بغیر ظاہری و باطنی آگاہی حاصل ہوا اور فیض شہادت ہر
 طریق مقتضی تھا کہ والد بزرگوار ہر اثر و انوار خواجہ اول و احقاق چشتی حاضر ہوئے بعد بیعت
 و حلل خلعت الصدق کو خلیفہ برحق کیا اور آپ کا والد ماجد نے رخصت فرمایا اور ہر طرف
 بہ نسبت چشتیہ در حاجت اسیرا قیہ رخصت ہوئی اور خواجہ بزرگ بہ تقدیر الہی منزل انجیل
 سیر و سیاحت کرتے ہوئے بغداد و شریف و ہرات و چشت و غیرہ گذر کر سکر بن تشریف
 لائے اور بہا پر سبزی و شادابی و ریاض موردی میں مشغول ہوئے جب یہ بلخ پہنچا اور
 یہ غیر صفوت فیض قابلی و تجلیات انطالی و اخلق الہی کالی ہوئے فنا اولیای امرتہ اول و آخر
 کے محتاج بیعتہ ظاہری نہیں چاہیہ و ذکر حضرت احمد جام کا گذر مستحب ہون کا یہ اختصار ہے

مجموعہ نامہ سنت کی سنت اور الخان کا خان فی ہفتا بعض کہ لا در پیر ہوں نہ غفلت و اقصت عوام و ملج عورتوں کے اس شہرہ کہ سرق قازان

خواجہ بزرگساہ نور خود بیعت نہ تھے پیران پیر کو خلافت و صاحبزادگان کو بیعت کیسے کرتے تھے
 وقت مل دویم رفاقت و اولییت و سیر اولی بابل میں چونکہ خواجہ بزرگ صنوت بن
 کمال ہو چکے تھے حضرت ابراہیم قندری باغ خواجہ بزرگ میں تشریف لائے خواجہ بزرگ نے
 عناب دھنڑے کے جنکو حضرت قندری نے آتش کر کے خواجہ بزرگ کو تبرکادے اور آپ نے
 تینناؤں میں جان کیا معاً باب علم لدنی کمال اور حضرت قندری روانہ ہوئے اور خواجہ بزرگ نے
 صدقہ ترکہ سے اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیا اگر فلک + نعل کیوں اسطرح سے آنا پستان
 چھوڑ کر بد خواجہ بزرگ برفاقت قندری و اولییت آنحضرت ۱۴ و قرن بخارا میں خوشحال رہے
 اور سفر و سفر و حضر و حضر و صوری و جنوی بابل میں فرمایا اور بہ اثر خلعت فیض قلبی و تجلیات
 صفا علی تو اشفاق الہی میں اکمل ہوئے و مشہور ہے کہ حضرت آدم نے گندم کیا یا ہر روایت
 ظاہر عناب وغیرہ منقول ہے اور تحقیق میں روایت گندم قبول نہیں پیر محققین کیوں گندم
 لکھتے ہیں اول نظر غلط الامام فیصح دیم گندم وغیرہ تعبیر ہے اصل اسکی کچھ اور ہی بات ہے
 (۱) شمر (۲) سبائرت (۳) عشق (۴) دلد جبہ قبایل و اقابیمہ پیدا ہوئے جنت و انجراح
 ہوا اور آتش کو فضلہ لکھا اور اسکا ترجمہ کسل نکھا اپنی دانست میں بہت بڑی عبارت آرائی
 اور انکسار کو کام فرمایا دانہ زدہ لوگوں کو ایسی ہی سوچتی ہے حضرت انس کے لب میں جو تھانہ تھا
 اوسمن لعابہ بن آنحضرت ۱۴ نصیب مجتہد ابو حنیفہ امانت تھا جو مجتہد موصوف کو حضرت انس
 لب لبیب پونچا اور ایسا ہی انہم معصومین میں ثابت ہو اور یہ لعاب مثل منش کا فوری کہ ہوتا ہی
 اور حضرت ام سلمہ کے پاس آنچورہ خاص آب نوشی آنحضرت ۱۴ تھا خواجہ حسن بصری نے اوسکو
 منہ سے لگایا اور آب رحمت آپ کو نصیب ہوا جسکی برکت سے آپ سید الطایفہ چارہ خانہ
 فقرا ہوئے خواجہ بزرگ کو وہ ہی نعمت بواسطہ حضرت قندری کے پہنچی اور مسرور

ہر گاہ کہ وہ عید زندگیم بہ آج سے دوری تمام چھو جائی تا تمام جہاں اور ہر دور و جہاں میں
 ہر گاہ کہ وہ عید زندگیم بہ آج سے دوری تمام چھو جائی تا تمام جہاں اور ہر دور و جہاں میں
 ہر گاہ کہ وہ عید زندگیم بہ آج سے دوری تمام چھو جائی تا تمام جہاں اور ہر دور و جہاں میں

اور ولی کو ولی بنین جانتا اس حال میں قال ماکثر بنین الحاصل خواجہ بزرگ جامع جمیع درجات
 و طبقات میں از ابتدا تا انتہا آپ کے حالات ہر مہینہ اس میں کسیکا اعتراض کی گنجائش نہیں ہے
 دیکھو استاذ کرام اللہ تعالیٰ است متوسط فرماتا ہے خواجہ بزرگ اپنے اذکار مرتبہ ولایت اولیای
 عام و خاص ہم تقریباً و افراط ظاہر ہے و بمرتبہ اوسط و آخر مرتبہ ولایت خاص الخاص و
 خاص لاخص ہم افراط و تقریباً باہرہ اور بمرتبہ موخر و متوسط قطب لاقطاب جہان و ہر این
 باین مراتب خواجہ بزرگ یکتا میں اور اللہ تعالیٰ آپ کو عالم غیب و شہادت فرماتا ہے خداوند
 شہین ہر سبب شہادت ہر خواجہ بزرگ بد عالم ظاہر و باطن بحدت صفوت صحبتہ و دروہائیت
 میں رہے ہو اور بہ درت خلقت رفاقت و اولیست میں وہ درت جہیت ارادت و ولایت میں
 بدین درجات خواجہ بزرگ بہت ہیں۔ التماس ایسے ناشائی جو مشتاق نقشہ جات و
 شایع تحریر قصہ و عشاق نظم جاہلانہ ہوں اور لیسہ و لا تقریر علیہ کی امید رکھنا خام خیالی ہے۔
 نہ حیات حاضر کا ذکر نہ بیداری لطایف کا فکر مطالعہ شری و روح و فصوص الحکم کا غور و جہات
 انکس سردای خام سے سود معلوم ال تقریب کی و کیفیت ہو اور ارباب فراہ کی یہ کیفیت ہو
 طبیکی نہ نظریات پر نظر نہ عملیات پر عمل نہ دروہائی شہادت نہ اثر کی پرداخت نہ پیرانہ مطہر
 مطہر و فرادین بد نظر میں الحاصل خواجہ عثمان مارونی برای افادت خواجہ بزرگ شریف
 لائے اور فیما بین خواجہ عرفان و پیران پیر نسبت خواجہ بزرگ ایسا جو بہر آگاہ گداز
 جسوقت حضرت محبوب الہی حاضر حضور خواجہ گنج شکر ہو و آپ کا محبوب الہی سے فرمایا کہ آنحضرت
 کے امام علی سے فرمایا کہ میری استین ایک محبوب الہی ہے جو تیسے ملاقات ہو میرا سلام پہنچا
 چنانچہ سلسلہ دار محمد تک جو یہ پیام پہنچا تلو پہنچا تا ہوں سوچو یہ کیا بات ہو اور اس بات میں
 کیا کیا باتیں ہیں اور محبوب الہی صریحاً برای دعا روز گذار حاضر ہوئے تھے مجھ حضور و انہما

خواجہ بزرگ جامع جمیع درجات و طبقات میں از ابتدا تا انتہا آپ کے حالات ہر مہینہ اس میں کسیکا اعتراض کی گنجائش نہیں ہے دیکھو استاذ کرام اللہ تعالیٰ است متوسط فرماتا ہے خواجہ بزرگ اپنے اذکار مرتبہ ولایت اولیای عام و خاص ہم تقریباً و افراط ظاہر ہے و بمرتبہ اوسط و آخر مرتبہ ولایت خاص الخاص و خاص لاخص ہم افراط و تقریباً باہرہ اور بمرتبہ موخر و متوسط قطب لاقطاب جہان و ہر این باین مراتب خواجہ بزرگ یکتا میں اور اللہ تعالیٰ آپ کو عالم غیب و شہادت فرماتا ہے خداوند شہین ہر سبب شہادت ہر خواجہ بزرگ بد عالم ظاہر و باطن بحدت صفوت صحبتہ و دروہائیت میں رہے ہو اور بہ درت خلقت رفاقت و اولیست میں وہ درت جہیت ارادت و ولایت میں بدین درجات خواجہ بزرگ بہت ہیں۔ التماس ایسے ناشائی جو مشتاق نقشہ جات و شایع تحریر قصہ و عشاق نظم جاہلانہ ہوں اور لیسہ و لا تقریر علیہ کی امید رکھنا خام خیالی ہے۔ نہ حیات حاضر کا ذکر نہ بیداری لطایف کا فکر مطالعہ شری و روح و فصوص الحکم کا غور و جہات انکس سردای خام سے سود معلوم ال تقریب کی و کیفیت ہو اور ارباب فراہ کی یہ کیفیت ہو طبیکی نہ نظریات پر نظر نہ عملیات پر عمل نہ دروہائی شہادت نہ اثر کی پرداخت نہ پیرانہ مطہر مطہر و فرادین بد نظر میں الحاصل خواجہ عثمان مارونی برای افادت خواجہ بزرگ شریف لائے اور فیما بین خواجہ عرفان و پیران پیر نسبت خواجہ بزرگ ایسا جو بہر آگاہ گداز جسوقت حضرت محبوب الہی حاضر حضور خواجہ گنج شکر ہو و آپ کا محبوب الہی سے فرمایا کہ آنحضرت کے امام علی سے فرمایا کہ میری استین ایک محبوب الہی ہے جو تیسے ملاقات ہو میرا سلام پہنچا چنانچہ سلسلہ دار محمد تک جو یہ پیام پہنچا تلو پہنچا تا ہوں سوچو یہ کیا بات ہو اور اس بات میں کیا کیا باتیں ہیں اور محبوب الہی صریحاً برای دعا روز گذار حاضر ہوئے تھے مجھ حضور و انہما

تقسیم کے ساتھ پٹنگ پر بٹھایا اور جب داخل ارادت و خدمت ہوئے صوفی اس بات پر کہ خواجہ
 شیخ الاسلام میں یہ لفظ صحیح لکھا ہے جہڑ کا اوز نکالی دیا دتوں سے لہجہ اور اردہ پہرے ان
 اسرار کو الی سیر کیا جانے اس میں ان کے لئے حرف پیدا نہیں اور صومٹ یا پیدا الفرض بعد
 تشریف لیجانے خواجہ بزرگ پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ عالم مسطور سے بہ عالم مشہور آئے اور
 بہر اوقات خواجہ عرفان تشریف لے گئے خواجہ عرفان سچے بنید یہ میں مدہ مشایخان جلیلہ تھے
 ہر ایک مشیخ پر تو جمال خواجہ بزرگ سے مدہ ہوش ہوا کیونکہ جہان جہان اگر خواجہ بزرگ عالمگیر تھا
 خواجہ عرفان نے بعالم محبت خواجہ بزرگ سے فرمایا بہائی چار سے پاس کہ پسینہ بخود نظر طرف ہنر
 خواجہ بزرگ چوزنگ ہوا سے یہ کس بت کی ترچی نظر ہو گئی + خدائی ادھر کی ادھر ہو گئی + اللہ عالم
 یا وہ عالم تھا کہ خواجہ بزرگ کو خود کا علم نہ تھا یا یہ عالم ہو گیا عالم خدائی ہو گئے کسفرت کلیم کہ کس
 و تبرکات کن سے پہونچے خواجہ بزرگ نے سر کو بقدم خواجہ عرفان رکھا آپس دونوں تہوں سے سر کو
 اوٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا بہائی آپ کی کیا رضا ہے عرض کی ارادت خواجہ عرفان نے فرمایا تسلیم
 توبہ اول آخر حیرت ہو اوس تہر کے نیچے جو نقدی سے پاؤ لاولا سے پہن فرمایا دو رکعت پڑھیں میں
 فیکہ ہزار بار اور اخلاص کی مرتبہ دوسری میں ہر فیکہ کے بعد دو گانہ کے خواجہ بزرگ کو شہنشاہ
 بخشا اور نقدی کو سر صوفیہ خواجہ بزرگ فرمایا اور ارشاد کیا کہ الیوم بالیوم آخر ہر رات دہشت
 تسبیح و تقدیس میں مصروف رہو سے میگویم کہ ہست این نکتہ باریک + شب روشن میں
 روز تاریک + خواجہ بزرگ بعد ریاض یومیہ حاضر ہوئے خواجہ عرفان نے فرمایا کہ بہائی سعید الین
 آپ کے طریقہ میں اور اسی ریاض کا سچا اللہ تعالیٰ برحمت خاص بسلا متی خیر و برکت عطا فرماوے
 بعد نترقہ خلقت و شامہ ولایت عطا فرما کر میاں کباد دی اور فرمایا آپ محبوب حقانی ہو آپ کے
 فقر سے جھکو فقر سے سہارے ہر بندگان خداوندگار + خداوند را بنہ حق گذار + الانفساں

وضو و احد و بیس طہ و اشتقاق کرب اور ان سلسلہ کو اتانہ مشایخان انجان اور نگارہ یعنی لکھنؤ سے تشریف فرما خواجہ بزرگ (۲) بقول اربع اصغر

عبداللہ حبیب اللہ۔ جو انسان ہے وہ بندہ احسان ہے جسکو یہ تین نہیں وہ آدم نہیں
خضر کہ حکیم اللہ سے رحمت نے کہا انا اللہ خواجہ عرفان کی کیا شان ہے اور خواجہ بزرگ کیسے
انسان ہیں کہ ہر سے ناز ہے اور کہ ہر سے نیاز ہے ناز ملک سجدہ آدم ہے لایستکر اللہ من لا
یستکر الناس بعدہ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ تین مرتبہ انخلاص کو پڑھ کر فوق السحاب
دیکھ کر عرض کرو بعد تعمیل کے عرض کی نظر عرش سے گذر گئی فرمایا اسبیح علی کر کے تحت الارض
دیکھو بعد علی عرض کی کہ نظر عرش سے گذر گئی فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ
سے فرمایا جو آپ دنیا سب جانو کہ روز ہمارے پاس رہو عرض کی جو امر ہو حاضر ہوں فرمایا پہرے
اوستی طرح عمل زیر دالاکر کے عرض کرو عرض کی کہ کچھ نظر نہیں آتا خواجہ عرفان نے انگشت شہاد
و وسطی بصورت لاکو کے فرمایا اس میں کیا نظر آتا ہے عرض کی کہ یہ لامشیت ہنردہ ہزار عالم ہے
بعدہ خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ ہر کی سیر و سیاحت کا ارادہ ہے عرض کی کہ میرا ارادہ تو حاضر خدمت
رہنے کا ہے فرمایا بہتر ہے ت اس جگہ سے متعلق وہ ذکر ہے کہ جمیع ہند لولی کا شاہ ولایت ہند ہونا
ثابت ہے اس سفر اور جاگیر میں تفاوت ہے چنانچہ ذکر اسکا دوسری جلد میں ہے بعدہ دونوں خواجگان
سیاحی و سیاحی عرب کو روانہ ہوئے اور محال ہر محال ہر مقام گذرے کیونکہ باجمعیہ
فیض روحی و فحلی ذاتی داسرار خداوندی میں خواجہ بزرگ کمل ہوئے حاضر و غاib مظهر آنحضرت ص
اور بہ زیارت آنحضرت ص خواجہ بزرگ نے عرض کی السلام علیکم یا رحمت اللعالمین آنحضرت ص نے
فرمایا علیکم السلام یا قطب المشائخین بعدہ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے اور خواجہ عرفان نے
بزمان خاص اسکا درختش دغاکی الی محبوب حقانی کو قبول فرما سر و دش نے نما کی کہ حنیف رحمانی کو
قبول اور اس کے طریقہ رحمت کو مقبول فرمایا میں بعد خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ کو بعد ارادے
میں وقت حضرت فرمایا اور آپ کہ شریف میں قیام پذیر ہوئے۔

فصل پنجم سیراخری آفاقی و النفاسی میں بعد خدمت خواجہ عرفان خواجہ بزرگ
بہر خدمت حرم شریف میں حاضر ہوئے و بجای خاص و عالی اختصاص و رفعت کی ایسی میر
آل کو قبل اور کو طریقوں کو مقبول فرمایا کہ اس صاحب طریق کو آل کہتے ہیں جو کہ ہر شہ میں نہ
ہر شہ اور مرید کہ مرید نہیں کہتے جو اسے محمدی جعفری سپہ دہ می سلسلہ میں ناجی ہے
اولی جہا کہ وہ نہیں ہے اور دغا کرنا وغیرہ بوجہ محبت کے ہے مرید خاندان ہشتیہ نجات اور دغا
میں بوجہ نسبت عالیہ الیہ دیگر سلسلہ میں مریدوں سے عقلاً و نقلاً با فوق میں بعدہ خواجہ بزرگ
مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خدمت خواجہ بزرگ کو انا ربشتی عطا فرمایا
بعدہ خواجہ بزرگ عراق میں تشریف لائے اور خواجہ قطب بن حبیب کو ہمراہ لیا اور اکیس شہت بعد
میں قیام فرما کر اکیس از نظام اتالیق و والیت دے گا کہ خواجہ صاحب کو دین چوڑا کر روانہ ہونے
اور تاحیات اجمیر شریف میں قیام فرمایا تا راجعت چھٹی از حبیب انا اللہ وانا الیہ راجعون
ضمیمہ غلام حسن ابن مولف

فهرست کتب موجوده ابدالعلی پور لیس کسیرت بازار متحصل کوکوالی شهر کر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدسته مغفرت	۱۰۰	گلدسته نغمه دوم	۱۵	میلاد شریف اول در عشق	۱۵
اوراد و سیمی	۱۰۰	گلدسته نغمه سوم	۱۵	میلاد شریف اسرار عشق	۱۵
رساله نماز حمیدین معصا حکام	۱۰	گلدسته نغمه چهارم	۱۵	جلوس محبت اربع	۱۵
رساله علاج تشوان	۱۰	نغمه اسرار عشق	۱۵	تحفه عربی	۱۵
توکل	۱۰	نغمه دوس نغمی	۱۵	تحفه نغمت	۱۵
استغفار ز آب	۱۰	گلدسته عطار حشمت اول	۱۵	نعت رسول خدا صلوات	۱۵
در و تراب	۱۰	گلدسته عطار حشمت دوم	۱۵	ایضاً حشمت دوم	۱۵
قصه پیر خورشید	۱۰	ایضاً حشمت سوم	۱۵	جلوس نغمت	۱۵
میان آویان	۱۰	ایضاً حشمت چهارم	۱۵	آئینه نغمت	۱۵
نوارخ حضرت شیخ سلیمان شوشی	۱۵	بحر ولادت	۱۵	مرقع نغمت	۱۵
بستان خواب	۱۵	غنی عطار حشمت اول	۱۵	شکوفا نغمت	۱۵
شوکت محمدی	۱۵	ایضاً حشمت دوم	۱۵	خبر نغمت	۱۵
تو از رخ پور	۱۵	ایضاً حشمت سوم	۱۵	گلشن نغمت	۱۵
نوارخ سبزه	۱۵	ایضاً حشمت چهارم	۱۵	رباع نغمت	۱۵
یار اشت و اوقات برتد	۱۵	مجموعه حدیث هادیت	۱۵	گلدسته نغمت	۱۵
کتابچه بزم معین الدین چشتی	۱۵	شفاعت است	۱۵	محفل خواجیه	۱۵
لا صلوة خلاف غیر التدرین	۱۵	مولود شریف فریب	۱۵	تجلیات نامه سرور	۱۵
والفقار محمدی	۱۵	شور قیامت	۱۵	دیوان امیر امیر می حلال اول	۱۵
صدر قدس بازار براسه نغمه آری	۱۵	مولود فاطمه	۱۵	ایضاً حشمت دوم	۱۵
خلعت آری	۱۵	گلدسته ابدالعلی	۱۵	نعت حبیب	۱۵
مصطفی نبات	۱۵	نعت نبی نغمه اول	۱۵	ایضاً حشمت دوم	۱۵
سینا المقلدین	۱۵	ایضاً حشمت دوم	۱۵	مولود حبیب	۱۵
نقش مراد	۱۵	ایضاً حشمت سوم	۱۵	میلاد محفل اول	۱۵
اسرار الهی	۱۵	ایضاً حشمت چهارم	۱۵	مولود خواجیه بزرگ	۱۵
بزم الدجلی	۱۵	میلاد شریف اسرار عشق	۱۵	تحفه سراج	۱۵
گلدسته نغمه اول	۱۵	ایضاً اخبار عشق	۱۵	گلدسته عطار	۱۵